



NEW ERA MAGAZINE  
www.neweramagazine.com

# ووفان کے دیس

بقلم عائشہ جبین

# بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

(مکمل ناول)

## وفا کے دیپ

### از عائشہ جبین

ہماری ویب میں شائع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔ ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین (New Era Magazine) کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری، پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشا اللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین



## صبح تقریباً 6 بجے کا ہے یہ

وہ اپنے جاگنگ ٹریک میں ریگ کرہا تھا کانوں میں ہینڈ فری لگا کر اپنی ہی دھن میں ارگرد سے بے نیاز مگر ایک دم الرٹ تھا دیکھنے والا کو یہ گمان گزرتا ہے کہ اس کو اپنے گرد نواح ہونے والے حرکات کی بلکل خبر نہیں ہے مگر اس کے دماغ میں کچھ دیر میں ہونی والی میٹنگ چل رہی تھی اور آنکھیں چاروں طرف ہمیشہ کی طرح جائی زہ لینے میں مصروف تھی وہ روز اس پارک میں آتا تھا 5.6 ہائیٹ اور روز جم جانے ایکسائی یز کی وجہ وہ شاندار پرسنالیٹی کا مالک تھا ڈیپ بلیک آئی یز میں اس کی بلا کی کشش تھی جسے کسی کو اپنے حصار میں جکڑ کرے اور راہ فرار کے تمام راستے بند کر دے کشادہ پیشانی پر چمکتی سپینے کی بوندیں صاف کرے وہ جلدی سے اپنے مقرر کردہ روانڈ لگانے کے بعد اب اپنے گھر کی جانب چل دیا جو اس پارک سے کچھ فاصلے پر تھا اس کے جانے کے بعد اس پارک کی 2 لڑکیوں نے بھی ٹھنڈی سانس بھری اور گیٹ کی طرف چلی گی وہ مغرور شہزادہ ہمیشہ کی طرح نولیفٹ کرانے بعد جاچکا تھا اب پارک کی رونق نہیں تھی وہ دونوں بھی واپس کی راہ پکڑ کر روز کی طرح مایوس ہو کر چل دی

#####

اٹھو منابٹے 6 بجے گے ہیں اور کتنا سونا ہے پھر کالج سے لیٹ ہو جاو گی اور ہمیشہ کی طرح بنا ناشتہ کے جاو گی کتنی بار سمجھایا صبح کا ناشتہ کتنا ضروری ہوتا ہے انسان کے لیے مگر تم بات کب مانتی ہو میری رات تک جاگتی اور پھر صبح اٹھتی نہیں۔ فرزانہ بی بی نے اپنی اکلوتی بیٹی کو جاگتی ہوئے بولی ساتھ ساتھ اس کا کمرہ سمٹنے لگی

اچھا مائے اٹھ جاتی ہوں اب صرف 6 بجے ہیں 10 منٹ اور سونے دیں اس نے تکیہ  
 Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews  
 منہ پر رکھتے ہوئے بولا

بس کرو مناب تم بچی نہیں ہو اٹھ جلدی پھر تمہاری تائی ی امی ناراض ہو گی کہ میں نے تمہیں بگاڑا ہوا ہے اور یہ کیا تم کبھی کس نام بلاتی اور کبھی کس نام سے کیا خراب عادت ہے یہ تمہاری وہ اس کے پاس بیٹھی اور اس کے بالوں میں انگلیاں چلانے لگی  
 منانے تکیہ ہٹائے بنا اپنا سرماں کی گود میں رکھا اور بولی

وہ خوش کب ہوتی ہیں اور آپ میری ماں میری سہیلی میرا باپ میرا بھائی میری بہن میری ہمدرد میری ہمراز سب ہیں جو مرضی بلاو آپ کو کسی کو تکلیف ہے تم میں کیا کروں میری طرف سے سب بھاڑ میں جائیں میں ایسی ہی ہوں کس کے لیے نہیں بدلنا مجھے وہ منہ پھلا کر بولی

بریں بات اچھی سیٹیاں ایسے نہیں بولتی وہ ہمیشہ سوچ سمجھ کر اور تول کر بولتی ہیں اور یہ بے کار لفظ کتنی بار منع کیا ہے نہ بولا کرو تم روکتی نہیں ہو

چلو جی اب بندہ ترواز ساتھ لے کر گھومے ہر بات کو پہلے تولے پھر تولے حد ہے یار اور اس لفظ کچھ برا جس نے جانا ہے اس نے جانا ہے

بہت بریں بات دعا کرتے ہیں سب کے لیے اور اپنے لیے اللہ سب پ اپنا رحم

کرے اور تو لنے کا وہ مطلب نہیں جو تم بول رہی ہو اپنا لہجہ اور الفاظ درست کر ورنہ  
 کبھی بڑی پریشانی ہو جائے گی وہ اپنی نادان بیٹی کو سمجھاتے ہوئے بولی  
 اچھامائے اب بس کریں جیسا آپ بولیں گی میں کروں گی بس آپ یہ تائی امی  
 کے بھوت سے خود بھی ڈرنا چھوڑیں اور مجھے بھی ڈرانا بند کریں

وہ بولتے ہوئے اٹھی اور اپنے لمبے براون سلکی بال سمیٹنے لگی جوڑا بنا کرواش روم کی  
 طرف چلی گی  
 جب کہ فراز نے بی بی فقط سر ہلا کر گی

ان کی یہ اکلوتی بیٹی اپنی ہی مرضی کی تھی وہ جتنا اس کو چپ رہنے کو بولتی تھی وہ اتنا ہی  
 سب سے مقابلہ کرتی تھی

وہ وہاں سے اٹھی اور کچن میں جا کر ناشتہ بنانے لگ گی یہ ان کی روز کی ذمہ داری تھی

جس کو نجانے کب سے نبھار ہی تھی بلا معاوضہ بنا تعریف کے  
 اس گھر میں اور وہ لوگ موجود تھے مگر یہ ڈیوٹی صرف فرزانہ بی بی کی تھی جس پر  
 ان کی لاڈلی بیٹی کو ہمیشہ سے چڑ تھی

#####

وہ ابھی نہا کر آیا تھا دیوار گیر الماری سے اپنا مخصوص ڈریس نکالا زیب تن کر کے  
 آئی نے کے سامنے کھڑا اپنا بالوں پر جیل لگا کر نفاست سے سیٹ کرنے کے بعد اپنے  
 چہرے کو مسیئی چراز کرنے بعد اب وہ اپنے مضبوط کلائی کی پر نہایت خوبصورت  
 گھڑی باندھا رہا تھا بلیک ڈائیل کی گھڑی اس کے سفید کلائی کی پر بڑی بھلی لگ رہی تھی  
 اچانک فون بجانے اس نے بلیو ٹوٹھ کان میں لگائی اور کال کینکٹ کر کے اپنی باقی  
 کی تیاری میں لگ گیا اور ساتھ انگلش میں کچھ بولنے لگا اور ساتھ ہی خود پر مردان  
 پر فیوم کا اسپر کر کے ایک بار خود پر تنفیدی نگاہ ڈالی اور ڈریس اور سائیڈ ٹیبل سے اپنا

وائی لٹ کیز اور فائی لزاٹھا کر روم سے باہر آگیا مستحکم چال چلتا ہوا ناشتے کی ٹیبل تک  
 آیا جہاں ابھی تک کوئی نہیں آیا تھا نہایت پرسکون ساناشتہ کر کے ملازم کو اپنے  
 جانے کا بتا کر اپنی جیب میں بیٹھا اور اپنی منزل کی طرف چل دیا

#####

وہ نہا کر باہر آئی تو پانی ابھی بھی اس کے برائون بالوں سے پانی موتیوں کی مانند  
 ٹپک رہا تھا بھاگم بھاگ اپنی یونفارم پہنی اور کالج کے لیے تیار ہونے لگی بیگ میں بکس  
 کو جیسے ٹھونس کر بھرا اور نم بالوں پر کیچر لگا کر آنکھوں میں فقط کاجل کی لائی ن لگا  
 ئی اور ہونٹوں پر ہلکا گلابی گلوں لگا کر جو گر پہن کر سر کو اچھی طرح دوپٹے سے کور  
 کیا اور باہر آگئی جہاں پورا گھر انہ ناشتے کے لیے موجود تھا

اس کی کرسی پر ہمیشہ کی طرح اس کی تائی کی بیٹی بیٹھی تھی جو اس کو دیکھ کر جل گی  
 تھی وہ اتنے میک اپ کرنے کے باوجود منابر ابری نہیں کر پار ہی تھی اس کی گوری



رنگت پر برؤ ان بڑی بڑی آنکھیں ستواں ناک اور گلابی ہونٹوں کسی بھی میک اپ کے محتاج نہیں تھے اس کو دیکھ کر جہاں کچھ نظروں میں جلنے اور حسد آئی تھی وہی کہی نظروں نے اس کے چہرے کا طواف کیا تھا مگر وہ ہمیشہ کی طرح اپنی موج میں تھی

اٹھو بھی میری جگہ سے وہ اپنا بیگ صوفے پر ڈال کر آئی اور رنم سے بولی جو اس کے تایا فرقان کی بیٹی تھی اور اس وقت وہ جان بوجھ کر منا کی کرسی پر بیٹھی تھی

تم کہی اور بیٹھ جاو یہ جگہ تمہارے نام تو نہیں رنم بالوں کو جھٹک کر ادا سے بولی

بات سنو میری تم یہ جگہ میری ہے رہی میں روز یہاں بیٹھتی ہوں تایا ابو کی ساتھ واپی کرسی پر اقرار ہی نام کی بات تو صبر کرو وہ بولی اور اپنے بیگ سے پر منٹ ما کر نکلا اور رنم کو کھڑا کر کے اس پر اپنا نام لکھا

## منال ریحان صدیقی

اب اس پر میرا کیا میرے باپ کا بھ نام لکھا ہے اب کرسی کے پاس بھی مت بھٹکنا  
ورنہ وہ اس انگلی دکھا کر بولی

تو سب سے پہلے دانیال کی ہنسی نکلی جس جو وہ اپنی ماں کی آنکھ دکھانے پر کنٹرول گیا



کیا بد تمیزی ہے صبح روز کا تمہارا تماشہ ہے منال اب تم بڑی ہو گی ہو یہ لڑائی  
جھگڑا اچھا لگتا ہے صالحہ بیگم سے بیٹی کی اتنی بے عزتی برداشت نہیں ہوئی

تائی امی یہ بھی روز میری جگہ پر بیٹھ جاتی ہے اگر میں بڑی ہوئی ہوں تو یہ آپ کی  
لاڈلی بھی بڑی ہوئی ہے اس کو بھی سمجھائے کوئی وہ دو بدو بولی تو صالحہ بیگم کا  
غصہ عرش پر پہنچتا اس سے پہلے وہ کچھ کرتی

فرقان صاحب نے بیچ میں بول کر ان کو خاموش کیا  
 رنم تم بھی کیوں تنگ کرتی ہو بہن کو جانتی وہ ہمیشہ سے یہاں میرے پاس بیٹھتی ہے  
 اور ادھر اپنی ماں کے ساتھ وہ اخبار سے نظریں ہٹا کر بولے

ابو آپ نے دیکھا کیا اس نے رنم نے کرسی کی طرف اشارہ کیا

تو بیٹا آپ نے بھی چھوٹی بہن سے غلط بات کی نا

وہ رنم کو سمجھاتے ہوئے بولے

میری بہن نہیں یہ کزن ہے میرے چاچو کی بیٹی اور آپ صرف میرے ابو ہیں اور  
 بھائی می کے اس کے نہیں۔ صرف آپ کے بھائی می کی بیٹی ہے یعنی بیٹی سمجھی ہے بس  
 آپ اس کے ابو نہیں اس کے ابو مرگے ہیں

اور منال کو اس کی یہ بات ایسے لگی جیسے کوئی می اس کو کند چھری سے ذبح کر رہا ہو اس کی  
 برؤ ان آنکھیں آنسو سے بھر گئی اور وہ جھٹ سے وہاں سے اٹھی اپنا بیگ اٹھا کر گھر

سے باہر چلی گی

ناشتہ لاتی فرازانہ بی بی نے بامشکل خود کو سنبھالا تھا وہ جانتی تھی ان کی بہادر اور  
نڈر نظر آنے والی بیٹی کی بس یہی کمزوری تھی

جب اس کو جاتا دیکھ کر رنم اور اس کی ماں کے کلیجے میں جیسے ٹھنڈا تری تھی

NEW ERA MAGAZINE.com  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

فرقان صاحب نے تاسف سے سر ہلایا اور اپنے بیٹے دانیال کو اس کے پیچھے جانا کا  
بولا جس کا صالحہ بیگم انکار بھی نہ کر سکی وہ فرقان صاحب کے غصے سے باخوبی واقف  
تھی

وہ روتی ہوئی جا رہی تھی اس اپنے اللہ سے شکایتوں کی لمبی فہرست تھی جس میں  
سب سے اوپر اس بابا کی دیتھ کی شکایت تھی کہ اللہ نے اس کے بابا کو اس سے بہت  
جلدی چھین کر اس پر سب کو ہنسنے اور اس کو رونے کا موقع دیا تھا یہ اس کی زندگی کا ایسا

زخم تھا جس کا کوئی مرہم کوئی دوا نہیں تھی

وہ رو کر اپنے اللہ سے باتیں کرتی جا رہی تھی کہ سامنے سے آتی گاڑی نہ دیکھ  
پائی اور گاڑی کی بریک لگانے کی آواز پر وہ اپنے کانوں پر ہاتھ رکھ چیخی تھی قریب  
تھا کہ وہ گاڑی اسکو روندھ کر نکل جاتی کسی نے اس کو کیسٹھ کر سائیڈ پر کیا تھا اور وہ  
آنکھیں بند کر کے بے تحاشہ چیخ رہی تھی

وہ بے تحاشہ چیخ رہی تھی آنکھیں مسلسل بند ہی تھی کافی دیر تک اس کا چیخنا سن  
کر اس نے اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرا اور اس کو لڑکی کو بازو سے پکڑا اور ایک دم  
سے جنھجھوڑا اور بلند آواز میں بولا

خبر ارا ب اگر تم چیخی تو ورنہ میں لگاؤ ایک

اسکی آواز سن کر منال نے چیخنا بند کیا اور ایک آنکھ کھول کر اس کی جانب دیکھا تو جھٹ  
سے دوسری آنکھ بھی کھول دی

کیا بات ہے مرنے کے بعد میں جنت میں ہوں اور میرا باڈی گارڈ بھی ہے

وہ اس کو دیکھ کر بولی

اوائے ہیلومس ڈرامہ کوئی ین زندہ ہو تم ساسی دنیا میں او کوئی می باڈی گارڈ نہیں ہوں  
میں تمہارا وہ اپنے بارعب لہجے میں بولا

اچھا مجھے ایک بار تو یہی لگا تھا

ویسے لگتے تو باڈی گارڈ ٹائیپ ہی ہو

منال اس کے گرد گھوم کر اس کا جائی زہ لیتے ہوئے بولی تھی

تمہارا یہ پورشن خالی ہے اس نے کنپٹی کی طرف اشارہ کر کے بولا

جس کا منال نے برا سامنہ بنا کر جواب دیا بھی وہ کچھ بولتی سامنے سے آتے ایک فوجی

سو لہجہ کو دکھ کر اس کی آنکھیں جگنو کی طرح چمکی تھی

واہ جی

سر پلیز ایک سیفلی لے لیں میرے ساتھ وہ اس کو دیکھ کر خوشامدی سے بولی

جب وہ ساتھ کھڑے بندے کو دیکھ رہا تھا

جو اس کھا جانے والی نظروں سے دیکھ رہا تھا

سر سر پلیز سر ایک ریکوسٹ ہے سر پلیز ایک سیفلی بنالیں میرے ساتھ  
پورے کالج نے جل جانا ہے جب میں ان کو دکھاو گی میری رنم وہ مر جائے گی  
صدمے سے پلیز پلیز سر یہ میری خواہش پوری کر دیں

وہ ہاتھ جوڑ کر بولی

الہی بخش پوری کر دو اس بے چاری کی خواہش جلا لیے یہ اپنے کالج والوں ہو سکتا  
ہے یہ اس کی آخری خواہش ہو کیوں آنکھوں کو زبان کا استعمال ہے زیادہ ہے  
محترمہ کا

کسی اور کے مرنے سے پہلے خود ہی شہید نہ ہو جائے اگلی گاڑی سے

وہ بول کر اپنی گاڑی کی طرف بڑھ گیا

جب کہ منال الہی بخش کے ساتھ خوشی خوشی سلفی بنا کر اب الہی بخش سے آٹو  
گراف لے رہی تھی

اور ساتھ ساتھ اس کی زبان فراٹے سے چل رہی تھی

آپ کتنے اچھے ہیں سر کتنے نئی س ایک وہ بندہ تھا  
ذرا سا گاڑی سے کیا بچایا اتنی باتیں سنادی کہ میں پاگل ہوں اور آپ کو کیسے  
بولا میرے ساتھ سلفی لے لیں اور پتا نہیں کیا کیا جیسے وہ آپ کا کوئی بڑا آفیسر ہو  
بندے کی شکل اچھی ہو تو چاہیے کہ بات بھی اچھے سے کرے یہ کیا منہ بنا کر  
پھرے مجھے دیکھیں میں ہر وقت خوش رہتی ہوں جبھی اتنی پیاری ہوں وہ اترا کر بولی

سٹریل ہے وہ تو پورا سٹریل کہی کاہنہ بول کر منہ بنایا اور الہی بخش سے آٹو گراف کی  
بک لے اپنے بیگ میں رکھنے لگی اور مسکرا اس کا شکریہ بولی اور اس کو ہمیشہ اپنے



بیگ میں موجود چاکلیٹ سے دو چاکلیٹ نکال کر دی یہ آپ کے لیے ایک اس سٹریل  
کو بھی دے دینا شاید آپ کا باڈی گارڈ ہے وہ بول کر اپنا بیگ پہننے لگی

وہ سینر ہیں میرے اور ان نام میجر روحان ہے جس کو آپ بار بار۔۔۔۔۔ وہ بول کر  
ایک پل کے لیے روکا

جونئی یر تو جونئی یر سینرز بھی ان کی بہت عزت کرتے ہیں مگر آپ

وہ بول رہا تھا اور منال کے طوطے اڑ گے مانوسا را خون خشک ہو گیا مارے شرمندگی  
کے اپنے ناخن چبانے لگی

جب الہی بخشش کو میجر روحان نے آواز دی

اب آؤ گے الہی بخشش یا کوئی لیٹر لکھنا پڑے گا تمہارے نام

پہلے ہی بہت دیر ہوگی ہے اس ڈرامے میں

جی جی سر آیا الہی بخش جلدی سے بولا اور اپنے قدم گاڑی کی طرف بڑھائے

اس کو جاتا دیکھ کر منال ہوش میں آئی جیسے وہ بھاگ کر ان کی گاڑی تک  
آئی مگر جب تک میجر روحان نے گاڑی زن کر کے وہاں سے نکالی

اور وہ پیچھے سے پاؤں چختی رہی گی اور منہ بنا کر بولی سہی کہا تھا ہے ہی

سڑیل

#####

گاڑی میں بیٹھکر الہی بخش نے اس کو مسکرا کر دیکھا

تو جواب وہ مسکرایا

لگتا تمھاری کوئی رشتہ داری تھی اس لڑکی سے وہ دھیان سے ڈرائی ہو کر تے ہوئے

بولا

نہ جی سرجی وہ تو آپ نے بولا تا اس کے ساتھ وہ کیا کہتے ہیں وہ ذہن پر زور دے کر بولا

سیلفی وہ موڑ کاٹتے ہوئے مختصر سا بولا

ہاں جی وہی

آپ نے بولا تھا جو وہ بنائی پھر آٹو گراف کا بولی وہ دیا اور اس کو آپ کا بتایا

کیا بات ہے تمھاری تم میری ہر بات مناتے ہو اور سیلفی کے بعد آٹو گراف بھی دیتے

ہولتا ہے تمھارا تمھاری بیوی کو بتانا پڑے گا وہ سنجیدگی سے بولا

او میرا کیا بتایا تم نے اس کو

نہ سرجی ایسی کوئی بات نہیں وہ تو بٹی کی طرح ہے میری او آپ کا یہ بتایا کہ آپ  
سینر ہیں میرے ار آپ کی بڑی عزت ہے جو اینٹی راور سینرز کے سامنے

وہ بولا

اچھا اور تمہیں یہ سب بتانے کی ضرورت کیوں پیش آئی پوچھ سکتا ہوں میں  
وہ سرجی اس بولنے کے لیے منہ کھولا

چھوڑیں سرجی یہ اس نے دی ایک آپ اور ایک میرے لیے الہی بخش نے اس کے  
آگے منال کی دی ہوئی چاکلیٹ کی جو اس نے پکڑی اور الہی بخش کو سوالیہ انداز  
میں دیکھنے لگا

کیا بول رہے تھے تم بتاؤ خاموش کیوں ہو گے تھے

جانے دے سرجی بچی ہی ابھی وہ بولا

پھر بھی کیا بولا تمہاری اس بچی نے جو تم چھپا رہے ہو

آپ غصہ تو نہیں کریگے

نہیں یا بول بھی دو اب کیا پہیلیاں بچھا رہے ہو

وہ سمجھی آپ میرے باڈی گارڈ ہو اور بولی

ہاں یہ تو پتا وہ مجھے بول رہی ہی باڈی گارڈ لگتے ہو

یہ ان لڑکیوں کا نا سرحد پار کی فلم دیکھ کر دماغ خراب ہو گیا ہے ان کا قصور  
نہیں ہے

اچھا اور کیا بولی اس کی سوئی وہی انکی تھی

سرجی وہ بولی

کیا بولی بھی

سڑیل

وہ ایک دم سے بولا اور س جھکا گیا

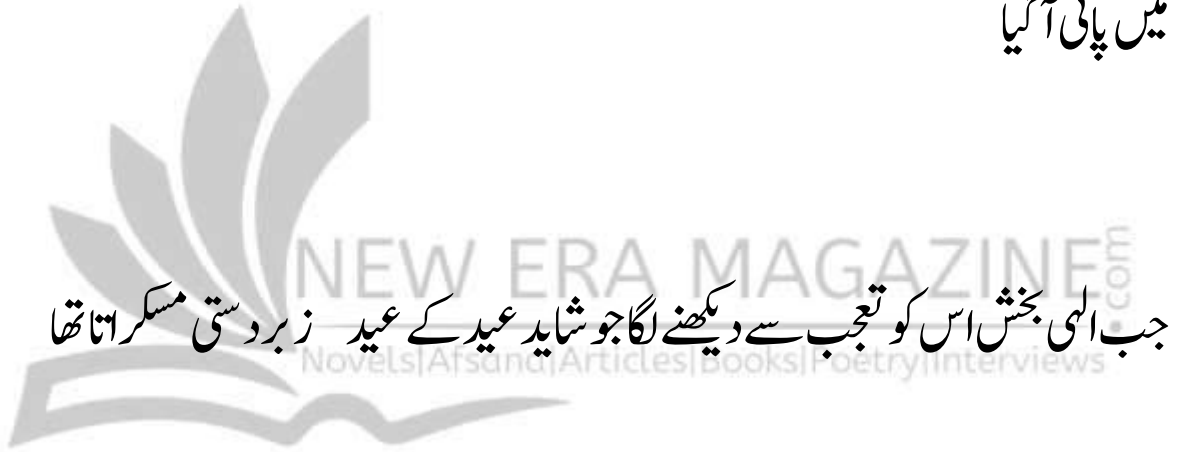
جب روحان نے پہلے نا سمجھی سے سر ہلایا اور ایک دم بریک لگائی اور الہی بخش کو دیکھا

جو کسی مجرم کی طرح سر جھکا کر بیٹھا تھا

سرٹیل

ایک بار خود بول کر اپنا منہ سامنے مرر میں دیکھا اور ہنسنے لگا ہنستے ہوئے آنکھوں

میں پانی آگیا



جب الہی بخشش اس کو تعجب سے دیکھنے لگا جو شاید عید کے عید زبردستی مسکراتا تھا

#####

وہ لوگ ہیڈ کوٹر آگے تھے جہاں ان کی آج بہت اہم میٹنگ تھی

اس نے گاڑی روکی اور اتر کر اپنے سینئری آفیسر کے روم پر ناک کرنے لگا

یس کم ان

اسلا و عئکم سراس سلوٹ کرنے بعد سلام کفا

و عئکم سلام او شهزادے میں تمھارا ہی وٹ کر رہا تھا

آج لیٹ ہو گے خیر تھی بیٹھوا نہوں نے اس کو چئی رپر بیٹھنے کا بولا



NEW ERA MAGAZINE.COM

سور سربس سر خیر تھی وہ ایک چھوٹا سا ایکسڈنٹ ہو گیا تھا

وہ بولا

کرنل اشفاق نے اس کو باغور دیکھا اور بولا

لگتا ہے بہت پیارا ایکسڈنٹ تھا آج کا

جی سر میں سمجھا نہیں وہ کرسی پر بیٹھتے ہوئے بولا

بات یہ ہے جو ان آج تمہارے چہرے عجیب سی مسکراہٹ ہے جو تمہارے چہرے کا  
پہلے کبھی حصہ نہیں تھی اور تو اور پہلے تمہارے کپڑے بھی نیٹ کلین ہوتے تھے وہ  
معنی خیزی سے مسکرائے

جی کیا سر وہ نا سمجھی سے بولا



کچھ نہیں ہم میٹنگ کرتے ہیں باقی کے تمام لوگ ایک ایک کر کے انکے روم میں جمع  
ہوتے ہو گے

سب اس کو دیکھتے اور سر نیچے کر کے دبی دبی ہنسی ہنستے اور کرنل اشفاق کے دیکھنے پر  
مکمل خاموشی ہو جاتی



باآخرد و گھنٹے کی میٹنگ کے بعد وہ باہر نکلے تو اس نے اپنی کولیگ کو دیکھا جو ہنسی ضبط کرنے کے چکر میں بارادھر ادھر دیکھ رہا تھا

کیا ہوا تجھے احتشام آج ایسے کیوں بے ہیو کر رہے ہو سب جسے مھے نہیں کوئی می عجوبہ دیکھ لیا ہو



کچھ نہیں تو جا جہاں جانا ہے تجھے احتشام اپنی ہنسی کنٹرول کر کے بولا  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

مجھے کہی نہیں جانا تو بول کیا بات ہے اس طرح کیوں دیکھ رہا ہے مجھے جیسے میرے سینگ نکل آئے ہیں

سینگ تو نہیں تیرے پوشیدہ چکر ضرور نکل آئے ہیں

اب اس کا کیا مطلب وہ چڑ کر بولا

تو جاگر کہی جانا ہے کوئی کال میج کچھ بھی میں ہوں یہاں سب سنبھال لوں  
گا تو فکر نہ کر

احتشام اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر بولا  
NEW ERA MAGAZINE.COM  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews  
مجھے لگتا ہے تیرا دماغ خراب ہو گیا بھابھی میکہ تو نہیں چلی گی

میرا تو دماغ خراب نہیں ہو اور تیری بھابھی ہر ہی ہے  
پر مجھے لگتا ہے تو اور تیرا دماغ ضرور چل گیا ہے اور عنقریب میری بھابھی تیرے  
گھر آ جائے گی

کیا مطلب کس کی بھابھی

میری بھابھی تیری بیوی یہ لپ اسٹک والی

مانا بڑا رومانٹک ہے پر اس کو اوپر سے کور تو کر لیتا کسی کوٹ سے تو اچھا تھا ساروں کو  
اپنی لو اسٹوری ضرور سنانی تھی احتشام نے اس کے کندھے سے تھوڑا نیچے اشارہ  
کر کے بولا

NEW ERA MAGAZINE  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اور خود ہنسنے لگا

اس نے جلدی سے احتشام کی انگلی والی جگہ دیکھا تو اس کا رنگ اڑ گیا

تین انگلیوں سے ماتھا مسلنے لگا

اور بولا یار جیسا تو سمجھا رہا ہے ویسی بات نہیں ہے وہ تو ایک چھوٹا سا حادثہ تھا

واہ میرے یار کیا حادثہ تھا تیرا تو دن بن گیا عیش کروہ آنکھ مار کر بولا اور چلا گیا

جب اس کے جانے کے بعد روحان نے اپنا سر پکڑ لیا سب کی ہنسی اور کرنل اشفاق

کی باتیں یاد کر کے غصہ کرنے لگا

کیا مصیبت تھی تم تماشہ لگوادیا میرا



وہ اپنی اسکن کلر کی شرٹ پر لگائی ٹپنک لر کی لپ اسٹک کا نشان دیکھ کر بولا

جو شاید اس کو سڑک سے کھینچتے وقت لگا تھا جب وہ اس کے سینے سے ٹکرائی تھی

تمہیں تو میں دیکھ لوگا مس پلھجڑی آج تم نے حد کی ہے آج تک میرے ساتھ

ایسا نہیں ہوا

وہ اپنی پاکٹ سے رومال نکال کر شرٹ سے داغ صاف کرنے لگا

سرجی یہ ایسے نہیں جائے گا پانی سے صاف کریں



پاس سے گزرتے سوئی پر نے اپنی قیمتی رائے سے نوازا

تمہیں بڑا تجربہ ہے اب تم رہتے تھے مشورہ دینے کے لیے

جاؤ یہاں سے اور کام کرو اپنا وہ جل کر بولا

اور اٹھ کر واش روم کی طرف چلا گیا

آئی نے کے سامنے کھڑا ہو کر شرٹ اتاری اور اس کو صاف کرنے لگا

ساتھ ہی اس کے دماغ میں پھر سے صبح کا واقعہ گھوم گیا

تو بہ ہے کتنی چیخنی ہے جھلی لڑکی

اور پھر الہی بخش کی بات یاد کر کے اس کے لبوں پر پھر سے مسکراہٹ دوڑ گئی

سڑیل

یہی بولا تھا اب بتاؤں گا ایک مل جاو کیا ہوں اور کیا کر سکتا ہوں پھر بتاؤں گا کیسا ہے یہ

سڑیل

کیا بات ہے تیری منال تو نے سچ میں سلیفلی لی وہ ایک آرمی والے کے ساتھ صبا

اس کا موبائل دیکھ کر بولی

یہ تو ہے تجھے پتا ہے ایک بھنڈ ہو گیا ہے مجھے سے وہ انگلیاں موڑتے ہوئے بولی

کیا ہوا آج پھر تیری اور اس نک چڑی رنم کی پنچی کی منہ ماری ہوئی ہوگی تجھے سمجھایا  
تھا اب ذرا اپنی زبان کو قابو رکھنا ہم سب نے کان لٹریپ پر مری جانا ہے مگر نہ جی وہ  
منال ہی کیا جو بات سن لے اب وہ تیری تائی کی اور تائی کی تیری امی کے کان  
بھرے گی اور ہم سب نہیں جاسکیں گے لاسٹ ٹائی م کی طرح صبا منہ بنا کر بولی  
رنم سے کوئی بات نہیں ہوئی جو ہوتا یا ابو کے سامنے ہوا ہے تو اس کو دفع کر میں  
تجھے بتاؤں اب جو ہوا وہ اس سے بھی برا ہوا ہے تو سن لے تو صد مے سے مر جائے گی  
وہ رو ہانسی ہو کر بولی



چل بول اب تو نے کیا کر دیا ہے مس ڈرامہ کوئی یں

وہ نایہ جو بندہ ہے ناسلیفلی والا

ہاں آگے بھی بولے گی

یہ نام مجھے صبح کالج آتے ہوئے ملا تھا تب نامیرا ایکسٹنٹ ہونے والا تھا

کیا کیسے پہلے کیوں نہیں بتایا کوئی ی چوٹ تو نہیں لگی تھی ٹھیک تو ہے تو صبا فکر مندی  
سے بولی



ہاں میں بلکہ ٹھیک ہوں اور چوٹ بھی نہیں لگی مجھے بس وہ نا

کیا وہ نا آگے تو بول

اس کے ساتھ اس کا سنی ر بھی تھا



اچھا پھر اس کے ساتھ پک کیوں نہیں بنائی تو نے اس کے ساتھ بناتی نا

یار اس نے مجھے گاڑی سے بچایا اور

اور کیا پوری بات کرنے کا کیا لے گی کب سے آدھی ادھوری بات کر رہی ہے صبا  
تپ کر بولی



یار اس نے مجھے نجانے کیا کیا کہا تو میں غصے ہمیں اس کو سڑیل بول دیا

کیا کیا بولا تو نے وہ صدمے سے چلاتے ہوئے بولی

تو نے ایک آرمی آفیسر کو بولا یہ تیری عقل گھاس چرنے گی تھی پاگل ہوئی تھی یا

تیری عقل پر پردہ پڑ گیا تھا وہ صدمے سے نڈھال ہو کر بولی

تجھے کیا ہو گیا تھا یاد تو نے کیا کر دیا بولتی تو سوچ سمجھ کر

مجھے کیا پتا الہام ہوا تھا مجھے وہ الہی بخش کا سین ہی رہے پتا ہوتا تو ایسا کرتی منال منہ

ٹیرھا کر کے بولی



بس کر رہنے دیں تجھے عادت ہے بنا سوچے سمجھے بولنے کی یاد لوگ ترستے ہیں آرمی

والوں سے ملنے کے لیے اور تو ایسا بول کر آگی لعنت ہے تجھ پر

صبا کا صدمہ کسی طور کم نہیں ہو رہا تھا

اب بتانا کیا کروں وہ بولی

میں کیا بتاؤں سارا قصور تیری زبان کا ہے خندق ہے اس کے آگے وہ منال کے ہاتھ

جھٹک کر بولی



ایسا کرتے ہیں وہ پھر کہی ملا تو سوری بول دوں گی کیسا منال بولی  
جیسے وہ تو تیرے لیے پورے شہر کا چکر لگا رہا ہوگا کب شہزادی سے ملاقات ہو کب  
وہ پھر سے اپنے لیے لقب سنے اور تو اس پر احسان کرتے ہوئے معافی مانگے

مر جا تو تیری جیسے دوست نہیں ہونا چاہیے جا رہی ہو میں اب بات نہیں کروں گی  
کبھی تجھ سے منال خفا خفا سی بولی اور جانے کے لیے کھڑی ہوئی

اچھا روک جایا سوچتے ہیں کچھ اب ایسے تو نا کر میری پیاری دوست ہے تو صبا اس کے  
پہچھے آئی ی اور اس کے ساتھ چلتے ہوئے بولی

وہ بندہ کیا نام ہے اس کا جس سے تو نے آٹو گراف لیا تھا صبا نے سوچ کر بولا



ہاں وہی اپنی ڈائی ری چیک کر اس نے کیا لکھا ہے کوئی ی فون نمبر بھی دیا ہے کیا

نہیں یہ تو نہیں دیکھا میں نے

اس نے جلدی سے اپنی ڈائی ری دیکھی اور منہ بنا کر رکھ دی وہاں کوئی ی نمبر نہیں

تھا فقط یہ لکھا ہوا تھا

دنیا مومن کے قید خانہ اور کافر کے لیے جنت ہے

#####

وہ اپنی شرٹ صاف کر کے پہن کر باہر آیا تو احتشام کے اب زاہدہ اور بلال  
بھی واش روم کے باہر کھڑے تھے اور اس کو بڑی ہی گہری نظروں سے دیکھ رہے  
تھے

کیا ہے کیا مصیبت آگئی ہے جو ایسے میرے سر پر کھڑے ہو وہ کھا جانے والے انداز میں  
بولا

یہ تو سب تو بتائیے گالالے کیا سین ہے بڑے ایکسٹنٹ ہو رہے ہیں بڑی جانیں  
 بچائی جا رہی ہیں بڑی چاکلیٹ تقسیم ہو رہی ہے اور یہ داغ کیا کہنے وہ کیا کہتے بلال  
 احتشام نے اس کی شرٹ پر ہاتھ رکھ کر بولا

ہاں داغ تو اچھے ہوتے ہیں بلال کو آنکھ مار کر وہ سارے قمقمے لگانے لگے

ہو گیا تمہارا بے ہود مذاق اورہ سب کیسے پتا چلا تم لوگوں کو وہ ابرو اچک کر بولا

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

fb

پر آرہی تھی زاہدہ سنجیدگی سے بولا تو سب اس کو دیکھنے لگے

اس کی بات سمجھ کر آنے پر وہ سب ہنسنے لگے

سیدھے سے بتاؤ تم لوگوں کو یہ سب کس نے بتایا ہے

وہ سوچنے لگا



الہی بخش

الہی بخش نے بتایا ہے نا

اس کو تو چھوڑنا نہیں میں نے وہ وہاں جاتے ہوئے بولا

اس لپ اسٹک والی کو بھی چھوڑنا بڑی جی دار لگتی اور سمجھدار بھی

جس کو تو پہلی نظر میں آ گیا کہ تو کیا ہے اور وہ شیر کی بچی تجھے تیرے منہ پر بول گی  
سلام ہے اس کی جرات کو زاہد نے باقاعدہ سلام دیتے ہوئے بولا

اس نے یہ سب مجھے نہیں الہی بخش کو بولا تھا

مجھے بولتی تو میں بتاتا اس کو اب دیکھ ایک بار مل جائے پھر بتاؤں گا میں اس کو وہ  
منال کا چہرہ یاد کر کے بولا



ارے دوست یہ لڑکیاں ایسی ہی ہوتی ہیں تھوڑی موڈی تھوڑی لا پرواہ پر بڑی  
کیوٹ ہوتی ہیں مگر کہی مل جائے تو نرمی سے بات کرنا بہت نازک دل کی ہوتی ہیں  
بلال اس کو سمجھاتے ہوئے بولا

تجھے بڑا تجربہ ہے لڑکیوں کا خیر ہے تجھے روحان بلال کے کندھے پر ہاتھ کھ کر بولا



تجربہ تو ایک کا ہی ہے ابھی تک مجھے وہ شرمناک بولا

تو روحان بھی مسکرانے لگا

اس کو مسکراتے دیکھ کر وہ چاروں یا ہو بولے

جو لڑکی تجھے پہلی ملاقات میں مسکرانا سیکھا گی ہے وہ تجھے کھول کر ہنسا سیکھا دے گی  
دوست اس کا ہاتھ تھام لے ہمارا تو یہی مشورہ ہے باقی تیری مرضی احتشام اس سے بولا  
تو باقی سب نے اس کے تائی یدی کی

اور روحان سر ہلا کر وہاں سے چلا گیا

گاڑی میں بیٹھ کر مرر سیٹ کر کے اپنا چہرہ اس میں دیکھا اور نگاہ سا منے پڑی چاکلیٹ  
پرگی تو اس کی آنکھیں جگمگانے لگی

مس پھلجڑی

بول کر گاڑی اسٹارٹ کر دی اور گھر کی جانب بڑھادی

مائے مائے کہاں ہیں آپ وہ کالج سے آتے ہی اپنی امی کو آواز دینے لگی

کیا بات ہے لڑکی کیا طوفان مچا رکھا ہے آتے ساتھ کیوں گھر سر پر اٹھا رکھا ہے کل ہو گیا  
ایسا ماں تمھاری کچن میں ہوگی

صالحہ بیگم اس کو دیکھے کر بولی

تائی می مجھے پتا ہے میری ماں 24 میں 12 گھنٹے کچن میں ہوتی ہیں اور یہ اتنا بڑا گھر میں  
سر پر اٹھا نہیں سکتی اور طوفان میں نہیں آپ کی اولاد مچاتی ہے وہ دو بد دو بولی

بہت بد تمیز ہوتی جا رہی ہو تم دن بادن تمھاری ماں سے بات کر بی پڑے گی لگام  
ڈالے تمہیں ورنہ پچھتا نا پڑے گا ایک دن ناک کٹواو گی کبھی صالحہ بیگم نے اپنے دل

کے پھولے پھوڑے

تائی آپ میری ٹینشن نہ لے بس اپنی اولاد کی فکر کریں میری فکر کے لیے امی اور تایا  
ابو ہیں ویسے آپ کی لاڈلی نہیں آئی ابھی تک میرا اور اس کا کالج ایک ہی اور وہ روز  
لیٹ آتی ہے اس پر کبھی توجہ دیں کون ناک کٹواتا ہے میں یا وہ

منال ان کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بے خوفی سے بولی



منال

حد میں رہو اپنی ورنہ میں حشر کر دوں گی تمہارا

صالحہ بیگم غیض و غضب ہو کر بولی وہ اس پر ہاتھ اٹھاتی اس سے پہلے نجانے کہاں سے

فرزانہ بی بی آئی

کیا ہو گیا ہے اتنا غصہ کیوں کر رہی ہیں وہ اپنے نرم لہجے میں بولی

یہ تم اپنی اس بد زبان لڑکی سے پوچھو اس کا کچھ کرو سمجھاؤ اس کو ورنہ رونا ہے تم کو  
اس کی وجہ سے ایک دن شوہر تمہارا سر پر نہیں بیٹا اللہ نے دیا نہیں اور بھائی کی تمہارا  
تمہیں پوچھتا نہیں ہمارا ساتھ نہ ہوتا تو کب سے مر کھپ گی ہتی تم ماں بیٹی ہمارا احسان  
ماننے کے بجائے زبان چلاتی ہے یہ لڑکی اگر اس کا یہی حال رہا تو کسی نے اس کو مہ نہیں  
لگانا سدا تمہارے سر پر بیٹھی رہے گی

اللہ نہ کریں بھابھی کیسی باتیں کر رہی ہیں اللہ سب کی بیٹیوں کا نصیب اچھا کرے اور  
میری بیٹی کا بھی وہ بھرائی کی آواز میں بولی

تائی کی آپ کیا کوئی

منال خاموش ہو جاو

فرزانہ بی بی نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اس کو خاموش رہنے کا بولا

سوری بولو اپنی تائی ی سے منال فرزانہ بی بی کی اس فرمائی ش پر منال کے گویا سر سے لگی  
اور تلوؤں پ بجھی

ڈییر ماں جی میں نے ایسی کوئی بد تمیزی نہیں کی جو میں آپ کی جیٹھانی صاحبہ  
سے معافی مانگوں

بات انہوں نے شروع کی تھی اور بھی غلط

وہ بول کر پاؤں چٹکتی ہوئی ی اپنے کمرے کی طرف چلی گی

دیکھا تم نے فرزانہ کتنی بد تمیز ہو گی ہے میں اس کی دشمن نہیں ہوں اگلے گھر جائے گی

تو تنگ ہو گی میری رنم بھی ہے اس کو دیکھا ہے تم نے

جی بھا بھی میں سمجھاؤں گی اس کو وہ ہلکی س آواز میں بولی  
 بہتر بھی یہی ہے صالحہ بیگ نخوت سے بول کروہاں سے چلی گی

اور فرزانہ بی بی ایک بار پھر ست کچن میں چلی گی جہاں بہت سے کام ان کے منتظر

تھے



وہ گھر آ یا سارا گھر خاموشی میں ڈوبا ہوا تھا وہ وہی لاونچ میں صوفے پر گرنے کے  
 انداز میں بیٹھ گیا سر کو صوفے سے لگا کر آنکھیں موند لیں اور ٹائی می کی ناٹ ڈھیلی  
 کرنے لگا

کیا بات ہے روحان آج بہت تھک گے ہو کیا

حاجرہ خاتون کا نرم سا لہجہ اس کے کانوں سے ٹکرایا تو سیدھا ہوا

نہیں امی جان ایسی کوئی بات نہیں آپ گھر پر ہیں میں سمجھا شاید گھر پر کوئی  
نہیں اتنی خاموشی تھی

نہیں میں تو آج نہیں گی آفس اور بابا تمہارے ابھی آئے نہیں لائی بہ آج کالج سے  
جلدی آگی تھی اور شجاع ابھی نہیں آیا وہ اس کو تفصیل سے سب کا بتانے لگی

اچھا جی لائی بہ کیوں جلدی آگی طبیعت ٹھیک ہے اس کی اور آپ کیوں نہیں گی وہ  
چھوٹی بہن کا سن کر تھوڑا پریشان ہو کر بولا

ہاں سب ٹھیک ہے میرا آج موڈ نہیں تھا اور لائی بہ کے کالج نے شاید کوئی

ٹریپ پلان کیا ہے اس کی تیاری کے چکر میں آج جلدی آگی ہے اب ذرا مار کیٹ گی  
ہوئی ی کچھ سامان لینا تھا

او کے ٹھیک کب اور کہاں جانا ہے انے اور واپسی کب کی ہے

یہ تو نہیں پتا بھی میری بات نہیں ہوئی ایسا کرو شام میں خود پوچھ لینا وہ بولی  
NEW ERA MAGAZINE.COM  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جی ٹھیکے میں بات کرو گا اس سے لیکن آپ بھی اس کو سمجھا دے اکیلے نہیں جانا اس  
نے شجاع جائے گا تو وہ بھی جائے گی ورنہ نہیں وہ دو ٹوک انداز میں بولا

ہمہم بات تو ٹھیک ہے تمہاری بول دوں گیمیں اس کو کھانا لگاؤں تمہارے لیے  
جب تک تم فریش ہو جاؤ



او کے ٹھیک ہے آپ کھانا لگائے میں 10 منٹ تک آیا

وہ اٹھا اور اپنے کمرے میں چلا گیا

اور حاجرہ خاتون اس کے لیے کھانا لگانے لگی

#####

کمرے میں آکر اس نے بیگ ایک طرف پھینکا اور خود بیڈ پر الٹی لیٹ گی اس کی براؤن آنکھیں آنسو سے لبریز تھی

پتا نہیں کیا ملتا ہے ان لوگوں کو دوسروں کی زندگی میں دخل دے کر جب دیکھو ایک ہی بات باپ نہیں بھائی کی نہیں ہے

زخم پر زخم دیتے ہیں اور اللہ آپ بھی ان کو کچھ نہیں کہتے وہ چھت کی طرف دیکھ کر بولی

اور آنکھ سے گرنے والے آنسو کو جلدی سے صاف کیا جیسے کوئی می دیکھ لے گا تو اس کی کمزوری جان کر اس کو مزید پریشان کرے گا

وہ ایسے ہی کافی دیر سے لیٹی اپنے اللہ سے باتیں کر رہی تھی جب اس کی امی کھانالے کر آئی

کھانے کی ڈش ایک طرف رکھ کر وہ اس کے پاس آکر بیٹھی پیار سے اس کے سہلانے لگی اور بولی

NEW ERA MAGAZINE  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

منا ابھی تک چینیج نہیں کیا تم نے ایسے ہی پڑی ہو نماز بھی نہیں پڑھی ہو گی تم نے ابھی تک اٹھو میرا بچہ چینیج کرو اور کھانا کھا کر نماز پڑھو پھر بے شک آرام کرنا

مجھے نہیں کھانا اور نہ چینیج کرنا ہے نماز پڑھتی ہوں کچھ دیر تک وہ سستی سے بولی

بری بات ہے بیٹا کھانے سے ناراض نہیں ہوتے اور تم کیوں بد تمیزی کرتی ہو اپنی

تائی می سے وہ بڑی ہیں کوئی می بات کرتی ہیں تو برداشت کیا کرو ایسے جواب نہ دیا

کرو اچھی سیٹیاں ایسا نہیں کرتی اور تم تو میری سمجھدار بیٹی ہو

امی آپ کو نہیں پتا وہ کیسی کیسی باتیں کرتی ہیں بندے کے دل کو چھلنی کر دیتی ہیں بار  
بار یہ طعنہ دیتی ہے میرے ابو اور بھائی کی نہیں ہے اس میں میرا کیا قصور جس اللہ نے  
مجھے بھائی کی نہیں دیا وہ ان سے ان کا بیٹا چھن بھی سکتا ہے وہ جل کر بولی

اللہ نہ کرے فرزانہ دہل کے بولی  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews  
مناوہ تمہارے تایا کے برہا پے کا سہارے ہے کیسے منہ کھول کر بول دیتی ہو تم کچھ تو  
خیال کیا کرو بولتے ہوئے وہ اس کو سمجھاتے ہوئی بولی

تائی کی کرتی ہیں وہ خفگی سے بولی میرا بیٹا برے کے ساتھ برا نہیں بنا جاتا اٹھو شاہاش  
منہ دھو کر آؤ پھر میں اپنی بیٹی کو اپنے ہاتھوں سے کھانے کھلاؤں گی وہ اس کو لالچ دے  
کر بولی

سچی اپنے ہاتھوں سے وہ جھٹ سے مسکرا کر بولی

ہاں

ٹھیکے پھر وہ جلدی سے واش روم میں گئی اور جھٹ پٹ منہ دھو کر چوڑی مار  
اپنی امی کے سامنے بیٹھی اور اپنی ماں کے ہاتھ سے کھانا کھانے لگی یہ اس کا ہمیشہ کا دستور  
تھا وہ جھوٹ موٹ کی ناراض ہو کر یا کبھی ایسے ہی اپنی ماں کے ہاتھ سے کھانا کھاتی تھی

روحان ابھی کھانے کی ٹیبل پر آکر بیٹھا تھا کہ شاپنگ بیگ سے لدی پھندی لائی بہ  
گھر میں داخل ہوئی اور روحان پر نظر پڑتے ہی وہ چیخنی چلاتی ہوئی اس کے گلے  
لگ گئی بھائی کتنے دن کے بعد نظر آئے ہیں آپ یہ کیا بات ہوئی ہم ایک ہی گھر  
میں رہتے ہوئے اتنے دن نہیں مل سکتے اور کبھی غلطی سے آپ کو باہر دیکھ لیں تو

ہمیں آپ سے انجان ہو کر گزرنا پڑتا ہے وہ شکوہ کرتے ہوئے بولی

تو بہ ہے تم اور تمہاری شکایت اور یہ تم لڑکیاں کتنا چیختی ہو گلہ نہیں دکھتا تمہارا وہ

منال کا چہرہ یاد کر کے بولا

کیا چکر ہے بھائی اور کون چیخی وہ آنکھیں گمھا کر بولی

کچھ نہیں کوئی نہیں ویسے ہی تمہارے چیخنے پر بول رہا تھا اور رہی بات کافی دن نظر

نہ آنے کی تو کافی دن سے ڈیوٹی ٹائی منگ کا ایشو ہے اور باہر انجان ہونا پڑتا ہے میرے

بچے میری جاب ہی ایسی ہے بعض بار ہم ایسی پوزیشن میں ہوتے ہیں ہمارے ماں باپ

کیا ہمارے سینے رز بھی ہمیں پہچاننے سے انکار کر دیتے ہیں مگر وہ انڈر گروانڈ

سپورٹ کرتے ہیں ہماری روحان اپنی بہن کو سمجھاتے ہوئے بولا

جی بھائی سہی کہا آپ نے یہ بات تو ہے اللہ کے بعد آپ لوگوں کے بھروسے ہم

سکون سے سوتے ہیں کہ جب تک آپ لوگ ہو کوئی ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکتا وہ

تائی یدی سے بولی

اچھا بتائی میں نامیرے علاوہ اور کون تھی جو چیخنی تھی اس کی سوئی ابھی وہی اٹکی  
ہوئی تھی

لائی بہ اہک بار بولا ہے کوئی نہیں تھی وہ اپنے بارعب موڈ میں آتے ہوئے بولا



بری بات بیٹا بھائی کو تنگ نہیں کرو چلو جاو منہ ہاتھ دھو کر آؤ کھانا کھاتے ہیں  
حاجرہ خاتون نے اس کو ڈپتے ہوئے کہا

تولائی بہ منہ بناتے ہوئے اٹھ گی

جب تک شجاع نے زندگی سے بھرپور انداز میں سلام کیا اور بڑے بھیا کو دیکھ بھاگ کر  
 بغیر ہوا کیا بات ہے چاند زمین پر ہے اور بھائی کی حال ہیں فٹ ہیں آپ نے آج  
 ہمارے غریب خانے پر کیسے رونق بخشی وجہ جان سکتا بھائی کی جانی سے وہ چیٹی رپر  
 بیٹھتے ہوئے بولا

ہاں آج جلدی فری ہو گیا تھا اور مجھے تم سے ضروری بات کرنی تھی

NEW ERA MAGAZINE.COM  
 Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews  
 جی حکم کریں بھائی کی جان حاضر ہے آپ کے لیے وہ سینے پر ہاتھ رکھ کر سر جھکا کر بولا

شجاع سیدھے طریقے سے بات سنو میری لائی بہ نے کالج ٹریپ پر جانا ہے اور تم اس  
 کے ساتھ جاو گے سمجھ میری بات کو کوئی اور پلان نہیں کرو گے تم

یار بھائی کی یہ کیا بات ہوئی پورا گروپ ہے ان کا دوسری کلاس کی بچی تو نہیں

ہے جو میں اس کا باڈی گارڈ بن کر جاؤں گا اب بڑی ہے وہ خود کو سنبھال سکتی ہے  
میرے اپنے کچھ پلانز ہیں مجھے بھی انجوائے کرنا ہے وہ چڑچڑے انداز میں بولا

بول لیا تم نے یا کچھ اور بولنا ہے پہلی بات وہ اب دوسری کلاس کی بچی نہیں جیسی اس  
کو ہماری زیادہ ضرورت ہے وہ اب بڑی ہے جو ان بہنوں کی حفاظت زیادہ کرنی پڑتی ہے  
اور پورا گروپ ہو بے شک مگر جو بات تمہارے ساتھ ہونے کی ہے وہ کسی اور کی  
نہیں اور رہا تمہارا پلان ا کے لیے عمر پڑی ہے پھر کبھی پورا کر لینا میرے بھائی کی اپنی  
بہن کے لیے کبھی کسی پر اعتبار نہیں کرنا یاد رکھنا ہمیشہ یہ بات اور عورت ذات  
ہمیشہ کمزور ہے اپنی حفاظت کے معاملہ میں اس کو پہلے باپ پھر بھائی کی اور پھر شوہر اور  
بیٹے کے تحفظ میں رہنا ضروری ہے

وہ شجاع کو سمجھاتے ہوئے بولا



اللہ نہ کرے کبھی ہم اپنی انجوامٹ کر چکر میں اپنی بہن کو تنہا کر دیں اور پھر اس کو ہمیں  
 اتنا بھاری نقصان اٹھانا پڑے کہ نہ جی سکیں اور نہ مر سکیں وہ شجاع کو سکے کا دوسرا رخ  
 دکھاتے ہوئے بولا

اللہ نہ کرے بھائی می کبھی کسی کی بہن کے ساتھ ایسا کچھ ہو وہ دہل کر بولا

دیکھو شجاع بہن بیٹی قیمتی خزانے کی طرح ہوتی ہیں ماں کی حفاظت ہمیں خود کرنی  
 ہوتی ہے یہ بہن بیٹی ہماری ذمہ داری ہوتی ہیں ان کی ذمہ داری سے اگر کوتاہی برتا ہے  
 کوئی می تو اس کا بڑا بھاری نقصان اٹھانا پڑتا ہے ان کو میرے بھائی می

وہ اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر بولا

جی بھائی می سمجھ گیا آپ فکر نہ کریں میں لائی بہ کے ساتھ جاؤں گا اس کی پوری  
 حفاظت کروں گا

لائبہ کو آتا دیکھ وہ دونوں خاموش ہو گے

تم کب آئے شجاع لائبہ نے چھوٹے بھائی کی کو دیکھا اور اس ہائی می فائی کی  
کیا



ابھی آیا ہوں چڑیل وہ اس منہ چڑاتے ہوئے بولا

دیکھے بھیا یہ کیسے مجھے چڑیل بولتا شجاع کا بچہ

وہ روحان سے شکایت کرتے ہوئے بولی

بہت بری بات ہے شجاع چھوٹی بہین کو ایسے نہیں کہتے

اور لائی بہ تم بھی کیا شجاع کا نام لیتی بھائی می بولا کرو بڑا ہے تم سے

بھیا اس لنگور کو بھائی می بولوں آپ بھی کمال کرتے ہیں وہ ہنستے ہوئے بولی



شجاع نے اس کی پونی ٹیل کی ننھی تم ہو پی چڑیل

NEW ERA MAGAZINE.com  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بھیادیکھیں اس کو

چلو اب بس کرو تم دونوں اور خاموشی سے کھانا کھاو وہ ان دونوں کو ڈپتے ہوئے بولا

وہ ایک دوسرے کو منہ چڑاتے ہوئے کھانا کھانے لگے

#####

وہ بے دلی سے بیٹھی کھانا کھا رہی تھی جب اسکو فرزانہ بی بی نے ٹوکا منا کیا ہے ایسے اداس  
کیوں ہو

کھانا بھی اچھے سے نہیں کھا رہی کوئی بات نہیں وہ تائی ہی ہیں تمہاری برادشت  
کر لیا کروان کی بات کچھ نہیں ہوگا دیکھنا ایک دن بہت اچھے دن آجائیں تمہارے  
پاس ایک مضبوط سہارا ہوگا تمہاری اپنی فیملی ہوگی تمہارا اپنا گھر ہوگا جہاں تم اپنی  
مرضی سے رہو گی اپنی مرضی سے اپنا گھر سجاوگی دیکھنا میری بچی ایک دن سب  
ٹھیک ہو جائے گا

اور میں اور تمہارے تایا ابو تو ہیں تمہارے ساتھ تمہارے تایا کتنا خیال کرتے ہیں

تمہارا وہ منال ک سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے بولی

امی جب سے میں نے ابو کو کھویا ہے نا ایک خلا ہے جو میری زندگی میں اس کو کوئی ی  
پر نہیں کر سکتا اور تاپا ابو بے شک بہت خیال کرتے ہیں میرا اور بہت پیارا کرتے ہیں  
مگر امی وہ رنم اور دانیال کے ابو ہیں میرے نہیں اور کیا پتا ایسا کوئی ی شخص میری  
زندگی میں آتا ہے بھی کہ نہیں اور کیا وہ کبھی میرا سہارا بن سکے گا نہیں جو ہے نہیں  
میں اس کے بارے میں نہیں سوچ سکتی کیوں میں جو بھی سوچتی ہوں وہ کبھی پوتا  
نہیں ہوتا میں اپنا معاملہ اللہ پاک کے سپرد کرتی ہوں وہ سب سے اچھا کرنے والے  
ہیں میرے لیے جتنا وہ اچھا کرے اتنا کوئی ی بھی نہیں وہ آنسو صاف کرتے ہوئے نم  
آنکھوں سے مسکرا کر بولی

جب میری پیاری بیٹی اتنی سمجھ دار ہے تو پریشان کیوں ہوتی ہے جب وہ جانتی ہے کہ  
اس کی ماں س بھی بڑھ کر وہ ذات ہے جو ستر ماؤں سے بڑھ کر پیار کرنے والی  
اور بہتر چاہنے والی ہے وہ جس کی مرضی کے بنا دنیا کا ایک پتا بھی نہیں ہل سکتا وہ چاہیے

تو ایک پل میں یہ کائی نات سمٹ جائے پہاڑ ریزہ ریزہ ہو جائی یں سمندر ٹہر جائے اور  
 دریوں کی روانی تھم جائے آسمان پھٹ جائے اور سب کو زمین اپنے اندر سمو لے  
 وہ ذات کبھی بھی کچھ بھی کر سکتی اس کے بس کن کہنے کی دیر ہوتی ہے پھر فیکون میں  
 بدلنے کی دیر نہیں لگتی وہ ذات کریم ان شاء اللہ کسی بہت اچھے اور مضبوط انسان  
 کو میری اس پیاری سی چڑیا کا محافظ بنائے گا اور وہ میری پیاری سی بیٹی کا بہت خیال  
 رکھے گا ہمیشہ خوش رکھے گا ان شاء اللہ

بول کر انہوں نے اس کے ماتھے پر بوسہ دیا اور اس کے بال سنوار کر اس کو کھانا کھلانے  
 لگی

منال اپنے کالج کی باتیں کرنے لگی

#####

وہ سب کالج جمع تھے ہر کوئی اپنی اپنی کلاس کے گروپ کے ساتھ اپنی اپنی وین میں  
 بیٹھے رہے تھے جب منال اپنی دوست صبا کے ساتھ روٹ سے اتر کر بھاگتی ہیں کالج

میں انیٹر ہوئی اور سامنے دیوار سے ٹکرائی اس کی آنکھوں کے تارے ناچنے لگے

ہائے میں مرگی اب میں مری کیسے جاؤں گی ابھی میں نے اس دنیا میں دیکھا ہی کیا ہے  
میرے اللہ کچھ تو مہلت ملتی مری سے گھوم آتی وہ آنکھیں بند کیے مسلسل  
بول رہی تھی



جب اس کو بازوؤں سے پکڑ کر کسی نے اس کو جسنجھوڑا تھا

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اوائے ہیلو ہوش میں آؤ کیا بولے جا رہی ہو کب سے

آنکھیں کھول اپنی زندہ ہو تم جھلی لڑکی سامنے والے نے اپنے دبنگ لہجہ میں بولا تو

منال نے جھٹ سے آنکھیں کھول دی اور زور سے چیخی ساتھ کھڑی صبا اور کچھ

فاصلہ پر کھڑے لائی بہ اور شجاع اس کے ایک دم چیخنے سے ڈر گے

سرٹیل

تم یہاں وہ ایک دم سے بوڑھی اور کچھ یاد آنے پر فوراً اپنے منہ پر ہاتھ رکھ لیا

روحان نے اس کو ایک دم سے چھوڑا ذرا تمیز نہیں تمہیں کسی سے کیسے بات کرتے  
ہیں لگتا ماں باپ نے بہت ڈھیل دی ہوئی ی مجال ہے جو تمیز چھو کر بھی گزری ہو بابا  
کی پری کو

بندہ تمہارے باپ سے ملے اور ان کو بولے کہ تھوڑی سی تمیز سکھائے اس بد تمیز  
لڑکی کو وہ ایک بار پھر کے منہ سے وہ لفظ اپنے لیے سن کر ہتھے سے اکھڑ گیا تھا حد  
تو یہ تھی اب کی بار اس کو اس کے چھوٹے بھائی ی بہن کے سامنے نواز گیا تھا جس کو اس  
کو بہت برا لگا تھا

وہ اس کچھ بولنے لگی تھی پر اس کی بات سن کر اس کی آنکھوں میں پانی جمع ہونے لگا  
باپ کے نام پر خود بخود اس کی آنکھیں نم ہو جاتی تھی جیسی اس کی برؤان آنکھیں



پانیوں سے بھری بہت ہی اڑیکٹ کر رہی تھی روحان کو

وہ اس کچھ بولتا صبا نے جھٹ سے سوری بول کر منال کا ہاتھ پکڑا اور وین میں سوار

ہوگی

جبکہ اس کے پیچھے سے لائی بہ اور شجاع آئے اور لائی بہ نے اپنے بھائی می کو دیکھا جو اس وقت بھی وین کی طرف دیکھ رہا تھا جہاں وہ ابھی اپنی دوست کے ساتھ وین میں گئی تھی

بھائی می آپ کو کس عقل مند نے مشورہ دیا تھا کہ اس مس فائی رسے پزگالیں پورے

کالج کے لڑکے کیا لڑکیاں اس سے بات کرنے سے پہلے دس بار سوچتے ہیں اور آپ

سیدھا اس کے باپ تک پہنچ گے اب آپ کی خیر نہیں ضرورت سے زیادہ سر پھری

ہے وہ

کسی سے ڈرنے والی نہیں لڑکیاں ڈر کر بات کرتی ہیں تو سوچے لڑکوں کو کیسے ہٹ  
لسٹ پر رکھتی ہوگی شجاع نے اس کی خوبی گنوائی

میری چھوڑوں اپنی بتاؤ کتنی بار اس مس فائی سے مار کھائی ہے میرے بھائی  
نے

بھائی مجھے تو کبھی کچھ نہیں کہا بس آپ کے لیے تھوڑا فکر مند ہو کیوں کہ وہ بدلہ  
ضرور لیتی ہے اسے نہیں چھوڑتی کسی کو

تمہیں بڑا پتا ہے اس کو خیر تو ہے نا کیا چکر ہے روحان شجاع کو بغور دیکھا اور بولا

جی بھائی خیر ہی ہے بس پورا کالج جانتا ہے اس کو بڑی دبنگ لڑکی ہے پڑھائی  
میں فرسٹ کھیل کود میں نمبروں اور باقی کی ایکویٹی تو ادھواری مانی جاتی ہے اس کے بنا

گانا پوچھیں مت کیسا گاتی ہے کمال کا

لاسٹ منتھ اس کو بیوٹی آف دی ایئر کا ایورڈ ملا تھا کالج کی طرف سے بھی لائی بہ نے

بھی اپنا حصہ ڈالا

اچھا تمہارا کالج ہی کچھ کرانا ہے بس پڑھائی کا تو نام نہیں روحان بولا

NEW ERA MAGAZINE.COM  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

نہیں یہ تو فرسٹ آئی بی بتایا تو تھا منال ریحان صدیقی کے بارے میں لائی بہ نے اس کا

پو انا م لے کر بتایا کیونکہ وہ لوگ گھر میں منال کی ذہانت اور خوبصورتی اور اس کے مضبوط

کردار کی بہت بات کرتے تھے

اچھا تو یہ منال ریحان صدیقی ہے روحان نے اس کا پورا نام دہرایا

جی بھائی می تزی توون اینڈ اونلی منال ریحان صدیقی

لائى بہ خوش دلی سے بولی

اچھا اب سب چھوڑ تم لوگ اور جلدی سے وین میں بیٹھو اور تم لائی بہ کہی بھی تہنا  
نہیں جاوگی اور شجاع تم بہن کا پوتا خیال کرنا اوکے میں بھی چلتا ہوں مجھے بھی نکلنا ہے  
اب بہت دیر ہوگی ہے

وہ شجاع کو گلے مل کر اور لائی بہ کو ایک سائیڈ سے مل کر اس کے سر پر ہاتھ رکھ کر وہا  
س سے چلا گیا

اس کے جانے کے بعد شجاع اور لائی بہ بھی وین میں اپنی جگہ پر بیٹھ گئے

کچھ دیر بعد ساری وینز اپنے اپنے سفر کی جانب چل پڑی یہ سفر منال کی زندگی میں  
 بہت سے تبدیلیاں لانے والا تھا جسے وہ انجان تھی کانوں میں ہینڈ فری لگائے اپنے  
 فون پر وہ اپنا فیورٹ سونگ سننے میں بڑی تھی

جو تیرے سنگ لاگی پریت مو ہے

روح بار بار تیرا نام لے

کہ رب سے مانگی یہی دعا

تو ہاتھوں کی لیکریں تھام لے

چپ ہیں باتیں دل کیسے بیان میں کروں

تو ہی کہ دے وہ جو بات میں کہہ نہ سکوں

کہ سنگ تیرے پانیوں سا پانیوں سا بہتار ہوں ت



تو سنتی رہی میں کہانیاں سی کہتار ہوں  
 کہ سنگ تیرے بادلوں ساڑتار ہوں  
 تیرے ایک اشارے موڑ موڑتار ہوں

او او او او

یہ ایک بہت خوبصورت نظارہ تھا بلند پہاڑ ہر طرف ہریالی اور موسم بھی ہی شاندار  
 تھارات میں شاید بارش ہوئی تھی ہلکی سی خنکی تھی جو بہت خوشگوار لگ رہا تھا  
 وہ سب اپنے بیگ گھسٹتے ہوئے ہوٹل میں داخل ہوئے جہاں چار چار لڑکیوں اور چار  
 چار لڑکوں کا گروپ بنا کر ان کو روزمزدیے گے تھے

منال کا گروپ صبا اور رنم کا تھا چوتھی لڑکی کے بارے میں وہ نہیں جانتی تھی  
 تب لائی بہ مسکراتی ہوئی ی روم میں داخل ہوئی اور ہشاش بشاش لہجے میں  
 سلام کیا اور اپنا تعارف کرایا

گائی ز میں لائی بہ ہوں اور آپ کے ساتھ روم شئی پر کرنے والی ہوں

ویلم مائی ڈی رمنال نے مسکرا کر اس کو بولا

چلو جی تم دونوں کم تھی جو یہ بھی یہاں آگی کالج والوں بھی بھیڑ بکریوں کی طرح ایک  
روم میں چار چار لوگ بھر دیے ہیں کو پرائی یوسی ہی نہیں

رنم نے ناک منہ چڑا کر بولا

اگر تمہیں اتنی ہی پرائی یوسی چاہیے تو الگ روم لے لو جا کر اپنے لیے ہم تو بہت

خوش ہیں ایسے کیوں صبا رمنال نے صبا کو دیکھ کر بولا

بلکل بہت مزہ آئے گا ایک ساتھ وہ بھی لائی بہ کو دیکھ مسکرا کر بولی

مرو تم لوگ یہاں میں جا رہی ہوں اپنے لیے الگ روم لینے وہ بال جھٹک کر وہاں سے

چلی گی

منال اور صباے کندھے اچکائے

اسکو اتنی پرواہ کیوں ہو رہی ہے میں تو پرنسپل کے کہنے پر آئی تھی لائی بہ بولی

تم اس کو چھوڑو آؤ اور اپنا سامان رکھو اس کو عادت ہے اس طرح کرنے کی یہ ایسی ہی

ہے منال بیڈ پر بیٹھ کر بولی

بہت تھک گی ہوں میں تو اب کچھ دیر سوتی ہوں تم لوگوں کا کیا ارادہ ہے منال نے

ان دونوں کو دیکھ کر بولا



میں تو پہلے نہاؤں گی پھر کچھ کھانا کھاؤں گی صبا نے اپنا پلان بتایا

اور میں پہلے بھائی کی کو دیکھوں گی ان کو کونسا روم ملا ہے لائی بہ بیگ رکھتے ہوئی

بولی

اچھا اور کون تھا جو تم دونوں کو ڈراپ کرنے آیا تھا

صبا نے ترچھی نظر سے منال کو دیکھتے ہوئے پوچھا



وہ میرے بڑے بھائی می ہیں میجر روحان وہ زیر لب مسکرا کر بولی اور منال کو دیکھنے لگی

بظاہر سوتی منال نے تکیہ اٹھا کر اپنے منہ پر رکھا اور اپنی خفت مٹانے کی ناکام سی کوشش کی اور ایک بار پھر میں بد بدائی می



وہ نہایت ہے چاک و چابند بیٹھا ارد گرد کے نظارے دیکھ رہا تھا

ساتھ والی سیٹ پر الہی بخش بڑی مہارت سے گاڑی چلا رہا تھا جبکہ پیچھلی سیٹ پر

احتشام اور بلال دونوں فون میں کسی گیم میں مگن تھے

روحان کی فون کی مسیج ٹون نے سب کا دھیان بٹھکایا

روحان نے فون اپنی پاکٹ سے نکلا اور میسج دیکھ کر دھیمہ سا مسکرایا مسیج لائی بہ نے کیا  
تھا اپنے خیریت سے پہنچنے کا

کیا بات بڑا فون دیکھ کر مسکرا جا رہا کس کا ایسا میسج آیا ہے، ہمیں بھی تو پتا چلے بلال نے  
جھٹ سے روحان کا فون جھپٹا

کیا بکواس ہے یہ ادھر دو میرا فون بہن کا میسج ہے میری وہ بیک ٹرن ہو اور بلال سے فون  
مانگا

NEW ERA MAGAZINE.COM  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جو اس نے برقت پیچھ کر لیا صبر رکھ دیکھنے تو ذرا تیری بہن ہماری بہن ہے یا اگر یہ میسج  
کسی اور کی بہن کا تو پھر تو تجھ پر نظر رکھنی پڑے گی کیوں کہ آجکل تو بڑا خوشگوار رہنے لگا  
ہے بلال میسج اوپن کر کے پڑھنے لگا

کچھ خاص نہ ہونے پر اس نے فون واپس روحان کو تھادیا اور پھر سے اپنے فون کی طرف  
متوجہ ہو گیا

ہو گیا تیرا شوق پورا کر لی جاسوسی ویسے تیرے جیسے دوست ہو تو دشمن کی ضرورت  
 نہیں ہوتی بہت ہی بے غیرت ہے تجھے ذرا شرم نہیں آئی مجھے پر شک کرتے  
 ہوئے روحان بلال کو لتاڑتے ہوئے بولا

لو اور سنو شرٹ پر لپ اسٹک یہ جناب لگائے گھومے پورے ہیڈ کواٹر میں اور طشترم  
 اور غیرت کا لیکچر میرے لیے بچا ہے کمال ہے بھئی

وہ ایک حادثے تھا تم لوگ فضول میں پیچھے پڑ گے ہو وہ چڑ کر بولا

ہمارے ساتھ نہ ہو ایسا حادثہ ہمیں تو نہ ملی کبھی چاکلیٹ تیرے ہی ٹھاٹ ہیں  
 سارے کیوں احتشام تجھے ملی کبھی چاکلیٹ

یار مجھے تو تیری بھابھی دوسری بار چائے نہیں دیتی کسی نے چاکلیٹ کیا دینی ہے احتشام  
 مصنوعی افسردگی سے بولا تو بلال نے جناتی قہقہہ لگایا اور الہی بخش بھی ہنسنے لگا  
 اور احتشام سر یہ سب کا سا نچھاد کھ ہے

روحان نے نفی میں سر ہلایا اور کوئی حال نہیں تم لوگوں کو کبھی چائے سے آگے

نہیں سوچنا

ہاں تجھے چائے کہاں پسند آئے گی چاکلیٹ کا زمانہ ہے بھئی احتشام اور بلال اس کو  
بول کر ہنسنے لگے

اب ایک اور بار تم دونوں نے بکواس کی تو دیکھنا کیا کرتا ہوں تم دونوں کے ساتھ  
روحان نے پیچھے موڑ کر ان دونوں کوورانگ والے انداز میں بولا

جس پر احتشام اور بلال نے اثبات میں سر ہلایا اور منہ پر انگلی رکھ کر مصعومیت کے  
اگلے پیچھے سارے ریکارڈ توڑے

اور ابھی پلٹا تھا کہ کب سے خاموشی سے سوتے ہوئے زاہد کی آواز ابھری

ایک چاکلیٹ کا سوال ہے میجر روحان

جیسے سنتے ہی ان چاروں کا بے ساختہ فلک شگاف قہقہے گونجے اور روحان نے اپنا سر

ڈیش بورڈ سے ٹکادیا تب ہی اس کی آنکھوں کے سامنے منال کا سراپا لہرایا اس نے تھک کر آنکھیں موند لیں

#####

میم مجھے الگ روم چاہیے رنم نے اپنی پرنسپل کو بڑی رکھائی سے کہا  
مگر کیوں کیا پر وابلیم ہے آپ بتائیے پرنسپل شائستہ اپنے نام کی طرح ہی تھی نرم  
مزانج اور بہت محبت کرنے والی

میم میرے روم تین اور لڑکیاں بھی ہیں میری پڑی پو اسی ڈسٹرب ہوتی ہے اس طرح  
آپ پلیز میرے اگلے روم آرینج کرادے چار جز میں خود دیکھ لوں گی میں ہوٹل انتظامیہ  
کے پاس گی تھی مگر وہ بول رہے آپ کی پرمیشن کے بنا نہیں ہو سکتا

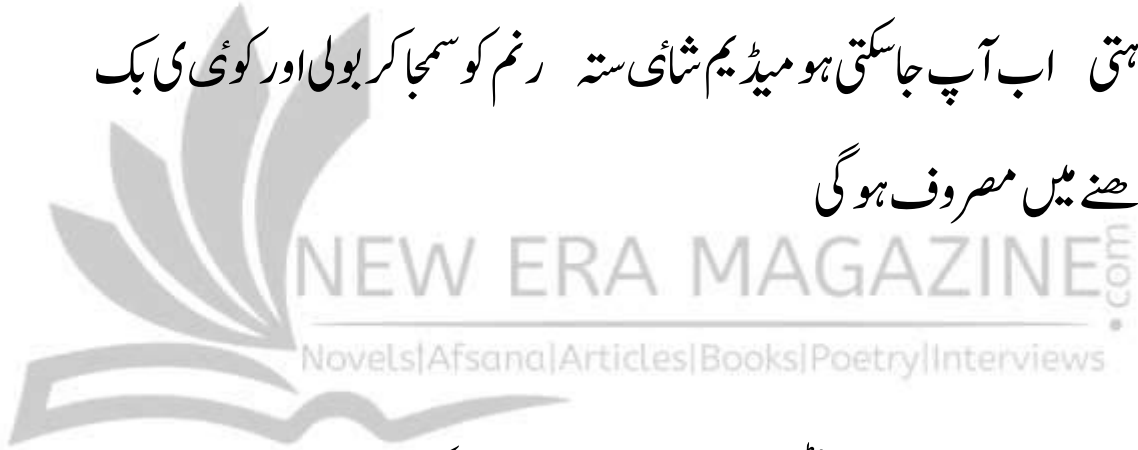
دیکھو رنم آپ کو یہاں آنے سے پہلے ہی بتایا گیا تھا کہ چار چار لڑکیوں کے گروپ کی صورت میں روم شئی کر لیں گے اور جہاں تک میرا خیال آپ کی روم میٹ تو آپ کی بہن اور اس کی دوست صبا ہے اور چوتھی لڑکی لائی بہ وہ بھی بہت اچھی لڑکی ہے

پھر کیا پر و اہلم ہے آپ کو اور رہا لگ روم تو اس کی ہم اجازت نہیں دے سکتے کیوں کہ آپ کے والدین نے اتنی آپ کو ہماری ذمہ داری پر سمجھا ہے

میں وہ میری بہن نہیں کزن ہے اور رہی بات والدین کی تو ان مجھے پر بھروسہ ہے آپ پلیز میرا روم رینج کرادیں یا پھر چینج کرادیں وہ بد تمیزی سے بولی

دیکھو رنم سب ماں باپ کو اپنی اولاد پر بھروسہ ہوتا ہے پر جو باہر درندے ہیں ان کا کچھ پتا نہیں ہوتا اور میں آپ کو الگ روم کی بلکل اجازت نہیں دوں گی اور چینج بھی نہیں ہو سکتا روم آپ کو ایسے ہی مینج کرنا ہوگا اور رہی بات منال کی وہ ایک بہت

برائی اسٹوڈنٹ ہے میں نہیں جانتی آپ کو اس سے کیا پر خاش ہے کزن بہن کی طرح ہی ہوتی آپ نہیں مانتی تو میں کچھ نہیں کر سکتی اوپنایہ گھریلو جگھڑا گھر چھوڑ کر آنا تھا اگر اتنا مسئی لہ تھا آپ نہیں آتی ماشاء اللہ سے آپ صاحب حیثیت ہیں الگ سے اپنا ٹرپ پلان کر لیتی اپنی فیملی کے ساتھ یہاں تماشہ کرنے کی کوئی ضرورت نہیں میرے لیے سب بچے ایک جیسے ہی ہیں میں کسی کی وجہ سے کسی کا دل نہیں دکھنا چاہتی اب آپ جا سکتی ہو میڈیم شائی ستہ رنم کو سمجھا کر بولی اور کوئی بک پڑھنے میں مصروف ہوگی



رنم اوکے بول کر پاؤں چٹختی ہوئی وہاں سے باہر آگی  
اب تم دیکھنا منال میں کیا کرتی ہوں تمہارے ساتھ تمہاری وجہ سے مجھے میم کی اتنی  
باتیں سننی پڑی ہیں اسکا کفارہ تو تم ہی ادا کرو گی

بس دیکھتی جاو میں کیا کرتی ہوں اس ٹرپ کو تمہاری زندگی کا یادگار ٹرپ نہ بنایا تو میرا

نام رنم نہیں

اس کی آنکھوں سب جلائے کا جنون سوار تھا

یہ سرکاری ریسٹ ہاؤس تھا جہاں وہ لوگ ابھی پہنچے تھے گاڑی روکنے کے بعد روحان  
 اتر اور حسب عادت چاروں طرف دیکھنے لگا اس کے بعد ایک ایک کر کے احتشام اور  
 بلال باہر آگے تھے اور اس کے دائیں بائیں کھڑے ہو گئے اور اس کے کندھے پر  
 ہاتھ رکھ کر کھڑے ہو گئے اور قدرت کے نظارے دیکھنے لگے  
 کیا بات ہے کیا دیکھا جا رہا ہے اس طرح گم ہو کر زاہد پیچھے سے آکر بلال اور احتشام کے  
 کندھوں پر ہاتھ رکھ کر بولا مزید کندھے پر پڑنے پر روحان ایک دم پلٹا تو وہ سب جو  
 بے دھیانی میں کھڑے تھے ایک پل کے لیے لڑکھڑائے مگر جلد سنبھل گئے  
 کیا مصیبت ہے میرے کندھے ہیں کہ کے ٹوکا پہاڑ سب سوار ہوتے جا رہے ہو میں تم  
 یہاں جائی زہ لے رہا تھا تم سب کیا کھوجنے لگے تھے ان دونوں کی تو سمجھ آتی  
 ہے احتشام تم تو شرم کرو اتنی اچھی بیوی ہیں تمہاری فضول حرکتوں میں لگنے سے



بہتر ہے اس کو اپنے یہاں پہنچنے کی اطلاع کرو وہ پریشان ہو رہی ہوگی جب تک میں  
بھی ایک ضروری کال کر کے آتا ہوں

تو کہاں چلا جو ضروری کال کرنی ہیں ہمارے سامنے کر ہمیں بھی تو پتا چلے کیا چل  
رہا ہے بلال نے اس کو جاتے ہوئے روکا معنی خیزی سے بولا

تیرا تو دماغ خراب ہے امی کو اور کرنل اشفاق کو کال کرنی ہے پتا کیا چلتا رہتا ہے تم  
لوگوں کے دماغ میں روحان نے اپنی صفائی دی

اچھا تو سب تو ہم سب کے سامنے کال کروہ تینوں اس کے سامنے کھڑے ہوئے

روحان نے اپنی بامی کو کال ملا کر فون اسپیکر پر کیا اور ان کو اپنے پہنچنے کی اطلاع دے کر  
کرنل اشفاق سے بات کرنے کے بعد ان کو جتنی نظروں سے دیکھا اور وہاں سے چلا

گیا

اس کے جانے کے بعد وہ تینوں ایک دوسرے کو دیکھنے لگے لگتا اسکوروم میں جا کر کال  
کرے گا بلال نے پیشگوئی کی

یار مجھے لگتا ہے ایسی کوئی بات نہیں ہوتا تو ہم سے کچھ نہیں چھپاتا زاہد نے اپنی پرانی  
دوستی کا بھرم رکھا

نہیں دال میں کچھ کالا ہے پر کیا کچھ سمجھ نہیں آرہی یہ بندہ جو بہترین جوک پر بھی  
نہیں ہنستا ایک لڑکی کی وجہ سے اس کے چہرے پر مسکان آجاتی ہے کچھ مسنگ ہیں  
احتشام دور کی کوڑی

لایا

سر جی میں بتاؤں کچھ گاڑی سے سب کے بیگ نکال ان کو ملازم کے حوالے کر کے  
الہی بخش ان تینوں سے بولا

جی جی آپ آئی ہیں اور اپنی قیمتی رائے سے ہم غریبوں کو نواز کر داد وصول  
کریں بلال بولا

سر جی وہ لڑکی روحان صاحب کو نہیں مجھے چاکلیٹ دے کر گی اور بولی تھی ایک آپ  
لے لیں اور ایک سر جی کو دینا کا بولا اس کو آٹو گراف بھی میں نے دیا تھا سر جی نے  
نہیں اور کال اس کو سر کیسے کر سکتے ہیں اس سے اس کا نمبر تو لیا نہیں

کیا

وہ تینوں بیک وقت بولے

نہیں نہیں بول کر تینوں نے اپنے سروں پر ہاتھ رکھ لیے اور وہی نیچھے بیٹھ گے

کھڑکی سے ان کو روحان دیکھا اور نفی میں سر ہلا کر وہ بیڈ پر اوندھے منہ ہو کر لیٹ گیا ابھی آنکھیں بند کی تھی کہ منال چم سے اس کو نظر آنے لگی اس نے جھٹ سے آنکھیں کھول دی

پھر کچھ دیر چھت تکتا رہا اور نجانے کب نیند کی وادیوں میں کھو گیا

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

#####

میں چلی میں چلی

دیکھو پیار کی گلی

مجھے رو کے نا کوئی ی

میں چلی میں چلی

وہ لگنگاتے ہوئے باہر جانے کے لیے تیار ہو رہی تھی

صبا کب سے تیار ہوئی ی اس کا انتظار کر ہی تھی جلدی کرو منال اور کتنی دیر لگاؤں گی



صبر نہیں ہوتا تم سے مر جاو گی کچھ دیر اگر صبر کر لوں گی خود تو تھو گی ہو تیار میری باری

پر دورہ پڑنا ہوتا ہے تمہیں وہ اپنی دراز پلکوں پر مسکارا لگاتے ہوئے بولی

اچھا بس صبر کرو بس کا جل لگا لوں پھر چلتی ہوں

اتنی پیاری آنکھیں ہے تمہاری ان سب کی ضرورت ہے بھی نہیں تمہیں پھر کیوں

اتنی محنت کر رہی ہو میری جان

صبا محبت سے بولی

نومور بٹرنگ صبا آئی ایم نوبریڈ آئی ایم گرل اوکے



وہ مسکراتے ہوئے بولی

بٹرنگ نہیں سچائی ہے میری پیاری دوست صبا محبت سے بولی

ان دونوں کی باتیں سن کر لائی بہ مسکرائی لگتا ہے آپ دونوں بہت اچھی دوست

ہیں

ہاں ہم دونوں بچپن کی پکی سچی اور گہری دوست ہیں اگر تم چاہو تو تم بھی ہماری دوست  
بن سکتی ہو

منال نے کھولے دل سے پیش کش کی ہم لوگ باہر گھومنے جا رہے ہیں تم چاہو تو  
ہمارے ساتھ چل سکتی ہو

ٹھیک ہے میں چلتی ہوں تمہارے ساتھ بس تھوڑا ویٹ کرو میں ابھی تیار ہو کر آئی  
لائی بہ بول کر اٹھی



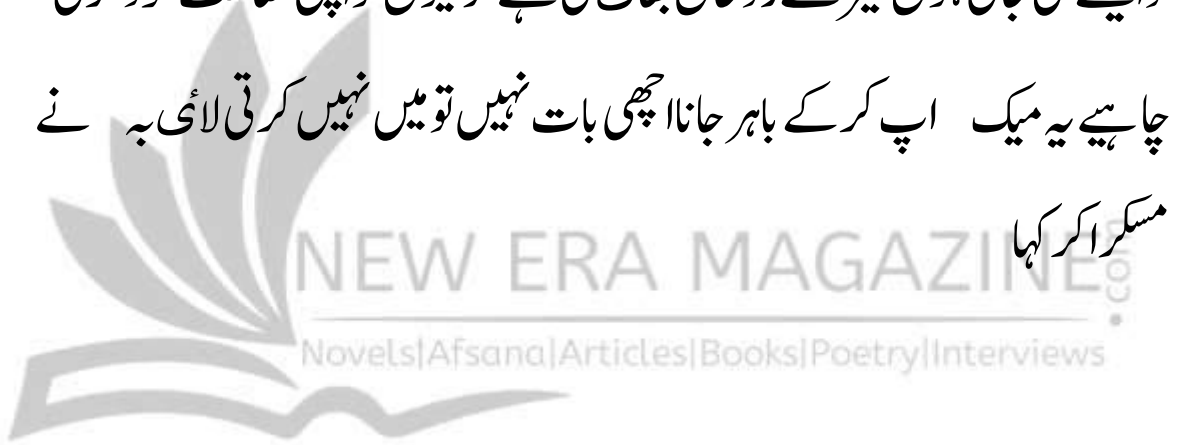
کچھ دیر بعد وہ بہت پیارے سے پنک کلمر کے حجاب میں جانے کے لیے تیار تھی

تم تیار نہیں ہوئی صبا نے اس کو شفاف چہرہ دیکھا اور بولی

اپنے ہونٹوں پر لپ گلوں لگاتی منال نے اس کو ایک نظر دیکھا مسکرا کر لپ گلوں

## لگانے لگی

میں تیار ہی ہوں اور اگر میک اپ کی بات کر رہی ہو تو جب کوئی می فیمیلی فنکشن ہوتا ہے جہاں لڑکوں کا داخلہ نہ ہو میں وہاں میک اپ ضرور کر کے جاتی ہوں اور اگر باہر جاوں تو ایسے ہی جاتی ہوں میرے روحان بھائی می کہتے لڑکیوں کو اپنی حفاظت خود کرنی چاہیے یہ میک اپ کر کے باہر جانا اچھی بات نہیں تو میں نہیں کرتی لائی بہ نے



آئی نے میں سے لائی بہ کا عکس دیکھتی منال نے اس کے چہرے کا اطمینان دیکھا اور ٹشو سے اپنا لپ گلوں صاف کر دیا اور دوپٹے اچھے سے سر پر لیا بیگ شولڈر پر ڈال اور پلٹ ک چلو لڑکیوں ہمہیں دیر ہو رہی ہے

ہو گی تم تیار میڈیم اور یہ کیا تم نے آج لپ گلوں نہیں لگایا خیر ہے صبا نے اس کو دیکھ کر



بولا

میں مکمل تیار ہو چلو دیر ہو رہی ہے وہ اپنی بات پر ڈٹ کر بولی

تو صبا نے کندھے اچکائے اور وہ تینوں باہر جانے لگی



سوری منال میرا ارادہ تمہارا دل دکھانے کا نہیں تھا ابھی ہماری اچھے سے دوستی بھی

نہیں ہوئی اور میں تم یوں وہ بات کر دی

کون سی بات منال چپس کھاتے ہوئے بولی اور پیکٹ لائی بہ کے سامنے کیا جس میں

سے لائی بہ نے دو انگلیوں سے چپس نکالے کھاتے ہوئے بولی وہ میک اپ والی بات

لائى بہ سر جھکا کر بولى

مجھے تمھاری کوئی ی بات بری نہیں لگ مجھے لگا مجھے نہیں لگانا چاہے تو نہیں لگایا لپ  
 گلوں اور دیکھا جائے تو بات بھی تمھاری سچی ہے ہم لڑکیوں کو سمپلی باہر جانا چاہیے  
 مجھے اچھا لگایوں بولنا مجھے تم سے کوئی شکایت نہیں بلکہ تمھاری دوستی پر ناز ہے مجھے  
 پہلے ہی دن بہت اچھی بات بتائی میں اس پر ہمیشہ عمل کرنے کی کوشش کروں گی  
 اور ہاں مجھے جو بات بری لگتی ہے میں منہ پر بول دیتی ہوں دل میں نہیں رکھتی اس وہ  
 سے میں کچھ لوگوں کو بری لگتی ہوں جو دل میں ہوتا ہے وہی زبان پر وہ اپنی خوبی بتا کر  
 مسکائی

تھنکس مجھے گلٹ ہو رہا تھا شاید میری وجہ سے تم ہرٹ ہوئی ہو اور اچھی بات ہے  
 ایسے لوگ بہت کم ہوتے ہیں جو زبان اور دل کے ایک جیسے ہوں مجھے ایسے لوگ  
 بہت پسند ہیں تو بس طے ہیں آج سے پکی والی دوست ہیں ہر مشکل میں کام آنے والی  
 لائی بہ نے مسکرا کر اپنا ہاتھ منال کی طرف بڑھایا

جس کو منال نے خوشدلی سے تھا اور اس کو گلے لگایا کر بولی آج تم میری بہنوں والی  
سہیلی ہو

اس کی بات پر وہ دونوں ہنسنے لگی تو صبا ان کی طرف پلٹی کیا ہے بڑا دوستانہ ہو گیا ہے تم  
دونوں کا اور مجھے دودھ میں سے مکھی کی طرح نکال دیا ہے تم دونوں نے

نہیں ایسی تو بات نہیں آؤ تم بھی آ جاؤ وہ تینوں سرکل میں گول گول گھوم رہی تھی

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جب کچھ لڑکے ان کے پاس سیٹی بجا کر گزرے س سے پہلے منال الرٹ ہوئی  
اور پاس پڑا پھتر اٹھا کر اس لڑکے کی طرف پھنکا وہ وہی گرا اور باقی کے دو لڑکے اس  
کو وہی چھوڑ کر بھاگے منال ان کے پیچھے بھاگی جب کہ وہ دونوں اسکو آوازیں دینے  
لگی

رک جا منحوس ابھی بتاتی ہوں تجھے لڑکیوں کو کیسے سیٹی مارتے ماں بہن نہیں ہے

تیرے گھر خبیث انسان تیری تو اس نے نیچے پڑا کچا پتھر اٹھایا جو کہ چکنی مٹی تھا ایک طرح کا وہ اس نے ایک آنکھ بند کر کے مارا اور اس وقت اس کو لائی بہ کی آواز آئی وہ پلٹی اور لائی بہ کو دیکھنے لگی

جبکہ اس کا پھنکا ہوا پھتر روحان کی بے داغ سفید شرٹ پر عجیب ڈیزائن بنا گیا تھا روحان نے ایک نظر اپنی شرٹ اور ایک نظر منال کو دیکھا اور اس کی طرف جھپٹا

Whats wrong with you

پاگل ہو تم یا اندھی نظر نہیں آتا تمہیں کیا حال کیا میری شرٹ کا جب ملتی میری شرٹ کا کباڑہ کرتی تم دماغ ہے یا بھوسہ بھرا ہے تمہاری کھوپڑی میں جھلی لڑکی روحان نے منال کو بازو سے پکڑا اور چلا کر بولا

وہ لوگ اپنے کیسی آفیسر سے ملنے جا رہے تھے جب اس نے لائی بہ کو سڑک کر کھڑا دیکھا تو گاڑی روکوا کر وہ لائی بہ کے پاس آ رہا تھا جب اس کو منال کا شاندار نذرانہ اس کی

شرٹ پر اپنی داستان سنارہا تھا

روحان کو ایک لڑکی پر برستادیکھ کر وہ تینوں جلدی سے نیچے اترے گاڑی سے مگر  
روحان کی بات سن کر وہ وہی کھڑے ہو کر سارے ڈرامے کا مزہ لینے لگے

جبکہ لائی بہ اپنے بھائی کی کو پہلی مرتبہ کسی لڑکی سے اس طرح بات کرتا دیکھ کر اپنی  
جگہ جم سی گی تھی

صبا کے پکارنے پر وہ ہوشی دنیا میں لائی بہ جاو رو کو اپنے بھائی یکیا جان لے پچی کی  
کیا

ہاں ہاں جاتی ہوں وہ ہڑ بڑا کر بولی

بھائی کی روک جائیں پلیز منال کی کوئی غلطی نہیں وہ لڑے کے ہمارے ہاں  
سے سیٹی بجا کر گزرے تھے تو منال نے ان بھگانے کے لیے یہ سب کیا اور طاپ بیچ

میں آگے

جی میں آگیا کیا ضرورت تھی ان کے منہ لگنے کی وہ تین لڑکے اور تم لڑکیاں  
جانتی نہیں ہو کیا یہ بات وہ بہن پر چلایا اور تم منع کیا تھا شجاع کے بنا باہر نہ نکلنا پھر  
کیوں نکلی تم بول ہاں

ایک منٹ مسٹر ہم لڑکیاں ہیں تو کیا جینا چھوڑ دے ہماری کوئی زندگی نہیں ہم اپنی  
مرضی سے کچھ نہیں کر سکتے ہمارا دل نہیں ہے کیا

اور غلطی تھی ان لڑکوں کی جس وجہ سے میں ان کو سبق سکھانا چاہتی تھی پر  
درمیان میں آپ آگے اور سارا کچھ خراب کر دیا منال ترخ کر بولی  
بس ایک اور لفظ نہیں خودت مشکل میں پھنسو گی میری بہن کو بھی پھنساو گی جاو بی بی  
تم یہاں سے وہ ہاتھ اٹھا کر بولا

پتا ہے کیا آپ ایک سر پھرے اور نہایت کڑوے انسان ہیں ایک چاکلیٹ آپ کا کچھ  
 نہیں کر سکتی آپ کو تو چاکلیٹ کی فیکٹری میں ڈال دینا چاہیے شاید کچھ افاقہ ہو ہنہ وہ منہ  
 بنا کر بولی

جس جی صبا بھاگتی ہوئی، ی منال کے پاس آئی اور اس کو آنکھوں سے چپ رہنے کا  
 اشارہ کیا

ادھر زاہد بلال احتشام بڑی فرصت سے ان دونوں کی گفتگو سن رہے تھے چاکلیٹ  
 کی بات پر تینوں نے بے ساختہ ایک دوسرے کی طرف دیکھا اور آنکھوں ہی آنکھوں  
 میں جیسے بولا اچھا تو یہ ہے وہ چاکلیٹ والی

کیا ہے تمہیں منہ سے بول گی کیا آنکھیں مٹکار ہی ہو

وہ صبا پر ڈوڑی

تمہاری زبان کو بیک لگے گی تو کوئی می بول سکے گا تمہارے اگے بولتی ہو تو چپ  
ہونے کا نام نہیں لیتی پٹر پٹر بولتی رہتی ہو

کیا میں بولتی ہوں آپ تو جیسے بالکل خاموش کھڑے ہیں جب سے جیسے میں سوچ  
رہی آپ کبھی ملو گے تو سوری بولوں گی پر نہیں آج آپ نے ثابت کر دیا جو کہا تھا سچ  
کہا تھا آپ ہو ہی وہی

NEW ERA MAGAZINE  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سرٹیل

او تیری خیر وہ تینوں بیک وقت بولے تو منال صبار و حان لائی بہ نے ایک ساتھ ان کی  
طرف دیکھا تو وہ تینوں جلدی سے گاڑی میں بیٹھ گے

اگلے ہی پل روحان نے لائی بہ کا ہاتھ پکڑا اور اس کو گاڑی کی جانب لے جانے لگا



بھائی ی بات سنے میری وہ غلط لڑکی نہیں بس ذرا سی منہ پھٹ ہے وہ ممنائی ی

منہ پھٹ ہونے کے ساتھ زبان کی بھی تیز ہے اور ہاتھ بھی ماشاء اللہ

اچھانا میں سوری کرتی اس کی طرف سے میری بہت اچھی دوست ہے اس کو یہاں  
 اس طرح نہیں چھوڑ کر جاسکتے نا وہ لڑکے واپس آگے تو

او کے سوری کی ضرورت نہیں بلاوان کو بھی تم سب کو تمہارے ہوٹل ڈراپ کر دیتا  
 ہوں

صبا منال آجاو بھائی ی ہوٹل تک چھوڑ دے گے صبا تو فٹافٹ بھاگ کر گاڑی میں بیٹھ  
 گی زاہد اور بلال کو روحان نے پہلے ہی گاڑی سے اتار دیا تھا

احتشام بھی اتر گیا تھا

اس کو بھی بلا اور وحان پھر سے لائی بہ کو کہا

منال آ جاؤ ناپلیز دیکھو میں بول رہی ہوں ضد نہ کرو

وہ فرنٹ سیٹ پر بیٹھا بار بار اپنی ہتھیلی ونڈو پر مار رہا تھا

لائی بہ اور صبا اس کو بار بار آوازیں دے رہی تھی مگر وہ ٹس سے مس نہ ہوئی بلکہ

وہ اکیلی جانے لگی تو روحان گاڑی سے نکل کر گیا اور اس کا بازو کیٹچ کر اسکو گاڑی کے

پاس لایا اور اس کو گاڑی میں بٹھا کر خود بھی بیٹھ گیا یہ سب اتنی تیزی سے ہوا منال

کچھ سمجھ ہی نہ پائی

صبا نے اس کا ہاتھ پکڑنا چاہا تو اس صبا کا ہاتھ جھٹک دیا

روحان نے الہی بخش کو گاڑی چلانے کا بولا تو بلال اور زاہد اس کے پاس آئے ان

سب کو تو گاڑی میں لے کر جا رہا ہے ہم تینوں کیا کریں گے اب بتا ذرا

واک

کیا وہ تینوں چنچے

جو تم گلے پھاڑ کر ہنستے تھے یہ اس کی سزا ہے اب تم لوگ پیدل ہوٹل آؤ گے وہ بھی  
 مجھے سے پہلے

چلو الہی بخش

وہ تینوں گاڑی جاتے دیکھ کر ایک دوسرے کو دیکھنے لگے اور بولتے ہم نے کیا کر دیا جو  
 بولا اس نے بولا ہماری سزا فری کی ہے

یہ ہوا کیا ہے ہمارے ساتھ زاہد غمگیں لہجے میں بولا

ہمارے نہیں روحان کے ساتھ احتشام بولا

اب گھامڑ سب چھوڑو اور یہ سوچو ہم اس سے پہلے کیسے جائیں گے ہوٹل بلال کے  
بولنے پر

ان دونوں نے ایک دوسرے کو دیکھا اور ارد گرد دیکھا جہاں دور دور تک کوئی  
کنویں نظر نہیں آئی اور نہ امکان تھا



وہ تینوں ایک دوسرے کو دیکھ کر بولے بھاگو اور جتنی تیزی سے وہ بھاگ سکتے تھے  
بھاگ کھڑے ہوئے

وہ کب سے منہ بنا کر بیٹھی ہوئی تھی اس نے صبا لائے سے بات کرنا سننا بھی مناسب  
نہیں سمجھا بس خاموشی سے باہر نظارے دیکھ رہی تھی اس کو کچھ دیر کے بعد مر

مر کے ذریعے روحان بار بار دیکھتا اور منال کے منہ ٹیڑھا کر کے دیکھنے پر وہ مسکراتے ہوئے وہ اپنا منہ نیچھے کر لیتا

لائی بہ اور صبا نے بہت بار اس سے بات کرنے کی کوشش کی جس پر منال نے ان دونوں کو گھور کر دیکھتی اور وہ دونوں بے چاری خاموش ہو جاتی اس طرحی کرتے ہوئے گاڑی ان کے ہوٹل کے سامنے روکی

سب سے پہلے منال اتری اور بھاگتی ہوئی ہی ہوٹل کے اندر چلی گی



لائی بہ اور صبا بھی گاڑی سے باہر آئی صبا نے تور روحان کو تھنکس اور سوری بولا تور روحان نے صبا کے سر پر ہاتھ رکھ سوری کی کوئی بات نہیں میں نے آپ لوگوں کے بھلے کے لیے بولا تھا آپ مجھے کچھ سمجھ دار لگتی ہوں میری بہن طرح ہو آپ اپنی اس جھلی دوست کو سمجھنا کسی سے الجھنا اچھی بات نہیں اور دوسرا جہاں آپ لوگ تھے وہاں آپ نے دیکھا بہت ہی کم لوگ تھے آپ لڑکیاں شیشے کی مانند ہوتی ہوں اپنی حفاظت کرنا سیکھو اور میری کوئی بات بری لگی ہو تو میں معذرت چاہتا ہوں

نہیں بھائی ایسی کوئی بات نہیں مجھے آپ کی کوئی بات بری نہیں لگی وہ منال  
بس تھوڑی جذباتی سی ہے باقی وہ بہت اچھی لڑکی ہے آپ اس کے بارے میں کچھ غلط  
مت سوچنا زبان کی تیز ہے مگر وہ مضبوط اور باکردار لڑکی ہے صبا منال کی

صفائی میں بولی

میں جانتا ہوں وہ اچھی لڑکی ہے بس تھوڑی احتیاط کا بول رہا ہوں

اور تم لائی بہ مان لیا تم یہاں گھومنے کے لیے آئے ہو اپنے گروپ کے ساتھ جاو  
اور اگر اپنا کوئی پلان کرنا ہے تو شجاع کو ساتھ لازمی رکھنا نیکسٹ ٹائم اوکے  
سمجھی میری بات روحان نے لائی بہ کو کندھے سے پکڑتے ہوئے بولا

جس کا اس سر ہلا کر جواب دیا

اچھا اب شاباش شجاع سے کوئی می شرٹ لا کر دو اس کا تو تمھاری اس جھلی دوست نے  
کباڑہ کر دیا ہے

جی بھائی می بول کر لائی بہ چلی گی

ان دونوں کے جانے کے بعد وہ گاڑی سے ٹیک لگا کر ایک ٹانگ گاڑی سے لگا کر  
اور دوسری نیچے رکھ کر وہ ارد گرد دیکھنے لگا اور کچھ پل کے بعد اس نے اپنے پاکٹ سے  
سگریٹ کا پیکٹ نکالا اور لائی ٹیر سے سلگایا اس کے لائی ٹیر سے بڑا ہی پیارا میوزک  
نچ رہا تھا وہ ایک کے بعد ایک کش لگا کر دھواں ہوا میں تحلیل کر رہا تھا اس کی نگاہ  
اچانک دوسری منزل کی بالکونی پر پڑی جہاں منال اس کو زخمی نظروں سے دیکھ رہی  
تھی روحان نے اس کو دیکھ کر سگریٹ اپنی انگلیوں میں دبایا اور ایک جاندار سی  
مسکراہٹ اس کی جانب اچھالی

جس پر منال سر جھٹک کر اپنے روم میں چلی گی اور روحان فقط ٹھنڈی سانس بھر کر رہ

گیا

تب ہی شجاع اس کو آتا ہوا دکھائی دیا

یہ کیا ہوا ہے جنگ لڑ کر آرہے ہیں کسی سے کیا کس نے کیا ہے یہ مجھے بتائے وہ اس کی  
شرٹ دیکھ کر بولا

بس یار وہ غلطی سے ہو گیا کوئی می شرٹ صبح لایا بھائی می کیا روحان بات گول کر کے  
بولا

جی یہ چار شرٹس لایا ہوں جو مرضی پہن لیں



روحان اس میں سے اسکن کلر کی شرٹ نکالی اور گاڑی میں بیٹھ کر چنچ کرنے لگا  
 ٹھیک اب میں جا رہا ہوں اور تم لائی بہ کا دھیان رکھنا اس نے اپنی کچھ دوستوں  
 کے ساتھ باہر جانا تم ساتھ جانا

بھائی اب میں لڑکیوں کے ساتھ گھومو گا شجاع بولا

لڑکیوں نہیں اپنی بہن کے ساتھ جو کہا وہ کرو گے تم اچھے سے جانتے ہو جب تم لوگوں  
 کے پاس نہیں ہوتا تب بھی میری تم پر نظر ہوتی ہے اور اب تو میں یہی تمہارے ارد  
 گرد ہی ہوں سوچوں مجھے تمہاری ہر حرکت کا کیسے پتا نہیں ہوگا

جو آپ کا حکم جناب آپ بولیں تو میں عبا یا پہن کر لڑکی بن جاؤ وہ جل کر بولا

اب ایسا بھی نہیں بولنے والا میں اپنے اتنے خوب و بھائی ی کو او کے اپنا اور لائی بہ

کا خیال رکھنا اللہ حافظ

جی بھائی آپ بھی اپنا خیال رکھنا اللہ حافظ

شجاع نے اس کی گاڑی کو دور تک جاتے ہوئے دیکھا اور ایک لمبی سرد سانس بھر کر اس  
نے ہوٹل اندر قدم بڑھا دیے



لائی بہ اور صبا ایک ساتھ روم میں آئی تھی منال نے ان دونوں کو دیکھ کر منہ بنایا  
اور اپنی چیزیں ادھر سے ادھر پٹختے لگی  
منال بات سنو صبا ہمت کر کے بولی

اس کا جارحانہ موڈ دیکھ کر لائی بہ ایک طرف بیٹھ گی تھی

دیکھو منال اس بار غلطی تمھاری تھی ویسے پہلے تم نے روحان بھائی کی شرٹ  
خراب کر دی اور پھر ان کو اتنی باتیں سنادی اپنی پہلی غلطی پر سوری کرنے بجائے  
ایک بار پھر ان اتنے لوگوں کے سامنے وہ لفظ پھر سے بول دیا تم بھی نہ غصے میں بات  
کرنا بھول جاتی ہو کس سے کیا بات کرنی ہے کہ تو لحاظ کرتی تم ان کا

اچھا جسے انہوں نے تو بہت لحاظ کیا میرا جھلی لڑکی پٹر پٹر بولنے والی اور وہ کیا بولا تھا میری  
بریک نہیں ہے لڑکی ہو کہ گاڑی ہو جس کی بریک ہوگی

بریک والی بات پر لائی بہ اور صبا کی ہنسی نکل گی تو وہ اٹھ کر لائی بہ کے سر پر  
گی دیکھو کیا کیا تمھارے اس بھائی نے کس قدر زور سے میرا بازو پکڑا تھا اور  
کیسے دھکا دے کر مجھے گاڑی میں بیٹھایا

منال نے اپنی سرخ ہوتی بازولائی بہ کے سامنے کی جہاں روحان کی انگلیوں کے نشان  
واضح نظر آرہے تھے

اچھا میں سوری کرتی ہوں بھائی کی طرف سے ان کو ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا انہوں  
نے پہلے ایسا کبھی نہیں کیا پتا نہیں آج پہلی بار ایسا کیوں کر دیا لائی بہ شرمندگی سے سر  
جھکا کر بولی

وہ اس لیے کہ پہلے اس میڈیم نے ان کی شرٹ خراب کی پھر ان کو اتنے لوگوں کے  
سامنے اس لقب سے نوازا جس کا کبھی کیسی نے سوچا بھی نہیں ہوگا

اس کے بعد ہم سب اس کو بلاتے رہے اور یہ میڈیم بنا ہماری بات سننے چل  
دی پھر یہ کرنا تھا روحان بھائی کی کو صبا تفصیل سے بولی

تجھے خیر ہے جب سے آئی بڑا بھائی کی بھائی کی کر رہی ہے بہت سائیڈ لے رہی  
ہے

وہ اس لیے روحان بھائی نے مجھے بہن بولا ہے صبا دادا سے بولی

اچھا اچھا بوہ تیرا بھائی ی اور میں کیا ہو تیری ابھی بتاتی ہوں تجھے تو بیچ اب مجھے سے اتنا تو اس کی سگی بہن اس کی حمایت میں نہیں بول رہی جتنا تو تجھے تو وہ سبق سکھاؤں گی کہ تیرے چودہ طبق روشن ہو جانے ہیں منال بول کر اس کو پاس پڑے کشن اس کو دے مارا صبا تو نیچے جھک گی پھر وہ کشن لائی بہ کو جا لگا جو بڑی فرصت سے نیل پینٹ لگا رہی تھی اس بے چاری کا سارا نیل پینٹ فرش پر گر گیا اس نے ایک نظر منال کو دیکھا

منال سوری بولنے لگی تھی جب لائی بہ نے اس پر کشن پھنکا اس طرح وہ تینوں کافی دیر تک لڑتی رہی رنم کے روم میں نے سے روکی گی کیوں آخری کشن اس کو روم میں داخل ہوتے ہوئے لگا تھا جس کا رنم نے بہت برا منایا تھا ان تینوں کو جنگلی ہونے کا خطاب دے کر وہ واش روم چلی گی اور تینوں ایک دوسرے کے گلے لگ کر خوب ہنسنے لگی اور سمیٹنے لگی

#####

بہاروں پھول برسوا میرا محبوب آیا ہے

میرا محبوب آیا ہے

بہاروں پھول برسوا میرا محبوب آیا ہے

میرا محبوب آیا ہے



زاہد بڑے ہی سر میں گانا گاتے ہوئے جھک کر روحان کا استقبال کرنے لگا

جب بلال آیا اور بولا یا زاہد محبوب نہیں بولنا تھا وہ تو کچھ اور بول کر گی تھی بھائی کو

کیا تھا وہ

سرٹیل

احتشام بلند آواز میں بولا

ویسے کیا بات کیا جی دار لڑکی تھی جو بات ہم اتنے عرصے میں نہیں سمجھ سکے وہ پیل  
میں سمجھ بھی گی اور ہمت تو چیک منہ پر بول بھی گی کیا بات ہے شیر کی بچی لگی ہے  
ہماری تو آج تک ہمت نہیں ہوئی

تم لوگوں نے ایک بات نوٹ کی اس نے پہلی بار نہیں بولا تھا وہ بولی تھی مجھے سوری  
بولنا تھا پر اب لگتا ہے صبح بولا تھا آپ ہو ہی وہی بلال منال کی نقل کرتے ہوئے بولا  
وہ تینوں ایک دوسرے کے ہاتھ پر ہاتھ مار کر ہنسنے لگے

ہو گی تمہاری بکواس کہ ابھی کچھ باقی ہے روحان ان تینوں کو گھور کر بولا

ہاں نایار وہ چاکلیٹ کی فیکٹری میں چلتے ہیں نا کچھ افاقہ ہو جائے شاید احتشام  
معصومیت سے بولا

میرمان تو جب بھی باہر نکلا کر تو ایک دو شرٹس سا تھلے کر نکلا کر کیا پتا کہاں سے  
تجھے پر حملہ ہو جائے تیرے پاس بیک اپ پلان ہونا چاہیے کیوں سہی بول رہا ہونا میں  
بلال مزے سے بول کر صوفے پر بیٹھ گیا

NEW ERA MAGAZINE.COM  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews  
ویسے ہی بہت تیز پٹاخہ لڑکی سب کی بولتی بند کرنے والی بس اپنی سنانے والے

ارے اس نے اپنے شہزادے کی بولتی بند کر دے آگے آگے دیکھ ہوتا ہے کیا

زاہد بلال کے ہاتھ پر ہاتھ مار کر بولا



شرم تو آتی نہیں نہ تم لوگوں کو روحان اپنے طبال سیٹ کرتے ہوئے بولا

یار شرم کا ہم سے کیا تعلق تو ہماری فکر نہ کرے اپنا جو سین آن کرنا اس کے بارے  
میں سوچ ہم تیرے ساتھ ہیں جیسی بھی مدد چاہیے ہم جی جان سے فراہم کریں گے  
بلال اور زاہد دل پر ہاتھ رکھ کر بولے

اور ایکسٹر اگلاس کے کیے یہ ہے ناہمارا تجربے کا احتشام کیوں شہزادے

NEW ERA MAGAZINE.COM  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بلکل بلکل میں اس کو فری کلاس دوں گا ہر طرح سے اس کی مدد کروں گا اس کی  
طرح دوستوں چھوڑ کر نہیں جاؤں گا

کہ بھئی تم یہاں ویرانے میں مرو پیدل چلو اور میں چلا احتشام بولا

وہ سب میں نے تمہیں تمہاری غلطی کی سزا دی تھی کیوں ہنسنے تھے مجھے پر روحان فون

نکالتے ہوئے

بولا

اچھا جی ہماری غلطی اور وہ تو تجھے سوڈ آف آنر دے رہی تھی جسے میڈل پہنارہی تھی  
احتشام لڑاکا بیوی کے انداز میں بولا

روحان نے فون نکالا اور اس میں بیچھی گی پیچپر کو دیکھ کر اس کو اچانک شرمندگی نے  
گھیر لیا

روحان پیچپر دیکھ بہت بے چین ہو گا تھا اور ان سب سے معذرت کر کے اٹھ کھڑا ہوا  
باہر جا کر سگریٹ سلگا کر کھڑا ہو گا بار بار اس کی نظروں کے سامنے وہ پکچر آرہی  
تھی سگریٹ جوں کاتوں اس کی انگلیوں میں تھا جب بلال نے آکر اس کے ہاتھ سے

سگریٹ لے کر خود کش لگانے لگا

روحان جو سامنے دیکھتے ہوئے کسی اور ہی دنیا کی سیر کو نکلا ہوا تھا چونک کر بلال کو  
دیکھنے لگا

جس بلال آنکھیں اچکا کر اس سے سوال کیا  
کیا بات ہے لالے بہت ڈسٹرب لگ رہا ہے ایسا بھی کیا دیکھا لیا فون میں جو تجھے اپنے  
ہاتھ جلنے کی خبر بھی نہیں ہوئی

کچھ نہیں ہے ایسا بس کچھ سوچ رہا تھا پتا نہیں چلا

میری ایک بات مانے گا بلال دھواں کے مرغولے بناتے ہوئے بولا

بول کیا بات ہے روحان اس کی طرف دیکھنے لگا

جلدی سے نا اس مس پٹاخہ کا پتا کر کون ہے کیا کرتی ہے وغیرہ وغیرہ

اور میں یہ کیوں پتا کروں گا

اس لیے کہ اگلی بار تیرا ہاتھ جلنے لگے اس طرح بے دھیانی میں تو وہ تیرے پاس ہو اور ہو سکتا ہے وہ تیرے پاس ہو پھر یہ کبھی ہو بھی نہیں بلال آنکھیں گھما کر بولا



تیرا تو دماغ چل گیا ہے پتا نہیں کیا بکو اس کر رہا ہے

میرے دوست جو تجھے اس کو دیکھ ہوا ہے نا اس کی روشنی میں بول رہا ہوں جب سے تو اس سے ملا ہے بہت بدل گیا ہے تجھے مسکرانا آیا ہے اور تو اور اس نے تجھے کیا بولا اور خاموشی سے سن گیا ایک لفظ بھی نہیں بولا اس کو کیسے حق سے اس کا بازو پکڑ کر اس کو گاڑی میں بیٹھا یا تھا سب دیکھا ہم اندھے نہیں سب نظر آتا ہے

ایسا کچھ بھی نہیں ہے کوئی نہیں بدلا میں اور میں اس پر کیوں حق رکھوں گا وہ تو  
بات نہیں سن رہی تھی تو اسکو اس طرح لانا پڑا اور کچھ بھی نہیں تھا مسکراتا میں پہلے  
بھی ہوں

جی عید کے عید مسکراتا ہے اوجو تو بدل رہا ہے اس پر اگر خود غور کر لے تو زیادہ اچھا ہے  
اگر وہ نہیں جا رہی تھی تو تجھے کیوں فرق پڑ رہا تھا میری باتوں پر غور کرنا بھی بھی تو  
اس کے بارے میں سوچ رہا تھا مان لے میرے دوست تجھے اس لڑکی سے پہلی نظر میں  
محبت ہوگی ہے مانا زبان اور غصہ کی تیز لگتی ہے پر تیرے ساتھ جیتی بھی وہی ہے

بلال ایک آنکھ دبا کر اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر بولا اور اندر چلا گیا

جب کہ روحان کبھی بلال کی باتوں کو سوچتا کبھی اس کی آنکھوں کے سامنے وہ سیکچر  
آجاتی اور کبھی جگنو کی طرح چمکتی آنکھیں جو آنسو سے بھری تھی روحان نے ہار کر اپنا

سردونوں ہاتھوں سے تھام لیا اور وہی نیچے بیٹھ کر دیوار سے سر ٹکادیا

یہ کیا ہو رہا ہے مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہی کیا بول کر گیا ہے بلال اور مجھے کیوں اس کے  
وہاں تنہا ہونے سے فرق پڑ رہا تھا کیوں فکر ہو رہی تھی اس کی اور اس پر غصہ کیوں  
نہیں آیا جب سب کے سامنے اس نے بولا تھا وہ اس کی بات یاد کر کے مسکرایا

میں سوچ رہی تھی اب کہی ملے تو سوری بولوں گی مگر نہ جی آپ وہی ہی

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سرٹیل

اس کا جملہ اور لہجہ یاد کر کے روحان نے بے ساختہ قہقہہ لگایا

جھلی لڑکی

وہ آہستہ سی آواز میں بولا

اور آنکھیں بند کر لیں جسے تصور میں وہ منال دیکھنا اور محسوس کرنا چاہتا تھا

#####

یہ دیکھو ذرا لائی بہ اپنے بھائی کی حرکت کیا حال ہوا ہے میرے بازو کا منال

نے کوئی دس بار کا بولا اپنا جملہ ایک بار پھر سے دوہرایا

جس پر صبا نے اپنا سر پیٹا اور رنم نے اس کو دیکھ کر استہزیہ ہنسی تھی

سوری منال میں بھائی کی کو بولتی ہوں وہ سوری کریگے تم سے ان ایسا نہیں کرنا

چاہیے تھا وہ اس کے بازو کا نشان دیکھ کر بولی جس کی منال ہر طرح سے پکس بنا رہی

تھی

اب بس کر دو پکس بنانے کی اتنی اپنی نہیں بنائی جتنی تم نے اس معمولی سے

نشان کی پکس بنائی ہی ہیں کیا کروگی اتنی پکس کا صبا پاؤں پسار کر بیٹھتے ہوئے بولی  
یہ ساری پکس میں سرعام کی ٹیم کو دوں جب اقرا الحسن اور اس کی ٹیم تفتیش کرے  
گی نا اس فوجی سے پھر پتا چلے گا منال منہ بنا کر بولی

اس کی بات پر لائی بہ اور صبا کو گویا 440 کا جھٹکا لگا

جب کہ رنم نے اس کو ایک نظر دیکھا اور پھر سے اپنے ناول میں گم ہوگی اس کو بھی  
منال کے غائبی کا شبہ ہوا

NEW ERA MAGAZINE  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

پاگل ہوگی ہو کیا کروگی تم پھر سے بتانا ذرا کیا ظلم کر دیا ہے انہوں نے تم پر ایک بات  
تم نے نہیں مانی اوپر سے ڈرامہ بھی تم کر رہی ہو کیا بات ہے اور جو تم نے ان کو اتنی  
باتیں سنائی ہی اس کا کچھ احساس ہے ابھی کچھ دیر پہلے تو سب ٹھیک ہو گیا تھا اب یہ دورہ  
کیوں پڑا تم کو جان سکتی ہوں میں صبا نے منال کو نظروں میں رکھتے ہوئے بولا



جی وہ اس لیے میں نے پہلے یہ نشان نہیں دیکھے تھے دیکھے ہوتے تو بتاتی میں اچھے ان کو

دیکو منال ہم نے تم کو اتنا بلا یا تم نہیں آئی تو روحان بھائی کی کو یہ سب کرنا پڑا اور اگر  
ذرا زور سے پکڑا تو کون سی قیامت آگی کچھ نہیں ہوتا انہوں نے بھی تمہاری اتنی  
بد تمیزی برداشت کی تم بھی ختم کرو اس بات کو اور اچھے بچوں کی طرح روحان  
سے صلح کر لو اب کوئی نیا تماشہ نہیں کرنا

صبا نال کو سمجھانے لگی (اور اس سب کے درمیان لائی بہ نے منال کے بازو کے نشان  
والی پکس روحان کو سینڈ کر دی اور لکھا یہ آپ نے اچھا نہیں کیا بھائی کی کوئی کسی  
لڑکی کے ساتھ ایسا کیسے کر سکتا ہے مجھے آپ سے یہ امید نہیں تھی پلینز آپ منال  
سے سوری کر لیے وہ بہت ناراض ہے)

دیکھتی ہوں کیا کرنا ہے اور کیا نہیں منال ریحان صدیقی ہوں ایسے تو کیسی کو نہیں

چھوڑتی میں آخری بات وہ سوچ کر رہ گئی تھی

#####

اگلی صبح صبح وہ ہوٹل کے باہر کھڑا تھا بلیک جینز پر بلیک شرٹ اور اس بلیک ہی جیکٹ پہنے وہ بلا کا حسین لگ رہا تھا جیل لگے بال نفاست سے سیٹ کیے گئے تھے بلیک گاسٹرز اس کے چہرے پر خوب بچ رہے تھے

NEW ERA MAGAZINE  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ ہوٹل کے لان میں بیٹھ کر منال کا ویٹ کر رہا تھا رات کو روحان نے لائی بہ کو منال سے مل کر سوری کرنے کا بولا تھا

اس نے اپنے لیے کافی آڈر کی تھی جب اس کو منال آتے ہوئے دکھائی دی گرین اورنج اور ریڈ کلر کی شرٹ اور چوڑی دارپا جامے میں اس ہرے بھرے میں کوئی رنگ برنگی تتلی لگ رہی تھی وہ خراماں خراماں چلتی ہوئی آرہی تھی

منال نے پاس آکر روحان کو سلام کیا تو وہ ہوش کی دنیا میں لوٹا

اس کو دیکھ کر ایک پل کے لیے روحان کے دل کی دھڑکن جیسے روک سی گی تھی

بیٹھو وہ پل بھر میں سنبھل کر بولا

جب کہ منال نے اس کی نظریں خود پر جمی ہوئی دیکھ تو اس کا سارا کانفڈینس جیسے  
ہوا گیا وہ بار بار اپنے ہاتھوں کو مسل رہی تھی کبھی اپنے چہرے پر ہاتھ رکھتی اور  
کبھی اپنے بالوں کو خواہ مخواہ سیٹ کرتی

اس کو ایسے کرتا دیکھ روحان مسکرایا اور بولا

ریلکس ہو جاو منال مجھے بس اپنے کل کے رویے کی معافی مانگی تھی اور کوئی ایسا غلط  
مقصد نہیں تھا میرا آپ بہت قابل احترام ہیں میرے لیے وہ بولا

تو منال نے فوراً نظر اٹھا کر اس کو دیکھا

اسی پل منال اور روحان کی نظریں ملی تھی

منال نے ہڑ بڑا کر اپنی نظریں جھکائی

مجھے اس طرح نہیں کرنا چاہیے تھا ایم ایکسٹریملی سوری میں بہت ہارش بے ہیو کر گیا  
تھا وہ اپنے دونوں ہاتھ آپس میں ملا کر ٹیبل پر رکھتے ہوئے بولا اس ظاہری حلیے کی  
طرح اس کے بولنے کا انداز بھی جان لیوا تھا

منال نے اس پل اپنے ہاتھ ٹیبل سے ہٹا کر اپنی گود میں رکھے

جو روحان سے مخفی نہیں رہ سکا تھا وہ اس کے طرح کرنے سے وہ اپنا منہ نیچے کر کے  
اپنی ہنسی ضبط کرنے لگا

مجھے بھی آپ سے سوری بولنا تھا مجھے بھی آپ سے وہ سب نہیں بولنا چاہیے تھا سوری  
وہ نہایت آہستگی سے بولی

آج وہ پہلی بار آہستہ آواز میں بات کرتی ہوئی کوئی اور منال لگ رہی تھی

چلو اب ہم دونوں نے سوری کر لی کیا اب ہم دوست بن سکتے ہیں روحان نے منال کی  
طرف اپنا ہاتھ بڑھایا

جس کو منال نے ایک نظر دیکھا اور اپنا نازک ہاتھ اس کی طرف بڑھا دیا

اس وقت کسی نے ان کا یہ سب کیمرے کی آنکھ میں قید کر لیا

وہ سب پکنک پر جا رہے تھے شجاع نے روحان کو فون پر بتایا تھا جس پر اس نے  
اس کو لائی بہ کا دھیان رکھنے کی تاکید کی تھی

فون کٹ کٹنے کے بعد وہ فون کی اسکرین کافی دیر تک دیکھتا رہا اور پھر ایک نمبر ڈائی ل  
کرنے لگا

دوسری بیل پر فون اٹھایا گیا تو اس کی چہکتی ہوئی آواز سن کر روحان کے لبوں پر  
جاندار سی مسکراہٹ دوڑ گئی

میں نے سنا ہے آپ لوگ پکنک پر جا رہے ہیں وہ گیمبھیر لہجے میں بولا

بے دھیانی میں فون رسیو کرنے والی منال نے مقابل کی بات سنی اور فوراً کان سے  
فون ہٹا کر فون کو دیکھا جہاں میجر روحان جگمگا رہا تھا

اویہ آپ ہیں میجر صاحب وہ نمبر پہچان کر بولی

جی یہ میں کیا بات ہے آپ کی۔

-- میں یاد رہا آپ کو چلیں شکر ہے مجھے اپنا تعارف نہیں کرانا پڑا اور یہ آپ نے  
بہت نئی س طریقے سے مجھے مخاطب کیا ہے امپریس ہو گیا میں تو روحان بولا

NEW ERA MAGAZINE.COM  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

نمبر میرے پاس سیو تھا آپ کا اور نام میں آپ کا نہیں لے سکتی تو ہی اگر برا لگا ہے تو  
سوری آئی ندہ نہیں بولوں گی

نہیں برا نہیں میں کہا کہ بہت الگ ہی انداز میں آپ نے مجھے مخاطب کیا ہے ایسے  
پہلے کبھی کسی نے نہیں پکارا اچھا لگا مجھے اور نام کیوں نہیں لے سکتی آپ میرا وہ بات  
کو طول دینے لگا

اچھا جی شکر یہ میں ہوں ہی سب سے الگ تو کیسے نہ الگ طرح سے پکاروں گی اور نام  
اس وجہ سے نہیں لے سکتی آپ بڑے ہیں مجھے سے

چلو شکر ہے یہ نہیں بولا میں کی بھائی کی طرح ہوں وہ دل میں بولا



NEW ERA MAGAZINE.com  
Novels | Arsana | Articles | Books | Poetry | Interviews

کچھ کہا آپ نے منال اس کے ایک دم چپ ہونے پر بولی

نہیں کچھ نہیں کہا روحان ایک پل میں سنبھل کر بولا

اچھا تو آپ نے فون خیر سے کیا تھا میجر صاحب وہ وین میں چڑھتے ہوئے بولی



بس بیسٹ و شزر کے لیے آج ہی ہم وست بنے ہیں تو سوچا آپ کو سفر میں جانے سے پہلے بیسٹ و شزر دے دوں اپنا خیال رکھنا اور اس دن والی غلطی مت کرنا لائی بہ اور شجاع کے ساتھ ہی رہنا وہ فکر مند لہجے میں بولا

تھنکس میجر صاحب میں منال ریحان صدیقی ہوں اپنا خیال اچھے سے رکھتی ہوں شکر یہ آپ کا اور آپ کی بیسٹ و شزاب ہماری وین جا رہی ہے پھر بات ہوگی اللہ حافظ بول کر اس فون بند کر دیا

اللہ حافظ روحان نے بولا اور فون ٹیبل پر رکھ دیا اور اپنے منہ پر ہاتھ پھیرنے لگا

میجر صاحب وہ آہستہ سے بولا گڈ مس پھلجڑی

#####

دھڑام سے دروازہ کھولنے پر وہ ایک دم سیدھا ہو کر بیٹھا  
 وہ تینوں ایک دوسرے کو دھکے دے کر اندر آئے اور اپنے دانتوں کی نمائش کرنے  
 لگے

کیا ہو گیا خیر تو ہے تم لوگوں کو یوں ایک دوسرے لپچ کیوں چڑھے جارہے ہو

روحان سامنے پڑی کافی کا مگ اٹھا کر منہ سے لگایا



وہ یہ پوچھنا تھا ہم آج سے آپ کو کیا پکاریں

میجر صاحب یا مس پھلجڑی

بلال دائی بی بائیں جھوم جھوم کر بولا

جس روحان کے منہ سے کافی پھوار کی صورت میں باہر نکلی

بے غیر توں تم جچ چپ کر میری باتیں سنتے ہو



وہ کافی کا مگ ٹیبل پر رکھ کر بلال کی طرف بڑھا

بلال ہونق زدہ ہو کر اپنی نیو شرٹ دیکھنے میں مگن تھا اس کو روحان کے اٹھنے اور اپنے سر

پر آنے کی خبر نہیں ہوئی

جب اس کو روحان نے گردن سے دبوچا تو بلال چلایا

کیا فالو ہے وہ مس پٹاخہ تیری شرٹس برباد کرے اور تم اس کی یاد میں گم ہو کر ہم

غریبوں پر ظلم تشدد کرے الزمات لگائے اور ہمارے کپڑے بھی برباد کرے

کونسا ظلم کیا ہے تجھ پر کون سا تشدد ہوا بتا مجھے ذرا اور الزام یہ الزام ہے تم لوگ باہر

کھڑے ہو کر میری باتیں سنتے ہو پکڑے جانے پر شرمندہ ہونے کی بجائے

اس طرح کرتے ہو لعنت ہے تم پر کچھ تو شرم کرو روحان ان تینوں کو باری باری دیکھتے

ہوئے بولا



اس کو تو چھوڑ بے چارے کی جان لے گا کیا زہد نے آگے بڑھ کر بلال کی گردن اس

سے آزاد کرائی

بلال اپنی گردن پر ہاتھ پھیر کر ہنستے ہوئے بولا کیا ہے آج کل بڑی نیو دوستی ہو رہی ہیں

بڑی فکریں جاگ رہی ہیں کبھی ہمارا حال تو نہیں پوچھا تو نے ایسے کبھی

اور تو نیونام مل رہے جناب کو جو آج تک کسی نے نہیں دیا ہم تو جسے اس کو او اے بو  
کر بلاتے ہیں کبھی اس کو عزت نہیں دی ہم نے احتشام نے بھی اپنا غم غلط کیا

یار ہمیں تو نے کبھی اپنی بیسٹ و شرز نہیں دی کیا ہم اپنے ماں باپ کی اولاد نہیں زاہد  
بھولا سامہ بنا کر بولا



جس پر روحان ہلکا سا تماچا مارا جس پر وہ جان بوجھ کر زور سے چلایا

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

دیکھ اب اس بے چارے پر ظلم کر رہا ہے سچ کہا کسی اب سچ بولنے کا زمانہ نہیں رہا وہ  
کہتے ہیں دوست دوست نہ رہا احتشام باقاعدہ گانا گاتے ہوئے بولا

چپ کر جاو اب اگر تم تینوں نے ایک بھی لفظ بولا تو مجھے برا نہیں ہوگا کوئی ی روحان  
اپنے موڈ میں واپس آتے ہوئے بولا

چھوٹی سی بات کا تم لوگوں نے بھٹنگڑ بنا دیا ہے بس آج اس سے اپنے اس دن کے  
 ریے کی صبح معافی مانگنے گیا تھا ساتھ ناشتہ کیا اور اب شجاع سے پتا چلا وہ لوگ پکنک پر  
 جارہے ہیں تو بس ایسے ہی اس کو فون کر کے کیئی رفل رہنے کا بولا ہے دیکھا تو تھا تم  
 نے اس دن کیسے جھلی ہے وہ لڑکی اور کچھ خاص نہیں ہے جیسا تم لوگ سمجھ رہے  
 ہو روحان ایک ہی سانس میں بولا

NEW ERA MAGAZINE.COM  
 Novels | Afsana | Articles | Books | Poetry | Interviews  
 وہ تینوں خاموشی سے اس کی بات سنتے رہے اور پھر ایک ساتھ زور زور سے ہنسنے لگے

اب کیا دورہ پڑ گیا ہے تم لوگوں کو

یہ بات تم ہمیں سمجھا رہا ہے یا خود کو احتشام اپنی ہنسی کنٹرول کر کے بولا

کیا مطلب اس بات کیاروحان نے ابرواٹھا کر احتشام کو دیکھ کر سوال کیا

بات تجھے کیوس اسکی اتنی فکر ہو رہی ہے اور تو نے اس کے ساتھ ناشتہ کیا ایک دوسرے سے معافی مانگی اور فون نمبرز کا تبادلہ ہو اسب سے بڑی بات تو نے کسی سے معافی مانگی وہ بھی اس لڑکی سے جو سب کے سامنے تیری عزت کا فالودہ کر کے چلی گی تھی مطلب جارہی تھی اور اس کو تو نے زبردستی گاڑی میں بٹھایا بڑا ہمدرد نہیں بن گیا تو

اس پٹاخہ لڑکی کا

NEW ERA MAGAZINE  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

پٹاخہ بولنے پر روحان نے اس کو گھور کر دیکھا جس احتشام فوراً خاموش ہو گیا

سوری وہ بس ایسے ہی نکل گیا منہ سے

یار یہی تو غلطی کی تھی اس کے ساتھ ایسے کون کرتا ہے کسی معصوم لڑکی کے ساتھ وہ

روانی میں بولا

معصوم وہ تینوں معصوم کو لمبا کر کے بولے

چلو جلدی بھاگو اب یہاں سے بہت کام ہے اب اگر ایک اور لفظ بولا تو خیر نہیں تمھاری  
جلدی یہ فائل پہنچاؤ سر کو وہ فائل لڑاٹھا کر احتشام سے بولا جب تک میں جا رہا  
ہوں کرنل صاحب کے ساتھ ایک میٹنگ ہے میرے آنے تک سارے کام مکمل ہو

خیر تو اب تیری نہیں ہے بچے جس راستے پر تو جا رہا وہ بڑا دلنشین ہے بلال نے آنکھ مار  
کر بولا اور جدلی سے باہر نکل گیا

یہ کیا بول کر گیا ضائع ہو گا یہ میرے ہاتھ سے سمجھا دے اس کو جا کر احتشام



اس کو میں سمجھا دوں تجھے کون سمجھائے گا

احتشام نے روحان کے کندھے پر ہاتھ رکھا اور بولا اس سے پہلے سمجھنے کی ضرورت تجھے ہے تو اس لڑکی کی اتنی فکر کیوں کر رہا ہے میرے دوست سوچنا

وہ بول کر وہاں سے چلا گیا روحان کافی دیر اس کی بات سمجھنے کی کوشش کرتا رہا اور پھر کرنل صاحب کے ساتھ اپنی خاص میٹنگ کے لیے چلا گیا

سارا دن وہ بری طرح بزی رہا اب کوئی ی 4 بجے وہ فری ہوا تو اس نے اپنا فون نکلا اس نے دیکھا تو وہاں شجاع کی 15 مسڈ کالز تھیں

فون سائی نلٹ ہونے کی وجہ سے اس کو پتا نہیں چل سکا تھا

اس نے جلدی سے شجاع کو کال ملائی جو فوراً پک کر لی گی

ہاں شجاع بولوں خیر ہے اتنی مسڈ کال میں پریشان ہو گیا لائی بہ اور تم ٹھیک ہو

جی بھائی می ہم دونوں ٹھیک ہیں مگر وہ روکا



مگر کیا شجاع بات پوری کیا کرو روحان جھنجھلا کر بولا

بھائی می وہ منال

کیا ہوا منال کو وہ ایک دم چکر آیا

بھائی منال نہیں مل رہی ہم نے بہت تلاش کیا اس کو شجاع نا جانے کیا کچھ بول  
رہا تھا

مگر روحان کی سماعت جیسے سننے سے انکاری ہوگی تھی

روحان سنتے ہیں جی رپڑھے گیا اپنا سردونوں ہاتھوں میں تھام کر بیٹھ گیا

تب ہی زاہد ناک کر کے روم میں آیا روحان کو ایسا بیٹھا دیکھ کر وہ تیزی سے روحان کی  
طرف آیا

کیا بات ہے اس طرح کیوں بیٹھا ہے خیر تو ہے سب ٹیھک ہے آنٹی انکل لائی بہ  
سے سب خیریت سے ہیں اس نے پانی کا گلاس روحان کو پکڑا نا چاہا جس کو روحان نے  
ہاتھ سے سائیڈ پر کر دیا

وہ شجاع کا فون آیا تھا وہ لوگ پکنک پر گے تھے منال

یار منال نہیں مل ہی ان کو وہ تھکے ہوئے لہجے میں بولا

کچھ نہیں ہوتا اللہ سب خیر کریگا کہاں جانا ہے وہ ہوگی تو شجاع سے تفصیل سے پوچھ  
کیا ہوا ہے زاہد اس کو تسلی دیتے ہوئے بولا



تو خود کو تو پہلے سنبھال پھر کچھ کرتے ہیں روک میں فون کرتا ہوں شجاع کو  
زاہد وہ فون نکالتے ہوئے بولا

نہیں فون نہیں مجھے خود وہاں جانا چاہیے ہاں مجھے خود جا کر اس کو تلاش کرنا بس  
زبان اور ہاتھ ہی چلانا آتا ہے اس جھلی لڑکی کو اور کوئی عقل نہیں ہے

میں آرہا ہوں منال کچھ بھی نہیں ہونے دوں گا تمہیں وعدہ ہے وہ خود کلامی  
کرنے لگا

اس کو اس طرح کرتے دیکھ کر زاہد کو اس کی دماغی حالت پر شبہ ہوا

وہ ایک دم کھڑا ہوا اور اپنا فون اٹھایا اور تیزی سے باہر جانے لگا تو اس کو زاہد نے  
بامشکل روکا



روک جا میرے بھائی تیری حالت ٹھیک نہیں ہے کیسے ڈرائی ہو کر یگا میں چلتا ہو  
بلکہ میں ان دونوں کو بھی بلاتا ہوں گاڑی تک جانے میں روحان ایک ایک قدم  
جیسے پل پل مر رہا تھا بری سوچوں کے آکٹوپس نے اس کے دماغ کو جکڑ رکھا تھا

بار بار اضطرابی حالت میں اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتا اور زاہد کو تیز گاڑی چلانے

کابلوتا

اس کی حالت دیکھ کر احتشام کی ساری شوخی اور بلال کی ساری مستی ہوا ہوئی تھی

زاہد سامنے دیکھتے ہوئے نہایت سنجیدہ موڈ میں گاڑی چلا رہا تھا

وہ لوگ ہوٹل پہنچے تو روحان گاڑی روکنے سے پہلے ہی اتر گیا

اس کی یہ جلد بازی دیکھ کر ان تینوں نے بیک وقت ٹھنڈی سانس بھری

اور احتشام نے پہلی بار منہ کھولا

میجر صاحب تو گے اس کی بات سن کر بلال اور زاہد آہستہ آواز میں ہنسنے لگے

#####

وہ تیز تیز قدم سے چلتا ہوا شجاع کے پاس آیا اس کو آتا دیکھ کر لائی بہ دوڑ کر اس کے پاس آئی ی روحان نے اس کے سر پر ہاتھ رکھ کر اس کو اپنے ساتھ لگایا

شجاع تمہیں بولا تھا سب کا دھیان رکھنا مگر تم سے یہ بھی نہ ہو سکا کیا فائی وہ تمہارے ساتھ جانے کا بولو روحان شجاع پر غصے چلاتے ہوئے بولا

تب ہی احتشام نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر اس کو ریلکس ہونے کا اشارہ کیا

جس پر وہ ایک دم سے نرم پڑ گیا اپنی آنکھیں مسلتے ہوئے بولا

اب مجھے بتاؤ کیا ہوا تھا کسی سے کوئی لڑائی جھگڑا ہوا تھا اس کا کیا اور کہاں گے تھے تم لوگ کہاں تلاش کیا اس کو اور کب سے وہ سوال پر سوال کرنے لگا

جب روتی ہوئی لائی بہ کی آواز سے چونکا

رو نہیں لائی بہ کچھ نہیں ہوگا اس کو میں ہوں نا اس کو بہت جلد تلاش کر لوں گا چاہیے  
کچھ بھی ہو جائے

بھائی ہم سب لوگ یہی قریب میں گے تھے وہ بہت خوش تھی کسی سے کوئی ی  
لڑائی جھگڑا نہیں ہوا بلکہ آج تو وہ بہت خوش تھی ہم لوگوں نے 1 بجے لچکے  
لیے پنک اسپاٹ کی جگہ جمع ہونا تھا سب آگے تھے پر اس کا کچھ پتا نہیں تھا بہت  
تلاش کیا بھائی منال کو پر وہ نہیں ملی تو پھر آپ کو فون کیا آپ فون پ ہی نہیں  
کر رہے تھے

میں میٹنگ میں تھا روحان شجاع کی بات غور سے سنتے ہوئے بولا



فون کیا تم نے اس کو روحان یاد آنے پر بولا

جی بھائی می فون کیا تھا

مگر اس کا فون اور اس کا بیگ یہ رہا وہ وضو کرنے کی تو مجھے پکڑا گی تھی صبا نے روحان  
کے سامنے منال کا بیگ رکھا

او میرے خدایا

تم فکر نہیں کرو کہاں گے تھے تم مجھے بتاؤ میں اس کو تلاش کر لوں گا وہ شجاع سے بولا

لائی بہ کے سر ہاتھ رکھا کر بولا رونا نہیں دعا کرنا اسکے لیے کہ وہ مجھے مل جائے

چلو جلدی پہلے بھی بہت دیر ہوگی ہے وہ شجاع کو دیکھ کر بولا

وہ جانے لگا تو صبا کی آواز پر پلٹا روحان بھائی پلیر اس کو اندھیرا ہونے سے پہلے تلاش کر لیں وہ اندھیرے اور بجلی چمکنے سے بہت ڈرتی ہے اور دیکھیں شام ہو رہی ہے اور موسم بھی خراب ہوتا جا رہا ہے بہت صبار و ہانسی ہو کر بولی

میں نے کہا ہے میں اس کو کسی بھی قیمت پر تلاش کر لوں گا ان شاء اللہ

روحان شجاع سے بات کرتے ہوئے باہر نکل گیا

اس کی پور بات سن کر اس نے شجاع کو جانے کا بول کر خود گاڑی میں بیٹھ گیا اس کو بیٹھتے دیکھ کر زاہد اور احتشام بلال بھی جلدی سے گاڑی میں بیٹھ گئے تو وہ ان تینوں

کو سوالیہ نظروں سے دیکھنے لگا

جس پر بلال نے اس کو کہا یا اس وقت تیرا کیلا ہونا ٹھیک نہیں ہم مل کر اس کو  
تلاش کریں گے تو جلدی مل جائے گی شام ہو رہی اور موسم بھی خراب ہوتا جا رہا ہے



اور اس کی دوست نے کیا بولا تھا اس کا ڈر

وہ لڑکی اگر خدا نخواستہ کچھ غلط ہو گیا تو کیا یہ سب برداشت کر لے گا احتشام اس کا  
دھیان دوسری جانب کرنے کے لیے بولا

نہیں میں اس پر آنچ بھی نہیں آنے دوں گا چاہے مجھے اپنی جان کیوں نہیں دینی  
پڑے وہ عزم سے بولا اور زاہد کو گاڑی چلانے کا اشارہ کر کے اس کی سلامتی سے  
ملنے کی دعا کرنے لگا

#####

شام کے سائے بڑھے رہے تھے وہ کب سے چاروں طرف دیکھ رہی تھی اس کی  
 برؤان آنکھیں آنسو سے بھر ہوئی تھی آسمان پر کالے بادلوں کا راج تھا وہ کبھی  
 آسمان کو دیکھتی اور کبھی غروب ہوتے سورج کو

آج تو پکا مر جائے گی تو نے نہیں بچ سکتی معافی مانگے لیے اپنے اللہ سے اپنے سارے  
 گناہوں کی وہ اپنے سر پر اچھی طرح دوپٹہ کر کے اپنے آپ سے بولی

ادھر روحان کو یہ سفر ایسے لگا رہا تھا جیسے بہت طویل ہو گیا ہو اس کے کانوں میں منال  
 کی چمکتی ہوئی آواز گونج رہی تھی

میں ہوں ہی سب سے الگ تو الگ کیسے نہیں پکاروں گی

میں منال ریحان صدیقی ہوں

مجھے سوری بولنا تھا پر اب لگتا ہے جو بولا تھا سہی بولا تھا آپ ہی وہی اس کا غصے بھر لہجہ

روحان کی یادداشت میں چمکا



تو اس نے آنکھیں موند لیں

میجر صاحب کچھ پل بعد اس نے جھٹ سے آنکھیں کھولی

ایسا لگتا ہے وہ بہت تکلیف میں ہیں اور مجھے پکار رہی ہیں وہ منہ میں بد بدایا

میجر صاحب

میجر صاحب



بار بار اس کے کانوں میں یہ جملہ گونج رہا تھا

NEW ERA MAGAZINE.COM  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اور تیز چلا وزاہد وہ تڑپ کر بولا

اس کی لہورنگ آنکھیں دیکھ زاہد نے اثبات میں سر ہلایا اور گاڑی کی رفتار اور تیز

کردی

-----

آسمان پر جوں جوں کالے بادل بڑھتے جا رہے تھے ادھر سورج بھی غروب ہو گیا تھا  
 روحان شجاع کی بتائی ہوئی جگ پر پہیلے ڈیڑھ گھنٹے سے منال کو تلاش کر رہا تھا  
 موسم کے بدلتے تیور دیکھ کر وہ بہت پریشان ہو رہا تھا وہ ایک مضبوط اعصاب کا مالک تھا  
 مگر اس وقت وہ اندر سے عجیب ٹوٹ پھوٹ کا شکار تھا واقعی ہے سچ کہا گیا یہ پیار ہمیں یا تو  
 بہت مضبوط کر دیتا ہے یا پھر بہت کمزور

وہ اس وقت بس منال کو تلاش کرنا چاہتا تھا اس کا دماغ کچھ غلط سوچنا نہیں چاہتا تھا مگر  
 برے برے خیالات نے اس کے دل میں آرہے تھے  
 زاہد بلال اور احتشام بھی پوری دل جمعی سے مال کو تلاش کر رہے مگر اس کا کچھ پتا نہیں  
 چل رہا تھا

اچانک روحان کو صبا کی بات یاد آئی اور وہ دوڑتا ہوا نیچے ڈھلان کی طرف گیا جہاں  
 سے چھوٹا سا چشمہ گزرتا تھا

اس کو جاتا دیکھ کر وہ تینوں بھی اس کے پیچھے گئے

#####

وہ نجانے کب سے اللہ سے مدد مانگ رہی تھی اپنے کردہ ناکردہ گناہوں کی معافی مانگتی  
وہ بار بار آسمان کو دیکھتی اور ڈر کر درخت کی اوٹ میں ہو کر بیٹھ جاتی

اللہ جی اب تو اندھیرا ہو رہا ہے اور اگر اب بجلی چمکی تو میرا ویزہ پکا ہے میں نے نہیں رہنا  
ہائے میں کیسے مروں گی میرا کوئی بھی نہیں ہے وگامیے پاس اور امی ان کا کیا ہو گیا  
میرے بنا میری ڈیڈ باڈی اس کا کیا ہو گا میں یہاں کب تک پڑی رہوں گی میں  
نے تو سنا ہے جس کو ایسے موت آتی ہے مطلب کفن اور قبر نہ ملے وہ بدروح بن جاتا ہے



نہیں نہیں اللہ میاں جی مجھے بدروح نہیں بنا آپ میری مدد کریں میں اچھی  
بچی بن جاؤں گی

میں بھی ناکتنی نادان بے قوف ہوں اپنا بیگ صبا کو دے دیا میرا فون بھی اس میں تھا  
ورنہ میں کسی سے رابطہ کر لیتی

مگر میں کس سے رابطہ کرتی جن کے ساتھ آئی تھی انہوں نے مجھے تلاش بھی نہیں  
کیا اور مجھے دھکا کس نے دیا تھا وہ اپنے ماتھے پر لگی چوٹ پر ہاتھ رکھ کر یاد کرنے  
لگی کی میرا پاؤں پھسلا تھا یا کسی نے دھکا دیا تھا وہ سوچنے لگی  
تب بادل زور سے گرجے اور ساتھ ہی بجلی چمکنے لگی

اب کافی اندھیرا بڑھ گیا تھا اور کچھ بادلوں کی وجہ سے اندھیرا ہو گیا تھا

وہ اپنی سوچوں پر لعنت بھیج کر زور زور سے قرآنی آیات پڑھنے لگی جیسے جیسے اندھیرا  
 بڑھ رہا تھا اس کا ڈر بھی بڑھتا جا رہا تھا اللہ جی میری مدد کریں کسی تو میری مدد کے لیے  
 بھیج دے

اچانک سے اس کے دل و دماغ میں ایک نام آیا اور بے ساختہ اس کے لبوں سے ادا ہوا



مجھے بچالیں میجر صاحب وہ بول کر رونے لگی

قریب تھا وہ رونے اور ڈر سے بے ہوش ہو جاتی جب اس کو اپنے نام کی پکار سنائی

دی

منال

منال کوئی می اس کا نام بہت شدت سے لے رہا تھا

اور وہ اپنا نام سن کر دبک کر بیٹھ گی اور خود سے بولنے لگی آگیا عزرائی مل مجھے لینے  
اب میں مرجاؤں گی ابھی تو میں جینا چاہتی تھی اللہ میاں جی وہ آسمان کی طرف دیکھ  
کر بولی اور مزید درخت کی اوٹ میں ہوگی جیسے یہ درخت اس سے موت کو دور  
کر دے گا



NEW ERA MAGAZINE.COM

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ اور بلند آواز میں آیت الکرسی پڑھنے لگی

#####

منال منال

وہ دیوانہ وارد وڑتا ہوا نیچے آیا جہاں اس کو منال کی ٹوٹی ہوئی سیٹل نظر آئی  
جو اس نے منال کو صبح پہنے ہوئی دیکھی تھی وہ نیچے پاؤں کے نشان دیکھتا ہوا درختوں  
کے درمیان کھڑا ہو کر چاروں طرف دیکھنے لگا وہ اس کو کبھی نظر نہیں

روحان نے ایک بار پھر پورے زور سے منال کو پکارا اور کسی تھکے ہوئے کھلاڑی کی  
طرح اپنے دونوں گٹھنے پکڑ کر لمبے لمبے سانس لینے لگا جب اس کو کسی کے قدموں کی  
چاپ سنائی دی اس نے فوراً سر اٹھا کر دیکھا تو اس کا روکا ہوا سانس حال ہوا



وہ اپنے نام کی پکار سن کر کبھی اس کو عزرائیل کی آواز سمجھتی جو اس کی روح قبض  
کرنے آئے ہیں اور کبھی تیز چلتی ہو اور گرجتے بادلوں اور چمکتی بجلی میں اس کو لگتا  
جیسے بہت سارے جب بھوت اس کے گرد کھڑے اس کے گول گول چکر لگا رہے ہیں  
وہ مسلسل آنکھیں بند کر کے قرآنی آیات پڑھ رہی تھی جب اس کو پھر سے اپنے نام

کی آواز سنائی می دی اب کی بار آواز قریب سے آئی می تھی اس نے جھٹ سے  
 آنکھیں کھول کر آواز پر غور کیا تو اس کے جسم میں جسے جان سی دوڑ گی وہ کب سے  
 یہی آواز سننا چاہ رہی تھی اور اس کی دعا قبول ہوگی تھی وہ ایک دم کھڑی ہوئی  
 اور درخت سے باہر نکلی اور سامنے کھڑے شخص کو دیکھنے لگی مگر اندھیرے کی وجہ  
 سے اس کو ٹھیک سے نظر نہیں آ رہا تھا اس پل قدرت کو اس پر ترس آیا اور بجلی  
 چمکی ایک پل کے لیے سارا منظر روشن ہو گیا



منال وہ زیر لب بولا

تب ہی منال نے اپنے رب کا شکر ادا کیا اور دوڑتی ہوئی آ کر روحان کے گرد اپنے  
 بازو کا حصار باندھ دیا اور اس کے کشادہ سینے سے لگ کر زار و قطار رونے لگی  
 روحان اس کی اس حرکت پر اچانک ہی شاک ہو گیا مگر کچھ دیر بعد اس کی  
 حالت دیکھ اس نے ٹھنڈی سانس بھرا سکی کمر کے گرد اپنے بازو کا حصار بنا دیا

وہ تینوں روحان کی آواز پر یہاں آئے تھے مگر سامنے کا منظر دیکھ وہ ایک دوسرے کو  
 دیکھ ہنسنے لگے اور آپس میں آہستہ سے بولے لگتا ہے ہم غلط ٹائی م پر آگے ہیں  
 اب ہمارا یہاں کوئی می کام نہیں اور ایک دوسرے کو اشارہ کر کے وہاں سے چلے گے

#####



وہ کافی دیر تک اس کے سینے سے لگ کر ہڑی روتی رہی

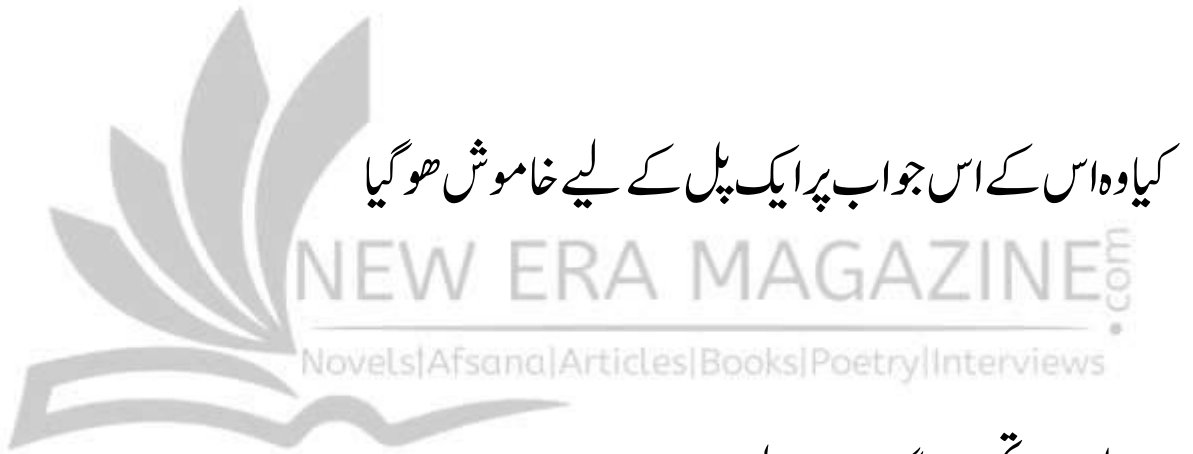
کچھ دیر کے بعد منال کو اپنی پوزیشن کا احساس ہوا تو وہ ایک دم کرنٹ کھا کر روحان

سے الگ ہوئی

سوری

تم ٹھیک ہونا کب سے تمہیں تلاش کر رہے تھے ہم لوگ کتنی آوازیں دی تمہیں جب  
یہی تھیو جواب کیوں نہیں دیا وہ اپنی خفت مٹاتے ہولا

میں سمجھی عزرائیل آگے میری جان قبض کرنے وہ تھوک نکلتے ہوئے بولی



سیریس تمہیں لگا عزرائیل

پاگل ہو کیا میری آواز تمہیں عزرائیل کی لگی کیا بات ہے  
اور تمہیں کیا لگتا ہے جب عزرائیل جب جان قبض کرنے آتے ہیں تو کیا ایسے پیار  
سے آوازیں دیتے ہیں اور تمہارے اس طرح درخت کی اوٹ میں چھپنے سے وہ  
مایوس ہو کر چلے جاتے عقل ہے تمہیں لڑکی

کب سے پاگلوں کی طرح تمہیں تلاش کر رہا ہوں میری جان پر بنی ہوئی ی کہ تم کچھ  
 ہونا گیا ہو اور تم نے مجھے کیا بنا دیا میرا تو اب خواب ہی ہے کہ تم مجھے کبھی کسی اچھے  
 نام سے پکارو گی

میجر صاحب

وہ آہستگی سے بولی

تو روحان نے منال کو دیکھا جو اس سے کچھ فاصلے پر کھڑی کانپ رہی تھی اس کی  
 آنکھوں میں موٹے موٹے آنسو تھے

میں بہت ڈر گی تھی اندھیرا ہو رہا تھا بادل اتنا گرج رہے تھے اور بجلی کے چمکنے سے مجھے  
 بہت ڈر لگتا ہے وہ اٹک اٹک کر بول رہی تھی بار بار وہ اپنی آنکھوں کو بے دردی سے  
 صاف کرتی ہوئی سیدھی روحان کے اپنے دل میں اترتی ہوئی محسوس ہوئی



روحان نے اپنی جیکٹ اتاری اور اس کے کندھوں پر ڈال دی اور ایک ہاتھ سے اس کے منہ پر آنے والے بال سمیٹنے لگا دوسرے ہاتھ کے انگھوٹے سے نرمی سے اس کے آنسو صاف کرتے ہوئے ایک بار پھر اس کو اپنے ساتھ لگایا

اچھا و نہیں اب میں آگیا ہوں تمہیں ڈرنے کی کوئی ضرورت نہیں میں ہوں تمہارے ساتھ وہ بھاری ہوتی آواز میں بولا

میں اتنا ڈر گی تھی بار بار اللہ سے دعا کر رہی تھی میری مدد کے لیے کسی کو بھیج دے آپ کو بھی اتنی آواز دی وہ ایک بار پھر رونے لگی اور ہیچکوں کے درمیان بولی

ششش

دیکھو تم نے مجھے بلایا اور میں آگیا اللہ نے ہی مجھے تمہاری مدد کے لیے بھیجا ہے یہاں

اب بس کروڑوں کی چلو یہاں سے بارش شروع ہونے والی ہے وہ منال کو اپنے  
ساتھ لگا کر چلنا لگا

منال کسی بے جان گڑیا کی طرح اس کے قدم سے قدم ملا کر چلنے لگی ڈر کے مارے  
منال نے روحان کی شرٹ کو مضبوطی سے اپنی مٹھی میں جکڑا ہوا تھا وہ دونوں آہستہ  
آہستہ چلتے ہوئے گاڑی تک آئے جب تک بارش بھی شروع ہوگی تھی

روحان نے منال کو فرنٹ سیٹ پر اہتاط سے بٹھا اس نے منال کو اپنے ہاتھ سے پانی پلایا  
اور اس کو ٹریج جلا کر اس کے چہرے اور ہاتھوں کو دیکھنے لگا جو معمولی سے زخمی تھے مگر  
اس کے پاؤں میں شاید کوئی می چیز لگی تھی جس کی وجہ سے اس کو چلنے میں بہ تکلیف  
ہو رہی تھی مگر اس نے خود پر کنٹرول کیا تھا مگر وہ نہس جانتی تھی روحان کی عقاب جیسی  
نظروں سے کچھ چھپا نہیں رہ سکتا اس نے گاڑی میں موجود فرسٹ ایڈ بکس سے  
آئی می مینٹ نکال کر اس کے ہاتھوں اور چہرے پر پر لگائی اور اب وہ اس کے پاؤں کو  
دیکھنے لگا تو منال نے اپنا پاؤں ہچھے کر لیا جس کو روحان نے اپنے مضبوط ہاتھوں سے پکڑ  
کر اپنے سامنے کیا منال کو چپ رہنے کا بول کر خود پیننجوں کے بل بیٹھ کر اس کا پاؤں

دیکھنے لگا جہاں کانٹا اس کے پاؤں میں پیوست تھا جس کی وجہ سے منال کو چلنے میں تنگی ہو رہی تھی روحان نے اس کی ایڑھی کو نرمی سے دبا کر احتیاط سے وہ کانٹا نکلا اور اس پر آئی منٹ لگا کر نال سے پانی کی بوتل لے کر اپنا ہاتھ دھو کر اس کو بکس میں پڑی اس کی دی ہوئی میچا کلیٹ نکال کر دی اور بولا جاتا دو پہر سے تم نے کچھ نہیں کھایا ابھی اور تو کچھ نہیں ہے اس سے گزار کرو پاس ہی ایک ڈھابہ ہے ہم جلدی ہے وہاں جاتے ہیں پھر تم وہاں اچھے سے کھانے کھا لینا وہ منال کا گال ایک تپتپا کر بولا اور

خود ڈرائی یوانگ سیٹ پر بیٹھ گیا



وہ تینوں خاموشی سے اس کی کاروائی می دیکھ رہے تھے

اب تم لوگوں کو دعوت نامہ دینا ہو گا بیٹھنے کا روحان نے ان تینوں کو کھڑا دیکھ کر بولا

اچھا ہم یاد ہیں تجھے آج لے جائے ہمیں میں سمجھا آج بھی ہم لوگ اس دن کی طرح

بھاگ کر آئی یں گے احتشام لڑاکا بیوی کے انداز میں بولا

جس پر روحان ان کو گھورنے پر اکتفا ہی کیا

اور تینوں جلدی جلدی گاڑی میں بیٹھے مبادا کہی سچ میں وہ ان چھوڑ کرنے چلا جائے

وہ جانتے تھے آج کل وہ ہر وہ کام کر رہا تھا جو اس نے پہلے کبھی نہیں کیا تھا

ان کے بیٹھنے کے بعد اس نے گاڑی اسٹارٹ کی اور محتاط انداز میں ڈرائی یو کرنے لگا

کیوں کہ اب بارش تیز ہوتی جا رہی تھی

#####

وہ کافی محتاط انداز میں ڈرائی ہو کر ہاتھ منال خاموشی سے کھڑی سے ٹیک لگا کر باہر  
اندھیر میں جانے کیا کھوج رہی تھی

وہ بار بار منال کو دیکھ رہا تھا

جب کہ وہ تینوں بڑی شرافت کا مظاہر کرتے ہوئے خاموشی سے بیٹھے ہوئے  
تھے اور بڑی گہری نظروں سے روحان کو دیکھ رہے تھے

جس کا آج اپنی نظروں پر قابو نہیں تھا جو بار بار بھٹک کر منال کے چہرے کا طواف  
کر رہی تھی

اس کی یہ حرکت کافی دیر تک دیکھنے کے بعد بالا آخر بلال کی ہمت جواب دے گی وہ  
اپنی جگہ سا تھوڑا کھسکا اور آگے ہو کر روحان ک کان میں سرگوشی میں بولا

یارمان لیا وہ بہت پیاری ہے اور تیرا خود پر سے اختیار ختم ہو گیا ہے مگر میرے بھائی  
 کچھ تو ہمارا بھی خیال کر ہم دونوں کا نہیں تو بے چارے احتشام کا ہی خیال کر لے اس کی  
 بیوی بڑی بے چینی سے گھر پر اس کا ویٹ کر رہی ہوگی

اس کی بات پر وہ ایک پل کے لیے پیچھے موڑا اور احتشام کو دیکھنے لگا جو بے چارہ



روحان نے اس کو دیکھ کر سر ہلایا جسے بولا ہو تمہارا کچھ نہیں ہو سکتا اور اپنی پوری  
 توجہ ڈرائی وائی وانگ پر کر دی

کچھ دیر بعد وہ لوگ ایک چھوٹے مگر صاف سہترے ڈھابے پر موجود تھے

روحان نے گاڑی ایک سائیڈ روک کی اور خود نیچے اتر اور جلدی سے گھوم کر منال کو  
اترنے مدد کرنے لگا

جبکہ وہ تینوں اس کا ایسا کرتے ہوئے دیکھ کر کھسانی سی ہنسی ہنسنے لگے روحان  
کے گھورنے پر ان تینوں نے تعبداری سے اپنی شہادت کی انگلی اپنے ہونٹوں پر رکھی اور  
ایک سائیڈ پر بیٹھ گئے

NEW ERA MAGAZINE.COM  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جبکہ روحان نے منال کو ان سے کچھ فاصلے کونے میں لے جا کر اس کو منہ ہاتھ  
دھونے میں مدد کی اور پھر وہی کونے میں موجود ٹیبل پر بیٹھا اور کھانا آڈر کرنے لگا

کھانا کھا کر وہ لوگ چائے پینے لگے اس دوران روحان کی نظریں بار بار منال کے  
چہرے پر بھٹکتی رہی اور منال نروس ہوتی رہی کبھی وہ اپنے لب کچلتی اور کبھی اپنے  
ہاتھ مسلنے لگ جاتی

منال نے بامشکل چائے ختم کی اور اٹھ کھڑی ہوئی اور بولی میرا خیال ہے اب ہم  
لوگوں کو چلنا چاہیے

وہ نظریں نیچی کر کے بولی



تو روحان بھی فوراً کھڑا ہو گیا

جس طرح تم چاہو اس نے کہا اور ان تینوں کو اشارہ کیا اور پھر سے وہ لوگ  
گاڑی میں بیٹھ گئے

تقریباً 15 منٹ کے بعد وہ لوگ ہوٹل پہنچ گئے تھے



ہوٹل میں داخل ہوتے ہی منال صبا کے گلے لگ کر رونے لگی

لائی بہ اور شجاع نے منال کو دیکھ کر سرد سانس خارج کیا وہ کب سے اس کے خیر  
یت سے لوٹنے کی دعا کر رہے تھے نیٹ ورک نہ ہونے کی وجہ سے روحان کو اطلاع  
نہیں دے سکا تھا

صبا نے اس کے سر پر ہاتھ پھیر کر اس کو خاموش کرانا چاہا  
مگر اپنے ہاتھ پر ہلکی سی نمی محسوس ہونے پر اس نے اپنا ہاتھ دیکھا تو وہاں خون دیکھ کر  
صبا بے ساختہ چیخی تھی اس کی چیخ سن کر وہ سب اس کے پاس آئے اس کا ہاتھ دیکھ ان  
سب کے چہرے کارنگ اڑ گیا

صبا اپنے ہاتھ پر لگا خون دیکھ بہت گبھراگی اور منل کو دیکھنے لگی جس کا چہرہ تکلیف  
کی وجہ سے زرد ہو رہا تھا

لائی بہ اور روحان اس کے پاس آئے روحان منال کا بازو پکڑ کر اپنی طرف گھوم کر اس کو بے چین نظروں سے دیکھنے لگا

جب تمہیں چوٹ لگی تھی بتا نہیں سکتی تھی پتا نہیں کب سے چوٹ لگی اور خون بہتا جا رہا ہے اور یہ تو بتاؤ تم وہاں نیچھے کرنے کیا گی تھی کیا بکواس کی تھی میں سب سے وہ ایک دم غصہ میں آکر بولا

منال جو پہلے بھی سہمی ہوئی تھی اس کے اس طرح بولنے سے وہ ایک دم ڈر گی اور دھپ سے صوفے پر بیٹھ کر رونے لگی

بس کریں دیکھ نہیں رہے وہ پہلے بھی پریشان ہے اور آپ اس طرح کر رہے بعد میں پوچھ لیں گے وہ وہاں کیسے گی تھی سارا وقت تو ہمارے ساتھ تھی شجاع نے روحان کو

ٹھنڈا ہونے کا اشارہ کرتے ہوئے منال کی طرف دیکھ بولا جو اس وقت زور و شور سے رو  
رہی تھی

مجھے کیا پتا تھا یہ سب ہو جائے گا میں تو وضو کرنے گی تھی کہ کھانے سے پہلے نماز پڑھ  
لوں گی وہاں میرا پاؤں پھسلا اور میرے سر میں کچھ لگا میں وہی گرگی اور مجھے کچھ یاد  
نہیں منال روتے ہوئے ہیچکیوں کے درمیان بے ربط ہو کر بولی

اچھا اچھا سہی ہے اب رونا تو بند کرو ایسے کیوں خود کو تکلیف میں ڈال رہی ہو پہلے بھی  
سر پر چوٹ ہے تمہارے روحان اپنے فون پر ڈاکٹر کا نمبر ملاتے ہوئے بولا

آپ کو کیا فرق پڑتا ہے چوٹ لگی ہو یا مروں آپ کو تو اپنی انکوئی ری کی فکر کب کیوں  
کیسے کیا ہوا وہ منہ بنا کر بولی

صبا اور لائی بہ اس کے دائی میں بائی میں بیٹھی اس کو دلا سہ دے رہی تھی  
 کیوں نہیں فرق پڑتا بہت فرق پڑتا ہے خدا نخواستہ تمہیں کچھ ہو جاتا تو میں کیا کرتا  
 وہ روانی میں بول گیا

جب سب نے اس کی طرف دیکھ تو وہ فوراً سنبھل کر بولا

میرا مطلب ہے کہ رات ہو رہی تھی اور صبا نے بتایا تھا تم ڈرتی ہوں اندھیرے سے اور  
 میں نے لائی بہ سے وعدہ کیا تھا تمہیں سہی سلامت تلاش کر کے لاؤں گا وہ صبا اور  
 لائی بہ کو باری باری دیکھ کر بولا

تو ان دونوں نے اثبات میں سر ہلا کر اس کی طرف تشکر سے دیکھنے لگی منال نے ان  
 دونوں کو ایسا کرتے دیکھ کر زور سے اپنا سر جھٹکا  
 دونوں اپنے بھائی کی چمچی ہیں وہ منہ میں بولی

سرمت جھٹکواپنا اس طرح ابھی ڈاکٹر آتا ہے پھر دیکھتا ہے کیسا زخم ہیں اسٹیجیز کی  
ضرورت ہے کہ نہیں میں

روحان منال کے بلکل سامنے والے صوفے پر بیٹھتے ہوئے بولا

اسٹیجیز کے نام پر منال کے چہرے پر ڈر کے سائے چھائے جو روحان کی زیرک نگاہوں  
سے چھپا نہیں رہا

#####

ہیلو میجر روحان کیسے ہیں آپ ڈاکٹر دانش نے آکر بڑی گرم جوشی سے روحان کو  
ہاتھ ملایا

ہیلو کے بچے کب سے بلا یا ہے اب آرہا ہے میرا حال چھوڑ منال کو دیکھ جلدی  
سے وہ دانش کو ہاتھ ملا کر عجلت میں بولا

ویٹ ویٹ جگر دیکھتے ہیں اتنا بے صبر اکیوں ہو رہا ہے اور کون ہے یہ منال جس نے  
میرے یار کے ہوش حواس ٹھکانے لگا دیے ہیں وہ مزے لیتے ہوئے بولا تھا  
کیوں کہ بلال نے روحان کے فون کرنے کے بعد دانش کو فون کر کے سب بتا دیا تھا  
کہ ان کا دوست ان کے ہاتھوں سے نکل گیا ہے اب دانش اس بات کا ایڈونچر لے  
رہا تھا

میرے ہاتھوں سے پٹ جائے گا تو بند کر اپنی فضول بکو اس اور دیکھ اس کو چل کر  
نجانے کب سے چوٹ لگی ہے اور کتنی تکلیف میں ہے وہ جھلی لڑکی بتایا بھی نہیں  
اور مجھے بھی خیال نہیں رہا اس کے ماتھے کے زخم کو دیکھا تو اس پر تو دووائی لگادی مگر

پوچھا نہیں اس کو کوئی اور چوٹ تو نہیں آئی

ایسا کیسے کیا میں نے اور وہ بھی ایسی نخرے والی ہے وہ تو بتا سکتی تھی ناروحان جسے منال کو  
تصور کی آنکھ سے دیکھ کر بولا ط

جب کہ ڈاکٹر دانش اس کی حالت دیکھ کر یہ اندازہ لگانے میں مشغول تھا کہ یہ مجیر  
روحان ہی ہے جس کو سارے سنجیدگی کیا اعلیٰ مثال مناتے ہیں کہ کیسی بھی لڑکی کا  
کوئی جادو نہیں چلا تو یہ منال کیسی ہے جس کا اس کا یہ دوست اتنا دیوانہ ہو رہا ہے

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اوکے چل میرے دوست اب تو میں خود بھی ملنا چاہتا ہوں اور دیکھنا چاہتا  
ہوں اس منال کو وہ مسکرا کر بولا

تو روحان اس کو گھورنے لگا

کیا ہے ایسے کیوں گھور رہا ہے یار وہ اگر تیرے لیے اتنی اہم ہے تو میرے لیے  
 بہت قابل عزت ہے ریکس کر میرے بھولے بادشاہ وہ تیری ہی ہے  
 ڈاکٹر دانش ایک آنکھ دبا کر بولا اور روم کی طرف چلا گیا

اب روحان کو ساری بات سمجھ آگی تھی کہ اس کو بلال لوگوں نے پوری اسٹوری  
 سنا دی ہے

NEW ERA MAGAZINE.COM  
 Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews  
 میں چھوڑوں گا نہیں تم سب کو بہت۔۔۔۔۔ ہو وہ ان تینوں کو گالی سے نواز کر ڈاکٹر  
 دانش کے پیچھے گیا

#####

دروازہ ناک کر ڈاکٹر دانش روم میں داخل ہوا اور پیشہ ورا نہ مسکراہٹ سے ان



تینوں کو دیکھا لائی بہ کو تو جانتا تھا مگر ان دو لڑکیوں میں سے منال کو وہ پہچاننے کی  
کوشش کرنے لگا

تب ہی اسکی روتی ہوئی منال پر نگاہ پڑی اس کے ماتھے کی چوٹ سے وہ منال کو  
پہچان کر روحان کی طرف موڑا جو اسی وقت روم میں داخل ہوا تھا



NEW ERA MAGAZINE  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اس کو اوکے کے اشارہ کر کے وہ منال کی طرف بڑھا

گڈ ایوننگ بیوٹی فل گرلز

گڈ ایوننگ دانش بھائی یہ منال کو دیکھیں نا اس کو سر پر بہت چوٹ آئی ہے  
لائی بہ نے جواب دیا اور دانش کے لیے جگہ چھوڑ کر کھڑی ہوئی

اب دیکھ لیتے ہیں کیسی ہو تم گڑیا وہ لائی بہ کے سر پر ہاتھ رکھ بولا اور منال کے کچھ  
فاصلے پر بیٹھ گیا

جی میں ٹیھک ہوں لائی بہ مختصر سے بولی



ڈاکٹر دانش کہتے ہیں مجھے کیا میں آپ کے سر کا زخم دیکھ سکتا ہو پیاری سسٹر  
وہ بولا تو منال نے اس کو رونا بھول کر سر اٹھا کر دیکھا سسٹر سن کر اس کی آنکھوں میں  
عجیب سے چمک آئی تھی

بھائی ی بول سکتی ہو آپ بھی مجھے لائی بہ کی طرح وہ مسکرا کر اس کو دیکھتے ہو بولا

بھائی وہ زیر لب بولی اور سر ہلا کر اپنا سر اس کی طرف موڑ دیا

گڈ گرل

بات سنیں محترمہ آپ اگر یہاں سے تھوڑا اٹھا جائیں گی تو کیا برا لگے گا آپ کو ڈاکٹر  
دانش نے صبا کو بیٹھا دیکھا تو بولا

جی دانش بھائی میں اٹھ جاتی ہوں یہاں سے صبا بھائی پر زور دے کر بولی اور  
اٹھ گی

جب وہ منہ ہی منہ میں لا و حول پڑھنے لگا

صبا کے اٹھنے کے بعد اس نے روحان کو وہاں بیٹھنے کا اشارہ کیا اور خود منال کے سر کا زخم  
دیکھنے لگا

کچھ دیر کے بعد بولا اتنا گہرا نہیں ہے پھر بھی اسٹیچرز لگانے پڑے گے



آپ دونوں جائیں روم سے باہر وہ لائی بہ اور صبا کو دیکھ کر بولا  
اور ادھر اسٹیچرز کا سن کر منال کی جان ہوا ہوئی

آپ ایسے ہی کوئی دوائی لگادیں مجھے نہیں لگانے اسٹیچرز بہت درد ہو گا وہ پھر سے  
رونا شروع ہوگی

اس کو پھر روتا دیکھ کر روحان نے تھک سر پیچھے کیا اس کو رونا روحان کو بہت ڈسٹرب  
کر رہا تھا

کچھ بھی نہیں ہوگا کوئی می درد نہیں ہوگا بہن بولا ہے نا آپ کو وعدہ ہے یہ بھائی می  
آپ کو کوئی می تکلیف نہیں دے گا

مگر کیا یہ بہ ضروری ہے منال منہ بنا کر بولی

جی ضروری ہے زخم دیر سے بھرے گا اور بہت تکلیف رہے گی اور اسٹیج لگانے سے  
جلدی آرام آجائے گا وہ منال کو سمجھاتے ہوئے بولا

اب وہ اپنا کام کرنے لگا تھا تو وہ منال کو باتوں میں لگا کر بولا

منال یہ چوٹ لگی کیسے تمہیں مطلب گری تھی تم یا کچھ لگا تھا اس نے کب سے  
روحان کے دل میں مچلتا ہوا سوال کیا کیوں کہ چوٹ اس کے سر کے پیچھے حصہ پر لگی  
تھی وہ دونوں جانتے تھے ایسی چوٹ خود تو بہت کم کیس میں لگتی ہے اگر سر کے

بیک پر چوٹ لگتی ہے تو سامنے ماتھے پر چوٹ نہیں آتی مگر منال کو ماتھے اور سر کے  
بیک پر دونوں جگہ چوٹ تھی جو ان دونوں کو بہت کچھ سوچنے پر مجبور کر رہی تھی

وہ میں وضو کرنے گی تھی وہی چشمے سے دھوپ شاید بہت تیز تھی مجھے چکر آیا اور  
مجھے ایسا لگا جیسے کسی نے میرے سر پر کسی نے کچھ مارا ہے اس کی بات پر روحان اور

دانش نے ایک دوسرے کو دیکھا  
NEW ERA MAGAZINE  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کون تھا وہاں منال دیکھا تھا تم نے روحان ایک دم سے منال کا ہاتھ پکڑا کر پوچھا

منال نے ایک نظر روحان کو دیکھا اور اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ سے نکالا آہستہ آواز میں

بولی

نہیں کوئی نہیں تھا وہاں میرا وہم تھا شاید

اس کی بات کے بعد روحان محض ہم کر کے رہ گیا

اسی وقت ڈاکٹر دانش نے اسٹیج پر لگائے پہلے تو منال کو کچھ پتا نہیں چلا

جب ڈاکٹر دانش اپنا ہاتھ ٹشو سے صاف کرنے لگا تو منال نے جھٹ سے روحان کا ہاتھ

پکڑ کر آنکھیں بند کر لیں اس کی اس حرکت پر روحان کے لبوں پر بے اختیار

مسکراہٹ دوڑی روحان نے اپنا مضبوط ہاتھ اس کے ہاتھ پر رکھ دیا

ادھر ڈاکٹر دانش اپنا سر جھکا کر باہر چلا گیا اور اس کو باہر آنے کا اشارہ کیا روحان نے

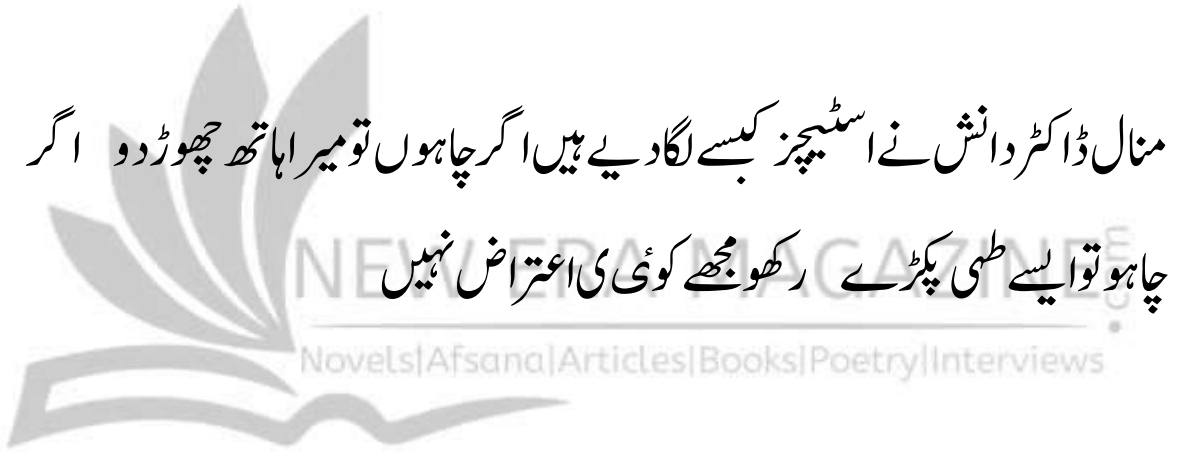
آنکھوں سے اس کو جانے کا بولا اور خود منال کو دیکھنے لگا

وہ آنکھیں بند کر کے بٹھی تھی اس پلکیں ہلکی ہلکی لرز رہی تھی وہ بار بار اپنے

نیچلے لب کو بار بار اپنے دانتوں سے کاٹ رہی تھی منال نے مضبوطی سے روحان کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا

روحان کافی دیر تک منال کا چہرہ دیکھتا رہا اور کچھ دیر بعد وہ آہستہ سے اس کے کان کے پاس اپنا منہ لا کر بولا

منال ڈاکٹر دانش نے اسٹیجز کب سے لگا دیے ہیں اگر چاہوں تو میرا ہاتھ چھوڑ دو اگر چاہو تو ایسے طبی پکڑے رکھو مجھے کوئی اعتراض نہیں



منال نے اپنے کان پر روحان کی گرم سانس محسوس کر کے اور اس کی بات سن کر جھٹ سے آنکھیں کھول دی اور اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ سے نکالنا چاہا

مگر روحان نے اس کے ہاتھ پر اپنی پکڑ مضبوط کر دی اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال اس کو بغور دیکھتے ہوئے بولا



مجھے تمہاری بہت فکر ہے منال ریحان صدیقی

اتنی کہ تمہیں منال روحان بننا چاہتا ہوں وہ اسکو پر شوق نگاہوں سے دیکھتے ہوئے بولا



بول بنو گی منال روحان وہ جذبات سے چور لہجے میں بولا

منال ہنوز خاموش تھی

لگتا ہے تمہیں سوچنے کے لیے وقت چاہے اوکے take your time

وہ بولا اور اس کے دائی میں گال آہستہ سے تھپتھپا کر بولا اوکے میں جا رہا اپنا خیال  
رکھنا میرے لیے

وہ اٹھا اور جانے کے کھڑا ہوا

باہر جانے لگا پھر کچھ یاد آنے پر منال کی طرف موڑا اور اس کے ماتھے پر  
اپنے لب رکھ دیے اور تیزی سے باہر چلا گیا

منال کی آنکھیں اس کی حرکت سے پوری کھول گئی اور پھٹی آنکھوں سے اس  
کو جاتا دیکھ رہی تھی وہ بولنا چاہتی تھی مگر جیسے اس کے بولنے کی صلاحیت ختم  
ہو گئی تھی

-----

صبا اپنے ہاتھ پر لگا خون دیکھ بہت گبھراگی اور منل کو دیکھنے لگی جس کا چہرہ تکلیف  
کی وجہ سے زرد ہو رہا تھا

لائی بہ اور روحان اس کے پاس آئے روحان منال کا بازو پکڑ کر اپنی طرف گھوم کر اس  
کو بے چین نظروں سے دیکھنے لگا

جب تمہیں چوٹ لگی تھی بتا نہیں سکتی تھی پتا نہیں کب سے چوٹ لگی اور خون بہتا  
جا رہا ہے اور یہ تو بتاؤ تم وہاں نیچھے کرنے کیا گی تھی کیا بکو اس کی تھی میں سب سے وہ  
ایک دم غصہ میں آکر بولا

منال جو پہلے بھی سہمی ہوئی تھی اس کے اس طرح بولنے سے وہ ایک دم ڈر گی اور  
دھپ سے صوفے پر بیٹھ کر رونے لگی

بس کریں دیکھ نہیں رہے وہ پہلے بھی پریشان ہے اور آپ اس طرح کر رہے بعد میں  
 پوچھ لیں گے وہ وہاں کیسے گی تھی سارا وقت تو ہمارے ساتھ تھی شجاع نے روحان کو  
 ٹھنڈا ہونے کا اشارہ کرتے ہوئے منال کی طرف دیکھ بولا جو اس وقت زور و شور سے رو  
 رہی تھی

مجھے کیا پتا تھا یہ سب ہو جائے گا میں تو وضو کرنے کی تھی کہ کھانے سے پہلے نماز پڑھ  
 لوں گی وہاں میرا پاؤں پھسلا اور میرے سر میں کچھ لگا میں وہی گر گئی اور مجھے کچھ یاد  
 نہیں منال روتے ہوئے ہیچکیوں کے درمیان بے ربط ہو کر بولی

اچھا اچھا سہی ہے اب رونا تو بند کرو ایسے کیوں خود کو تکلیف میں ڈال رہی ہو پہلے بھی  
 سر پر چوٹ ہے تمہارے روحان اپنے فون پر ڈاکٹر کا نمبر ملاتے ہوئے بولا

آپ کو کیا فرق پڑتا ہے چوٹ لگی ہو یا مروں آپ کو تو اپنی انکوئی ری کی فکر کب کیوں

کیسے کیا ہوا وہ منہ بنا کر بولی

صبا اور لائی بہ اس کے دائی یں بائی یں بیٹھی اس کو دلا سہ دے رہی تھی  
کیوں نہیں فرق پڑتا بہت فرق پڑتا ہے خدا نخواستہ تمہیں کچھ ہو جاتا تو میں کیا کرتا  
وہ روانی میں بول گیا



میرا مطلب ہے کہ رات ہو رہی تھی اور صبا نے بتایا تھا تم ڈرتی ہوں اندھیرے سے اور  
میں نے لائی بہ سے وعدہ کیا تھا تمہیں سہی سلامت تلاش کر کے لاؤں گا وہ صبا اور  
لائی بہ کو باری باری دیکھ کر بولا

توان دونوں نے اثبات میں سر ہلا کر اس کی طرف تشکر سے دیکھنے لگی منال نے ان

دونوں کو ایسا کرتے دیکھ کر زور سے اپنا سر جھٹکا

دونوں اپنے بھائی کی چچی ہیں وہ منہ میں بولی

سر مت جھٹکو اپنا اس طرح ابھی ڈاکٹر آتا ہے پھر دیکھتا ہے کیسا زخم ہیں اسٹیجیز کی

ضرورت ہے کہ نہں میں



NEW ERA MAGAZINE.com  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

روحان منال کے بلکل سامنے والے صوفے پر بیٹھتے ہوئے بولا

اسٹیجیز کے نام پر منال کے چہرے پر ڈر کے سائے چھائے جو روحان کی زیرک نگاہوں

سے چھپا نہیں رہا

#####

ہیلو میجر روحان کیسے ہیں آپ ڈاکٹر دانش نے آکر بڑی گرم جوشی سے روحان کو  
ہاتھ ملایا

ہیلو کے بچے کب سے بلایا ہے اب آرہا ہے میرا حال چھوڑ منال کو دیکھ جلدی  
سے وہ دانش کو ہاتھ ملا کر عجلت میں بولا

NEW ERA MAGAZINE.COM  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ویٹ ویٹ جگر دیکھتے ہیں اتنا بے صبر کیوں ہو رہا ہے اور کون ہے یہ منال جس نے  
میرے یار کے ہوش حواس ٹھکانے لگا دیے ہیں وہ مزے لیتے ہوئے بولا تھا  
کیوں کہ بلال نے روحان کے فون کرنے کے بعد دانش کو فون کر کے سب بتا دیا تھا  
کہ ان کا دوست ان کے ہاتھوں سے نکل گیا ہے اب دانش اس بات کا ایڈونچر لے  
رہا تھا

میرے ہاتھوں سے پٹ جائے گا تو بند کر اپنی فضول بکو اس اور دیکھ اس کو چل کر  
 نجانے کب سے چوٹ لگی ہے اور کتنی تکلیف میں ہے وہ جھلی لڑکی بتایا بھی نہیں  
 اور مجھے بھی خیال نہیں رہا اس کے ماتھے کے زخم کو دیکھا تو اس پر تو دوائی لگا دی مگر  
 پوچھا نہیں اس کو کوئی اور چوٹ تو نہیں آئی  
 ایسا کیسے کیا میں نے اور وہ بھی ایسی نخرے والی ہے وہ تو بتا سکتی تھی ناروحان جسے منال کو  
 تصور کی آنکھ سے دیکھ کر بولا

NEW ERA MAGAZINE.COM  
 Novels | Afsana | Articles | Books | Poetry | Interviews

جب کہ ڈاکٹر دانش اس کی حالت دیکھ کر یہ اندازہ لگانے میں مشغول تھا کہ یہ مجیر  
 روحان ہی ہے جس کو سارے سنجیدگی کیا اعلیٰ مثال مناتے ہیں کہ کیسی بھی لڑکی کا  
 کوئی جادو نہیں چلا تو یہ منال کیسی ہے جس کا اس کا یہ دوست اتنا دیوانہ ہو رہا ہے

اوکے چل میرے دوست اب تو میں خود بھی ملنا چاہتا ہوں اور دیکھنا چاہتا  
 ہوں اس منال کو وہ مسکرا کر بولا



تو روحان اس کو گھورنے لگا

کیا ہے ایسے کیوں گھور رہا ہے یار وہ اگر تیرے لیے اتنی اہم ہے تو میرے لیے  
 بہت قابل عزت ہے ریکس کر میرے بھولے بادشاہ وہ تیری ہی ہے  
 ڈاکٹر دانش ایک آنکھ دبا کر بولا اور روم کی طرف چلا گیا

اب روحان کو ساری بات سمجھ آگئی تھی کہ اس کو بلال لوگوں نے پوری اسٹوری  
 سنادی ہے

میں چھوڑوں گا نہیں تم سب کو بہت۔۔۔۔۔ ہو وہ ان تینوں کو گالی سے نواز کر ڈاکٹر  
 دانش کے پیچھے گیا

#####

دروازہ ناک کرڈاکٹر دانش روم میں داخل ہوا اور پیشہ ورانہ مسکراہٹ سے ان  
تینوں کو دیکھ لائی بہ کو تو جانتا تھا مگر ان دو لڑکیوں میں سے منال کو وہ پہچاننے کی  
کوشش کرنے لگا

تب ہی اسکی روتی ہوئی منال پر نگاہ پڑی اس کے ماتھے کی چوٹ سے وہ منال کو  
پہچان کر روحان کی طرف موڑا جو اسی وقت روم میں داخل ہوا تھا

اس کو اوکے کے اشارہ کر کے وہ منال کی طرف بڑھا

گڈ ایوننگ بیوٹی فل گرلز

گڈ ایوننگ دانش بھائی یہ منال کو دیکھیں نا اس کو سر پر بہت چوٹ آئی ہے  
 لائی بہ نے جواب دیا اور دانش کے لیے جگہ چھوڑ کر کھڑی ہوئی

اب دیکھ لیتے ہیں کیسی ہو تم گڑیا وہ لائی بہ کے سر پر ہاتھ رکھ بولا اور منال کے کچھ  
 فاصلے پر بیٹھ گیا



جی میں ٹیھک ہوں لائی بہ مختصر سے بولی

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ڈاکٹر دانش کہتے ہیں مجھے کیا میں آپ کے سر کا زخم دیکھ سکتا ہو پیاری سسٹر

وہ بولا تو منال نے اس کو رونا بھول کر سر اٹھا کر دیکھا سسٹر سن کر اس کی آنکھوں میں  
 عجیب سے چمک آئی تھی

بھائی ی بول سکتی ہو آپ بھی مجھے لائی بہ کی طرح وہ مسکرا کر اس کو دیکھتے ہو بولا

بھائی ی وہ زیر لب بولی اور سر ہلا کر اپنا سرا اس کی طرف موڑ دیا

گڈ گرل

بات سنیں محترمہ آپ اگر یہاں سے تھوڑا اٹھا جائی یں گی تو کیا برا لگے گا آپ کو ڈاکٹر

دانش نے صبا کو بیٹھا دیکھا تو بولا

جی دانش بھائی ی میں اٹھ جاتی ہوں یہاں سے صبا بھائی ی پر زور دے کر بولی اور

اٹھ گی

NEW ERA MAGAZINE  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جب وہ منہ ہی منہ میں لا و حول پڑھنے لگا

صبا کے اٹھنے کے بعد اس نے روحان کو وہاں بیٹھنے کا اشارہ کیا اور خود منال کے سر کا زخم

دیکھنے لگا

کچھ دیر کے بعد بولا اتنا گہرا نہیں ہے پھر بھی اسٹیج پر لگانے پڑے گے

آپ دونوں جائی یں روم سے باہر وہ لائی بہ اور صبا کو دیکھ کر بولا

اور ادھر اسٹیج پر کاسن کر منال کی جان ہو ا ہوئی ی

آپ ایسے ہی کوئی دوائی لگادیں مجھے نہیں لگانے اسٹیجز بہت درد ہو گا وہ پھر سے  
رونا شروع ہوگی

اس کو پھر روتا دیکھ کر روحان نے تھک سر پیچھے کیا اس کو رونا روحان کو بہت ڈسٹرب  
کر رہا تھا

کچھ بھی نہیں ہو گا کوئی درد نہیں ہو گا بہن بولا ہے نا آپ کو وعدہ ہے یہ بھائی  
آپ کو کوئی تکلیف نہیں دے گا

مگر کیا یہ بہ ضروری ہے منال منہ بنا کر بولی

جی ضروری ہے زخم دیر سے بھرے گا اور بہت تکلیف رہے گی اور اسٹیجز لگانے سے  
جلدی آرام آجائے گا وہ منال کو سمجھاتے ہوئے بولا

اب وہ اپنا کام کرنے لگا تھا تو وہ منال کو باتوں میں لگا کر بولا

منال یہ چوٹ لگی کیسے تمہیں مطلب گری تھی تم یا کچھ لگا تھا اس نے کب سے  
روحان کے دل میں مچلتا ہوا سوال کیا کیوں کہ چوٹ اس کے سر کے پیچھے حصہ پر لگی  
تھی وہ دونوں جانتے تھے ایسی چوٹ خود تو بہت کم کیس میں لگتی ہے اگر سر کے  
بیک پر چوٹ لگتی ہے تو سامنے ماتھے پر چوٹ نہیں آتی مگر منال کو ماتھے اور سر کے  
بیک پر دونوں جگہ چوٹ تھی جو ان دونوں کو بہت کچھ سوچنے پر مجبور کر رہی تھی

NEW ERA MAGAZINE  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ میں وضو کرنے گی تھی وہی چشمے سے دھوپ شاید بہت تیز تھی مجھے چکر آیا اور  
مجھے ایسا لگا جیسے کسی نے میرے سر پر کسی نے کچھ مارا ہے اس کی بات پر روحان اور  
دانش نے ایک دوسرے کو دیکھا

کون تھا وہاں منال دیکھا تھا تم نے روحان ایک دم سے منال کا ہاتھ پکڑا کر پوچھا

منال نے ایک نظر روحان کو دیکھا اور اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ سے نکالا آہستہ آواز میں

بولی



نہیں کوئی نہیں تھا وہاں میرا وہم تھا شاید

NEW ERA MAGAZINE.com  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اس کی بات کے بعد روحان محض ہم کر کے رہ گیا

اسی وقت ڈاکٹر دانش نے اسٹیج پر لگائے پہلے تو منال کو کچھ پتا نہیں چلا

جب ڈاکٹر دانش اپنا ہاتھ ٹشو سے صاف کرنے لگا تو منال نے جھٹ سے روحان کا ہاتھ

پکڑ کر آنکھیں بند کر لیں اس کی اس حرکت پر روحان کے لبوں پر بے اختیار  
مسکراہٹ دوڑ گی روحان نے اپنا مضبوط ہاتھ اس کے ہاتھ پر رکھ دیا

ادھر ڈاکٹر دانش اپنا سر جھکا کر باہر چلا گیا اور اس کو باہر آنے کا اشارہ کیا روحان نے  
آنکھوں سے اس کو جانے کا بولا اور خود منال کو دیکھنے لگا

وہ آنکھیں بند کر کے بٹھی تھی اس پلکیں ہلکی ہلکی لرز رہی تھی وہ بار بار اپنے  
نیچلے لب کو بار بار اپنے دانتوں سے کاٹ رہی تھی منال نے مضبوطی سے روحان کا  
ہاتھ پکڑا ہوا تھا

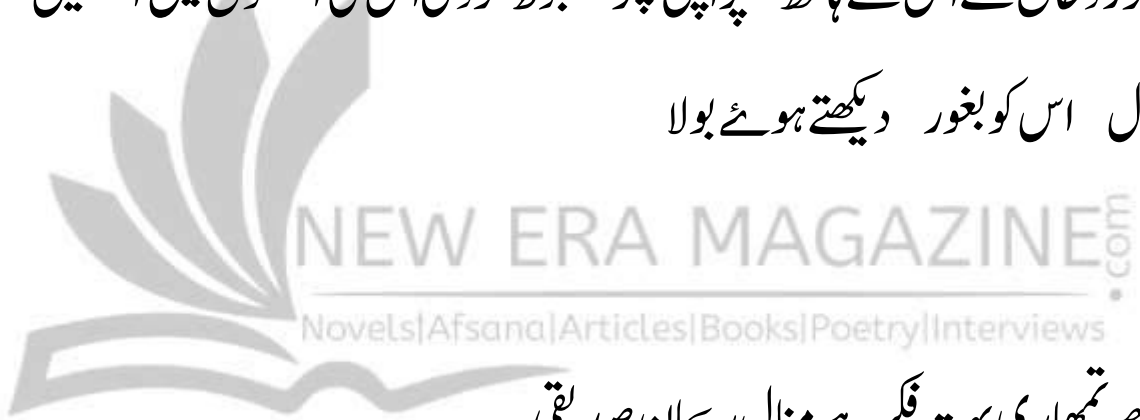
روحان کافی دیر تک منال کا چہرہ دیکھتا رہا اور کچھ دیر بعد وہ آہستہ سے اس کے کان  
کے پاس اپنا منہ لا کر بولا

منال ڈاکٹر دانش نے اسٹینچیز کسے لگا دیے ہیں اگر چاہوں تو میرا ہاتھ چھوڑ دو اگر  
چاہو تو ایسے طہی پکڑے رکھو مجھے کوئی اعتراض نہیں



منال نے اپنے کان پر روحان کی گرم سانس محسوس کر کے اور اس کی بات سن کر جھٹ سے آنکھیں کھول دی اور اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ سے نکالنا چاہا

مگر روحان نے اس کے ہاتھ پر اپنی پکڑ مضبوط کر دی اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال اس کو بغور دیکھتے ہوئے بولا



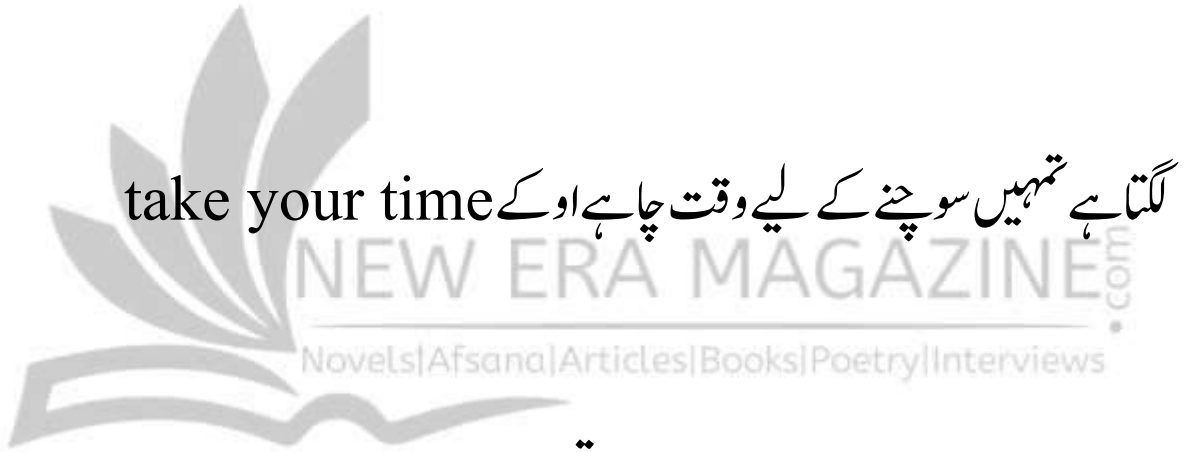
مجھے تمہاری بہت فکر ہے منال ریحان صدیقی

اتنی کہ تمہیں منال روحان بننا چاہتا ہوں وہ اسکو پر شوق نگاہوں سے دیکھتے ہوئے بولا

او منال جسے اس کی بات سانس لینا بھول کر اس کو یک ٹک دیکھے جا رہی تھی

بول بنوگی منال روحان وہ جذبات سے چور لہجے میں بولا

منال ہنوز خاموش تھی



وہ بولا اور اس کے دائی یں گال آہستہ سے تھپتھپا کر بولا اوکے میں جا رہا اپنا خیال رکھنا میرے لیے

وہ اٹھا اور جانے کے کھڑا ہوا

باہر جانے لگا پھر کچھ یاد آنے پر منال کی طرف موڑا اور اس کے ماتھے پر  
اپنے لب رکھ دیے اور تیزی سے باہر چلا گیا

منال کی آنکھیں اس کی حرکت سے پوری کھول گئی اور پھٹی آنکھوں سے اس  
کو جاتا دیکھ رہی تھی وہ بولنا چاہتی تھی مگر جیسے اس کے بولنے کی صلاحیت ختم  
ہو گئی تھی



وہ نجانے کب تک ایسے ہی بیٹھی رہتی

صبا اس کے پاس آ کر بیٹھی اس نے منال کا کندھا ہلایا

کیا ہوا ایسے کیوں بیٹھی ہو اور تم کہاں رہ گئی تھی ہم نے تمہیں کتنا تلاش کیا پتا کتنے برے  
برے خیال آرہے تھے میرے دل میں اگر تمہیں کچھ ہو جاتا اور یہ چوٹ کیسے لگ گئی  
تم کو وہ تو شکر ہے تم روحان بھائی کی کوئل گئی

روحان کے نام پر منال نے صبا کو دیکھا اس کو کچھ دیر کی ہوئی روحان کی حرکت یاد  
 آئی تو مانو اس کے جسم کا سارا خون کی لالی اس کے رخسار پر چھاگی  
 اس کو اپنے گال دہکتے ہوئے محسوس ہوئے جس کی وجہ سے وہ اپنا چہرہ مزید نیچے جھکاگی  
 کیا ہوا تھا کچھ تو بتاؤ اس طرح چپ کیوں ہو تم

صبانے ایک بار پھر اپنا سوال دوہرایا  
 کچھ نہیں مجھے نیند آرہی بہت ابھی میں سونا چاہتی ہوں صبح بات کر لگے منال صبا کے  
 پاس سے اٹھتے ہوئے بولی اور بھاگتی ہوں اپنے روم میں چلی گی

جب کہ صبا منہ نا کر محض کندھے اچکا کر رہ گی اور وہ اٹھ کر لائی بہ کے پاس چلی گی

#####

روحان ہوٹل سے باہر آیا تو اس کو وہ چاروں ایک جگہ ساتھ کھڑے مل گے

اس کو آتا دیکھ کر ان چاروں نے سیٹیاں بجانا شروع کر دی

روحان ان کے قریب گیا اور اپنے دونوں ہاتھ اپنے سینے پر باندھ کر کھڑا ہو کر ان کو

دیکھنے لگا

کیا بات ہے جناب کی اب تو رونق آگئی ہے چہرے پر جب کہ کچھ دیر پہلے تو منہ دیکھنے والا تھا جو ان کا ایسے جیسے اس کو بنا ہتھیار کے ایل اوسی پر کھڑا کر دیا ہو بلال نے اس کے کچھ دیر پہلے کا نقشہ کینچھا تو وہ سب ہنسنے لگے

کچھ زیادہ دانت نہیں نکل رہے تم لوگوں کے اور کیا بتایا تم تینوں نے اس فیک ڈاکٹر کو روحان نے اپنی توپوں کا رخ دانش کی طرف کیا تو دانش حیرت سے روحان کو دیکھنے لگا

بڑی بات ہے ابھی اتنی مدد کی میں نے اور تو اس کا مجھے یہ صلہ دے رہا ہے یہ سب میری  
برداشت سے باہر ہے دانش مصنوعی آنسو صاف کرتے ہوئے بولا

تو اس کو احتشام نے اپنے گلے سے لگایا اور اس کو ماں کی طرح سر تھپکنے لگا ساتھ ساتھ  
بولا

تو غم نہ کرے میرے یار جب کسی کو نیا نیا محبت کا بخار چڑھتا ہے تو ایسا ہی ہوتا ہے

NEW ERA MAGAZINE.COM  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اچھا یہ بتا دے میرے یار اب آگے کیا کرنا ہے کچھ سوچا ہے کوئی ڈیٹ کوئی  
ملاقات کوئی منگنی کچھ پلان

زاہد نے روحان کو دیکھتے ہوئے معنی خیزی سے بولا

شادی

روحان مختصر سا بولا اور سگریٹ جلا کر منہ سے لگائی اور دھواں ہوا میں خارج کیا

کیا وہ سب بیک وقت بولے

شادی اور اتنی جلدی کیا ہوا گیا ہے تھوڑا صبر سے چل کچھ سکون سے کچھ ملاقات کچھ

ملنا ملنا کچھ اس کی تمہیں سمجھ آئے اور کچھ تم اس کو سمجھو پھر کرنا شادی کا پلان

نہیں ایسا کچھ بھی نہیں ہو گا روحان نے بلال کو بات کرتے ہوئے ٹوکا

میں اس کی بہت عزت کرتا ہوں شاید محبت سے بھی زیادہ

ایسی وجہ سے میں منال کو بھرپور عزت کے ساتھ جلد از جلد اپنی زندگی میں لانا چاہتا

ہوں

ملنا ملنا اور ایسے طرح کے فضول کام کر کے میں اپنی محبت کی تزییل نہیں کرنا چاہتا میں  
 منال کو عزت دینا چاہتا ہوں جس کی مستحق ہے وہ میرے لیے بہت قابل عزت ہے  
 بہت زیادہ

روحان منال کا مسکراتا ہوا چہرہ اپنے تصور کی نگاہ میں رکھ کر جذبوں سے چور لہجے میں  
 بولا



کیا بات ہے یہ تو پکا عاشق بن گیا ہے یہ تو گیا کام سے اس کا کچھ کرنا پڑے گا آخر کو یاری کا  
 بھرم بھی رکھنا ہے بلال ہنستے ہوئے بولا

چلو اب ہم سب چلے سونے بہت تھک گے ہیں سارا دن پہلے میٹنگ اور پھر ساری شام  
 اس مجنوں میاں کے نام نذر ہوگی اب بستر پر جانا ہے چین کی بانسری بجانی ہے زاہد



انگڑائی لیتے ہوئے بولا تو بلال اور احتشام نے تائی یدی میں سر ہلایا

او کے اب میں چلتا ہوں جب میری ضرورت ہو مجھے بلا لینا صبح میں آوں گا دیکھنے اپنی  
منال بھا بھی کو دانش ان سب سے الوداع لیتے ہوئے بولا



دانش کے جانے کے بعد وہ تینوں بھی ریسٹ ہاوس چلے گے جب کہ روحان وہی کھلے  
آسمان کے نیچے بیٹھ کر چمکتا ہوا چاند دیکھنے لگا

#####

رات دھیرے دھیرے گزر رہی تھی لائی بہ اور صبا دونوں مزے کی نیند سو رہی تھی

مگر وہ کب سے سونے کی کوشش کر رہی تھی اور نیند اس کی آنکھوں سے کوسوں دور  
تھی

بند آنکھوں سے بار بار اس کو روحان کی وہ حرکت اس کے یادداشت کے پردے پر لہرا  
جاتی ہاں اس نے آنکھیں کھول دی اور اٹھ کر بیٹھ گی بال سمیٹ کر ایک کندھے پر کر  
وہ چلتی ہوئی بالکونی میں آگی وہاں کھڑی ہو کر تازہ ہوا میں سانس لینے لگی کچھ دیر پہلے  
رو کی بارش کی وجہ سے خنکی بڑھ گی تھی اس نے اپنے دونوں بازوؤں کو اپنے گرد لپٹا اور  
آنکھیں بند کر کے کھڑی ہوگی

منال روحان بنوگی

یہ جملہ اس کے کان میں جیسے بڑے پیار سے بولا گیا تھا

اس نے گہرا کر آنکھیں کھول دی اور نیچے دیکھنے لگی

عین اسی وقت روحان نے اس کو دیکھا اور سیدھا ہو کر بیٹھ گیا اور فون نکال کر منال کا  
نمبر ملا یا اور فون کان سے لگا کر اس کو دیکھنے لگا

فون کی بیل سن کر منال روم میں اس نے جلدی سے فون آنسر کیا تاکہ وہ دونوں نہ اٹھ  
جائیں



جی وہ آہستہ آواز میں بولتی ہوئی ی پھر سے بالکونی میں آگی

تم سوئی ی نہیں ابھی طبیعت تو ٹھیک ہے نادر دتو نہیں اور اس طرح باہر کیوں کھڑی ہوں  
نہ کوئی ی شال اور شوز پہنے ہیں سردی لگ گی تو وہ فکر مند لہجے میں بولا

تو منال نے بے اختیار اپنے پاؤں کو دیکھا تو ننگے پاؤں کھڑی تھی

شال کا سہی ہے آپ کو کیسے پتا چلا میں نے شوز بھی نہیں پہنے ہوئے

پہلے تم میری پہلے کی باتوں کا جواب دو وہ ترنت بولا



بس نیند نہیں آرہی تھی طبیعت بھی ٹھیک ہے اور اب بہت کم ہے درد

وہ ادھر ادھر دیکھتے ہوئے بولی

گڈ میڈیسن کھائی ی تھی اور نیند کیوں نہیں آرہی کوئی ی پریشانی ہے تو بتاؤ مجھے

جی کھائی ی تھی میڈیسن اور نیند مجھے نہیں پتا کیوں نہیں آرہی اور کوئی ی پریشانی نہیں

کیا ہونی ہے

وہ اپنے پیروں کو دیکھتے ہوئے بولی

میری کوئی ی بات بری لگی ہوں تو سوری بس میں اس وقت خود پر سے اپنا اختیار کھو  
چکا تھا مجھے اس طرح نہیں کرنا چاہیے تھا میں معذرت چاہا ہوں اور سچ میں تم کو اپنی  
زندگی میں شامل کرنا چاہتا ہوں پوری عزت و احترام کے ساتھ میں تمہیں ہر وہ خوشی  
دینا چاہتا ہوں جو تمہارا مقدر ہے مجھے لمبی چوڑی وضاحت نہیں دینی آتی اور عام لوگوں  
کی طرح وعدے قسمیں کھا سکتا ہوں ساتھ جینے مرنے کی بس یہی وعدہ کر سکتا ہوں  
اگر میری زندگی طمیں شامل ہو جاوگی تو پوری کوشش کروں گا کبھی کوئی ی دکھ نہ آئے  
تمہاری زندگی میں ہمیشہ مسکراتی رہو اور اس کی وجہ میں بنو گا تو مجھے بہت خوشی ہوگی  
میں سیدھا سادہ سا پریکٹکل سا بندہ ہوں اور سیدھی بات کرتا ہوں مجھے تم سے محبت  
ہوگی ہے شادی کروگی مجھے سے روحان نے گمبھیر آواز میں منال کو نظروں میں  
رکھتے ہوئے بولا

اس کی بات سن کر منال کو خنتی میں بھی پینے آنے لگے وہ ایک ہاتھ سے اپنا چہرہ صاف کرنے لگی منال کا دل اتنی زور سے دھڑک رہا تھا جیسے پسلی توڑ کر باہر آ جائے گا

بولوں کیوں خاموش ہو گی مجھے دیکھ کر جواب دو جو مرضی ہاں یا ناں کا

مجھے نہیں پتا میں کچھ نہیں جانتی وہ اپنے خشک ہوتے ہونٹوں پر زبان پھیر رہی بولی



اچھا پھر کس کو پتا ہے ہو گا یہ بتادوں میں جا کر اس سے پوچھ لیتا ہو وہ جذبے سے بولا

مجھے نہیں پتا آپ کو کسے دیکھوں اتنی دور طتو بیٹھے ہیں کچھ نظر نہیں آ رہا وہ روانی

میں بولی اور پھر اپنی انگلی دانتوں میں دبا گی

اس کی اس طرح بولنے اور حرکت پر وہ ہنسا اچھا اس طرح بولو پاس سے دیکھنا ہے میں  
آجاتا ہوں ما بھی اوپر لابی میں تم بھی آ جاؤ

جی نہیں ایسا کچھ نہیں بس آپ بتائیں آپ کو کیسے پتا تھا میں نے شوز نہیں پہنے ہوئے  
وہ بات کو بدلنے لگی

روحان اس کی چالاکی پر مسکرایا اور بولا مجھے پتا تھا میں صرف تمہیں دیکھ ہی نہیں  
محسوس بھی کر سکتا ہے جیسے ابھی تم اپنے ہونٹوں کو مسل رہی ہو

اس کی بات پر منال نے جھٹ اس کی طرف دیکھا جسے وہ نیچے نہیں ماس کے بلکل  
سامنے کھڑا اس کی ہر حرکت نوٹ کر رہا تھا

اچھا ٹھیک ہے اللہ حافظ وہ جلدی سے فون بند کرنے لگی

کیا ہوا جواب تو دو میری بات کیا تم ایسا نہیں کر رہی تھی اور میری دوسری بات بھی  
جواب دو

نہیں جی میں ایسا کچھ نہیں کر رہی تھی اور آپ کی دوسری بات جواب مجھے نہیں پتا



بول کر اس نے جلدی سے فون بند کر دیا

اس کی بات سن کر روحان جی بھر کر ہنسا اور بلند آواز میں بولا میری جھلی

منال نے اس کے ہنسنے کی آواز سنی اور شرما کر اندر چلی گی

اسی وقت رنم روم میں داخل ہوئی منال کو اس طرح شرما کر مسکراتا دیکھ کر وہ جی

جان سے جل گی



رغم نے منال ایسے مسکراتے دیکھ کر طنزیہ لہجے میں بات شروع کی

ویسے کہاں چلی گی تھی تم سب کو وقت ڈال دیا تھا یہ سب بے چارے تمہیں پاگلوں کی طرح تلاش کر رہے تھے میں نے تو بولا تھا ہو سکتا ہے تمہارا اپنا لگ سے کوئی می پلان ہو آخر صبح کو بھی تم اس کی نام ہے اس کا اس لڑکی کے بھائی می جو تمہاری نیو دوست بنی ہے وہ مصنوعی پن سے بولی

NEW ERA MAGAZINE  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہاں میجر روحان

اس کے ساتھ تھی نا صبح ڈیٹ پر آخری بات وہ آنکھیں نچا کر بولی

جی تو تم سے اس لڑکی سے دوستی کی اور اب بھی تم اس کے اسی بھائی می ساتھ آئی می

ہوا اور وہ بھسی خد متیں کر رہا تھا تمھاری

منال خاموشی سے اس کی بات سن رہی تھی

بولو اب کچھ کیوں چپ کھڑی ہو ویسے تو تمھارے پاس ہر بات کا جواب ہوتا ہے اب  
کیوں بولتی بند ہو گی ہے تمھاری کیا دال میں کچھ کالا ہے یا پوریدال کالی ہے تمھاری



منال ریحان صدیقی

ہیہہ مممم بولور نم کیمنگی سے ہنستے ہوئے بولی

ہو گی ہے تمھاری بات پوری یا کچھ باقی ہے تمھارا گند ذہن میں منال بڑے سکون انداز  
میں چلتے ہوئے اس کے پاس آ کر رو کی اور اس کی آنکھوں میں دیکھ کر بولی

پہلی بات میں میجر روحان کے ساتھ ڈیٹ پر نہیں تھی انہوں نے مجھ سے اور میں نے ان سے اپنے رویے کی معافی مانگی تھی تو تبھی میں نے ان کے ساتھ ناشتہ کیا کیوں کہ وہ ایک اچھے اور سلجھے ہوئے انسان ہیں اور میں تمہاری طرح ڈیٹ پر نہیں جاتی

میں تمہارا نرم پھر شیرنی کی طرح چلائی



خاموشی سے بات سنو میری اب تم جیسے میں نے تمہاری سنی تھی منال نے ایک دم سے اس کی بات کاٹ کر نرم کو خاموش رہنے کا بولا

اور دوسری بات میں کہی نہیں گی تھی وہی تھی مجھے چوٹ لگی تھی اور میں بے ہوش ہو گی تھی رہی میرے دوستوں کی مجھے پاگلوں کی طرح تلاش کرنے کی بات تو میں ایسی ہوں شاید انہوں نے مجھے تلاش کیا جب کہ تم تو میرے تایا کی بیٹی ہو تم کو میری ذرا بھی

## فکر نہیں ہوئی

اور میں ایسے ویسے پلان نہیں بناتی تم بہت اچھے سے جانتی ہو

رہ گی لائی بہ سے دوستی وہ ہیں نے اس سے بنا کیسی مطلب کے کی ہے یہ میرا خدا جانتا ہے  
تم کو اپنی صفائی دینا میں ضروری نہیں سمجھتی



اور رہ میرے واپس میجر روحان کے ساتھ واپس آنے کی تو ان کو لائی بہ اور شجاع نے  
کہا تھا مجھے تلاش کرنے کو اور میں ان کے ساتھ اکیلی نہیں تھی ان کی پوری ٹیم نے  
مجھے مل کر مجھے تلاش کیا تھا

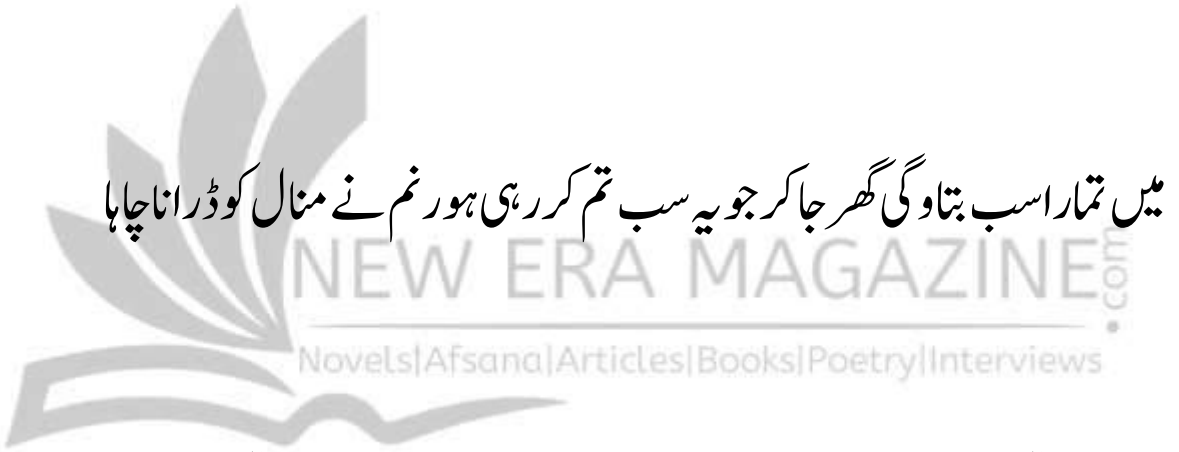
اور جو تم کو خدمت لگ رہی ہے اس کو انسانیت بول رہے ہیں

جو تم میں دور دور تک نہیں اور میری دال کو چھوڑ اپنی دال کو دیکھو اس وقت تم کہاں سے

آ رہی ہو

منال نے پر سکون رہتے ہوئے رنم کو اچھے سے لتاڑا

جس پر رنم جل کر راکھ ہوگی غصے سے مھٹیاں بیچ کر رہ گی



میں تمہارا سب بتاؤ گی گھر جا کر جو یہ سب تم کر رہی ہو رنم نے منال کو ڈرانا چاہا

اچھا بس تمہارے منہ میں زبان ہے میں کیا گونگی ہوں ویسے بھی تمہاری والدہ کہتی

ہیں میری زبان بہت لمبی ہے یہ دیکھو منال نے باقاعدہ اپنی زبان نکال کر رنم کو

دکھائی

ہٹو یہاں سے تم ہو ہی بہت بد تمیز میں تمہارے منہ ہی نہیں لگنا چاہتی رنم منال کے

ایک سائیڈ سے ہو کر گزرتے ہوئے بولی

جسے میں تو تمہارے لیے تڑپ رہی ہو رنم فرقان جاو جاو کام کرو اپنا وہ ہنس کر بولی

اواپنے بیڈ پر جا کر بیٹھ گی پاؤں اوپر رکھ کر ان پر لوشن لگاتے ہوئے اس کے لب مسکرا  
رہے اور وہ گنگانے لگی

بڑی خوش لگ رہی ایسا کیا مل گیا تھا تم کو جو اس طرح خوش ہو کر گنگنا رہی ہو رنم حسد کی  
آگ میں جلتے ہوئے بولی

تم سے مطلب میں ہنسوں یاروں میں تمہیں بتانے کی پابند نہیں سوچتی رہو لگاوت کے  
میں تو سو رہی ہوں

منال نے لیٹ کر اپنے اوپر اچھی طرح سے کمبل ڈالا اور آنکھیں موند لیں

بہت خوش ہو تم جیسے قارون کا خزانہ ہاتھ آ گیا ہے تمہارے صبر رکھو تم اور دیکھو میں  
 کیا کرتی ہوں تمہارے ساتھ تمہاری یہ ہنسی چھین نہ لی تو میرا نام رنم نہیں پہلے  
 میرا پلان خراب ہوا ہے اب نہیں ہو گا تمہاری اس ہنسی کو میں آنسوؤں میں بدل دو گی  
 ایسا کرو گی اب کی بار تمہارے ساتھ یاد کرو گی وہ سانپ کی طرح پھنکارتے لہجے میں  
 خود



#####

سورج طلوع ہو گیا تھا ہلکی ہلکی سی روشنی اندھیرے کو مٹانے کی کوشش میں تھی چڑیاں  
 اپنی میٹھی آواز میں اللہ کی پاکی بیان کر رہی تھی جب وہ سر پر شفاف سفید ٹوپی پہنے مسجد  
 سے نماز ادا کر کے باہر آیا اس نے سفید کرتا شلواری پہنا ہوا تھا جس میں وہ بہت پر نور سا

لگ رہا تھا مسجد سے نکلتے ہوئے اسکے لب پر ہمیشہ کی طرح تسبیح جاری تھی جو اُس نے باہر آتے تک مکمل کی اس نے آسمان کی طرف دیکھا اندھیر سے اجالے کا سفر جاری تھی وہاب تیز قدموں سے چلتا ہوا اپنی منزل کی طرف رواں تھا اس کو آواز روکنا پڑا

روحان بھائی کی بات سنیں میری پکارنے والا شجاع تھا



بھائی کی وہ آپ رات بھر کیا یہی تھے

ہمہممم ہاں بس نماز سے پہلے گیا تھا کپڑے چنچ کرنے کے لیے



سہی پھر میرے روم میں آجاتے فضول دوسرا روم بک کرایا شجاع روحان کو دیکھ کر بولا

روم کی ضرورت نہیں تھی تو نہیں بک کرایا روحان سنجیدگی سے بولا

پھر کیا آپ پوری رات لابی میں تھے کیا ضرورت تھی اس طرح بے آرام ہونے کی وہ

حیران ہو کر بولا



شجاع بچوں کی طرح ایک مت کرو ہم اس سے زیادہ مشکل حالات میں گزارا کرنا

جانتے ہیں اور دوسرا میرا یہاں روکنا ضروری تھا کس بھی وقت منال کو مدد کی

ضرورت پڑ سکتی تھی اللہ نہ کرے اس کی طبیعت خراب بھی ہو سکتی تھی

آپ کو کیوں اتنی فکر ہو رہی ہے منال کی جو آپ نے اس کے لیے اپنا آرام بھی پس

پشت ڈال دیا اور مجھے لگتا ہے ابھی بھی آپ کو کہی جانے کی جلدی ہے وہ مشکوک

نظروں سے دیکھتے ہوئے بولا

دیکھ میرے بھائی ی میں گھوما کر بات نہیں کرتا تو جانتا ہے ہاں جلدی ہے مجھے جانے کی  
ہوٹل جانا ہے تمہارے منال کو دیکھنے اور رات بھی میں اس کی وجہ سے یہی تھا اور بات  
یہ ہے کہ میں مبال کو مال روحان بننا چاہتا ہوں تو فکر کرنا تو بنتا ہے کہ نہیں

روحان کی بات سن کر شجاع کا منہ کھول گیا اور وہ پھٹی آنکھوں سے اپنے بھائی ی کو  
دیکھنے لگا جس کے سنجیدہ ہونے کی کوئی ی مثال نہیں تھی اور اب وہ ایک لڑکی کے لیے  
اتنا پریشان تھا

اب منہ بند کر اور چل

بھائی ی آپ سچ بول رہے ہیں آپ منال سے شادی کرنا چاہتے وہ کیسی ہے جانتے ہیں نا

آپ شجاع بے یقینی سے اپنے بھائی می کو دیکھ کر بولا

پہلے کبھی جھوٹ بولا ہے اور کیا کمی ہیں اس میں اتنی اچھی تو پیاری بھی اور

شجاع ایک دم گلہ پھاڑ کر ہنسنے لگا تو روحان بات ادھوری چھوڑ کر اس کو دیکھنے لگا

کیا ہو گیا میرا بھائی می کسی لڑکی کی تعریف کر رہا ہے اور وہ بھی اس لڑکی کی جس کو پورا  
کالج جنگلی بلی کے نام سے جانتا ہے وہ لڑکی میرے معصوم بھائی می کے حواس پر سوار  
ہو گی ہے وہ پیٹ کر ہنسنے لگا

بہت بری بات ہے شجاع اب وہ تمھاری ہونے والی بھابھی ہے اور یہ کیا بولا ہے تم نے  
اس کو آئی ندہ نہ سنو یہ لفظ ورنہ مجھے سے برا کوئی می نہ ہو گا مجھے وہ بہت عزیز ہو گی ہے  
وہ میرے دل کے بہت قریب وہ آنکھیں بند کر کے بولا

اچھا جی سہی ہے کچھ نہیں کہتا اگر وہ آپ کو اتنی پسند ہے لیکن سوچ لیں بہت ہی  
 افلاطون لڑکی ہے پر کیا کریں اب تو آپ کو عشق ہو گیا ہے آپ کو اس سے کیا کر سکتے  
 ہیں چلیں اب چل کر میری بھابھی کے روشن چہرے کا دیدار کر لیں یہ نہ ہو مجھے آپ  
 کی بددعا لگ جائے

مجنون بن گئے ہیں ویسے آپ پورے وہ روحان کا چہرہ دیکھ کر اپنی ہنسی ضبط کر کے بولا

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہو گیا چل اب روحان نے اس کے گلے میں ہاتھ ڈالا اور اس کو تقریباً ساتھ گھسیٹ کر  
 چلنے لگا

#####

وہ ابھی سوکراٹھی تھی فریش کر آئی اور اپنے بال کی کوشش کرنے لگی مگر سر پر  
بندھی پٹی کی وجہ سے وہ تنگ ہو رہی تھی

تب لائی بہ اس کے پاس آئی اور اس کے ہاتھ سے برش لے کر اس کے بالوں  
نہایت آرام سے پھیرنے لگی ڈھیلی سے چوٹیاں بنا کر اس نے منال کو دیکھا



اب کیسی تمھاری طبیعت درد تو نہیں رات نیند ٹیھک سے آئی تھی

ہاں اب کافی بہتر ہو درد نہیں ہاں نیند بھی آگی تھی وہ مسکرا کر بولی

ایک دم سے اس کو رات اپنی اور روحان کی باتیں یاد آئی تو اس نے آنکھیں بند  
کر لیں

ایک بار پھر بند آنکھوں سے اس کو روحان کی حرکت یاد آئی تو اس نے جھٹ سے  
آنکھیں کھول دی

منال کو اپنے گال جلتے ہوئے محسوس ہوئے

لائی بہ جو اس سے بات کر رہی تھی اس کے اس طرح کرنے اس کو غور سے دیکھنے لگی

کیا ہو گیا منال تم ٹیھک تو نا اس طرح بلش کر رہی ہو خیر تو ہے ناسب وہ منال کو

چھیڑتے ہوئے بولی



نہیں کچھ نہیں ایسا وہ اپنے منہ پر آئی لٹیں ہٹا کر بولی

مرضی ہے تمہاری اگر چاہوں تو مجھے بتا سکتی ہو میں کسی کو کھ نہیں بتاؤں گی پر اس

لائی بہ نے منال کا ہاتھ تھام کر بولی

ہاں تم پوچھو شاید تم کو کچھ بتا دے تم تو اس کی بہت اچھی اور گہری دوست ہو مجھے تو

رات اس نے کچھ نہیں بتایا مجھے اپنا دشمن جو سمجھتی ہے رات بھی یہ فون پر کسی سے

بات کر رہی تھی میں آئی تو مجھے دیکھ کر فون بند کر دیا اور بہت ہی شرمناک تھی پتا  
 نہیں کونسا عاشق پیدا ہو گیا ہے اس کا رنم زہرا گلتے لہجے میں بولی

زبان سنبھال کر بات کر رہی تھی میں چپ ہو اس کا یہ مطلب نہیں تم اپنی حد سے گز جاو  
 ں تمہیں اپنی حد یاد ہونہ ہو مجھے یاد ہے میں کبھی ایسا کوئی کام نہیں کروں گی جس  
 سے میرے باپ کے نام پر حرف آئے

NEW ERA MAGAZINE.COM  
 Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

باپ باپ وہ بول کر زور زور سے ہنسی لگی باپ اور بھائی ہی ہے بھی تمہارا جو تم ایسے  
 بول رہی ہو رہنے دو بی بی رنم سفا کی سے بولی اور وہاں سے چلی گی

اس کی بات پر منالی آنکھیں آنسو سے بھر گی جس کو وہ چپھانے کے لیے ادھر ادھر  
 دیکھنے لگی

تم دفع کرو اس کو رو نہیں پہلے بھی تمہارے طسر پر چوٹ لگی ہے درد ہوگا

چلو ہم ناشتہ کرنے چلتے ہیں پھر دانش بھائی کی کو بلاتے ہیں وہ تمہارا چیک اپ کر لیں  
گے پھر ہم لوگ شجاع کے ساتھ کہی جائیں گے



جہاں پہلے ہی صبا شجاع روحان ناشتے پر ان دونوں کا ویٹ کر رہے تھے

روحان نے منال کو دیکھا تو اس کو روئی کی روئی لگی

کیا ہو منال تم کیوں روئی ہو طبیعت خراب ہے دے دے کیا تم کو بتایا کیوں نہیں روہ اس



کو دیکھ کر سوال پر سوال کرنے لگا

نہیں بھائی ی منال تو بہت خوش تھی ہم بات کر رہے تھے پھر وہ رنم کی بچی آگی اس نے

منال کا سارا موڈ خراب کر دیا



کیوں کیا بولا اس چڑیل نے صبا منال کو ساتھ لگا کر بولی

NEW ERA MAGAZINE.COM  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تو لائی بہ نے ساری بات ان کو بتادی

یہ ہمیشہ اس طرح کرتی ہے منال کو ہمیشہ بھائی ی نہ ہونے اور اس کے ابو کے فوت ہونے پر طعنہ دیتی ہے جسے اس سب میں منال کا قصور ہے صبا نے منال کی کمر سہلاتے

ہوئے بولی

بس اتنی سی بات پر آپ اتنا رو رہی ہیں منال شجاع منال کو دیکھ کر بولا

یہ اتنی سی بات نہیں آپ کو نہیں پتا یہ کتنا بڑا دکھ ہے میرا منال گلوگیر لہجے میں بولی اس کی آنکھوں سے آنسو موتیوں کی طرح گر رہے تھے

جو روحان کو اپنے دل پر گرتے ہوئے محسوس ہو رہے تھے وہ نہیں جانتی تھی اس کا اس طرح سے رونا کسی کو کتنا ڈسٹرب کر رہا ہے



ٹھیک ہے مان لیا اب کیا مسئی لہ ہے بھائی می کا ناشجاع منال کا کے پاس جا کر بولا

جس پر منال نے سر ہلا کر اس کو جواب دیا

اچھا ادھر دیکھو میں کیسا لگتا ہو آپ کو شجاع کے بولنے پر روحان سے اس کو دیکھا اس کی

بات کو سمجھنے کی کوشش کرنے لگا

کیا مطلب ہو وہ شوں شوں کرتی آنسو صاف کر کے بولی

مطلب یہ کہ میں آپ کو شریف اور سادہ اچھا بندہ لگتا ہوں کیا

اگر لگتا ہو تو کیا آپ مجھے اپنا بھائی ہی بناو گی کیونکہ مجھے آپ جیسی اچھی سی ایک بہن  
 چاہیے جو بھائی ہی کے لیے روتی ہے ناکہ اس موٹی لائی بہ کی طرح جو بھائی ہی کو رولاتی  
 ہے

اس کی بات پر منال نے سراٹھا کر شجاع کو دیکھا جو اس کو دیکھ کر مسکرا رہا تھا

بولو کیا بھائی ہی بن سکتا ہوں میں تمہارا پکا والا

جی وہ روتے روتے ہنس کر بولی

تو شجاع نے اس کے سر ہاتھ رکھ دیا اب کبھی نہ سوچنا کہ بھائی می نہیں ہے تمہارا میں  
ہوں اب سے تمہارا بھائی می ہر وقت ہر مسئی لے میں تمہارے ساتھ اب جس نے  
بولو تمہارا بھائی می نہیں اسکا میں منہ توڑ دوں گا شجاع نے فضا میں ہاتھ چلایا تو منال کھل  
کر ہنسنے لگی اس طرح کرنے سے اس کی آنکھوں میں جمع پانی اس کی آنکھوں کو اور  
حسیں بنا رہا تھا

جگنو آنکھوں والی

روحان نے زیر لب بولا اور ان سن کو ہنستا دیکھ کر خود بھی مسکرا نے لگا منال کے ہمیشہ  
اس طرح مسکرا نے کی دعا مانگ کر وہ ناشتہ کرنے لگ گیا

اس کو ناشتہ کرتے دیکھ کر وہ سب بھی جلدی سے بیٹھ کر ناشتہ کرنے لگے

#####

وہ جلے پیر ادھر سے ادھر پھیر رہی تھی اس کو کسی پل سکون نہیں آ رہا تھا جو کچھ وہ نیچے  
دیکھ اور سن کر آئی تھی وہ اس کے لیے ناقابل برداشت تھا

اس نے اس دن بھی اپنی پوری کوشش کی تھی کہ منال سے جان چھوٹ جائے مگر اس  
دن بھی میجر روحان اور اس کے بھائی شجاع نے اس کا بنا بنایا کھیل خراب کر دیا تھا

اب اب کیا کرو ایسا جسے سے یہ منال سے جان چھوٹ جائے سانپ بھی مر جائے اور  
لاٹھی بھی نہ ٹوٹے

کم بخت کو اس شجاع نے بہن بنا لیا ہے بڑی معصوم بنتی ہے یہی چیز میں تمہارے خلاف  
 ایسے استعمال کروں گی منال تم یاد کرو گی اور میجر روحان وہ کیسے میٹھی میٹھی نگاہوں  
 سے دیکھ رہا تھا تمہیں اب کی بار تمہیں ایسا بدنام کروں گی کہ کوئی تمہیں بچا نہیں  
 سکے گا اس بار یہ میجر روحان بھی کچھ نہیں کر سکے گا وہ سفاکی سے سوچنے لگی اور اپنا فون  
 چیک کر کے اس میں کچھ دیکھ کر ہنسنے لگی



پہلے بھی تم نے میرا پلان خراب کیا ہے مجیر روحان مگر اس بار نہیں۔

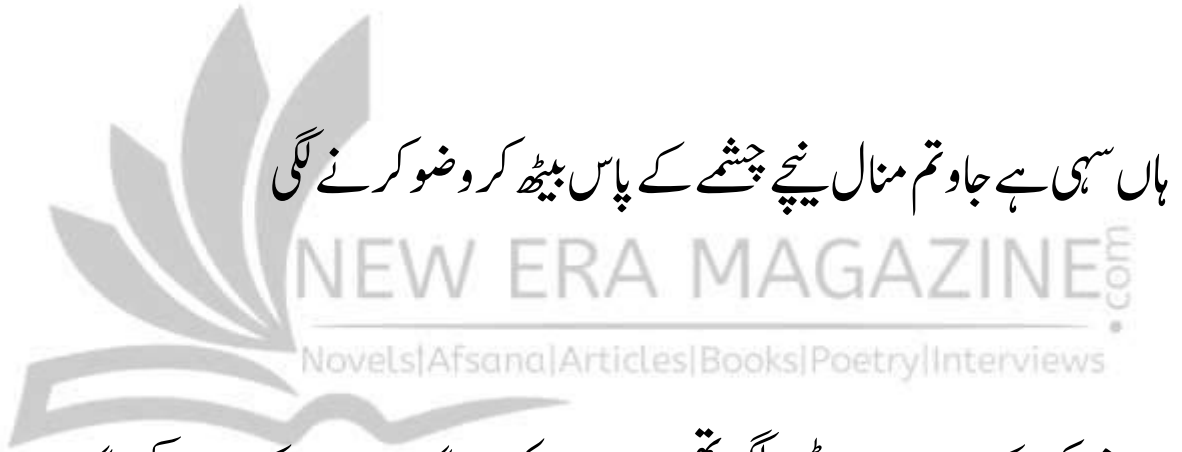
وہ سوچتے ہوئے کھوگی

روکوں تم لوگوں ایک منٹ میں ذرا وضو کر کے آتی ہوں کھانا کھانے سے پہلے میں  
 نماز پڑھ لوں گی صبا میرا بیگ تم لے جاؤ میں آتی ہوں منال نے سب کو اوپر جاتے ہوئے

دیکھا تو صبا سے بولی

ٹھیک ہے پر جلدی آنا ہم تمہارا اوپر ہی انتظار کرتے ہیں صبا اس کا بیگ پکڑتے ہوئے

بولی



ہاں سہی ہے جاو تم منال نیچے چشمے کے پاس بیٹھ کر وضو کرنے لگی  
وہ وضو کر کے وہاں سے اٹھنے لگی تھی جب اس کو ایسا لگا جسے اس کے سر پر کچھ لگا ہو وہ  
موڑ کر پیچھے دیکھنا چاہتی تھی مگر اس کی آنکھوں کے آگے اندھیر چھا گیا اور وہی نیچے  
گرگی اور اس کے ماتھے اور ہاتھ پر چوٹ لگ گئی

اس کو گرتا دیکھا کر اس نے ہاتھ میں پکڑاؤنڈا ایک طرف زور سے پھینکا اس کے

قریب آکر اس کو سیدھا کر کے دیکھا

نبض دیکھ کر اس کے زندہ پر افسوس کیا اور اس کو دوسری طرف ایک بڑے پتھر کی اوٹ میں لٹا دیا اور پاس پڑا خشک گھاس پھوس اس پر ڈال دیا ہاتھ جھاڑ کر کھڑے ہو کر سوچا کچھ دیر تک خون بہنے یا کسی جانور کا شکار بن جائے گی اور تیز تیز قدم اٹھا کر وہ اوپر سب کے ساتھ شامل ہوگی



رنم تم کہاں تھی اس کو سب سے پہلے صبا نے دیکھا

یہی تھی کہاں جانا ہے میں نے اور آج تمہیں میری فکر کیوں ہو رہی ہے وہ جل کر بولی

میں نے تو ویسے ہی پوچھا تھا سب ساتھ آئے ہیں ایک دوسرے کا خیال رکھنا چاہیے نا

صبا خلوص سے بولی



مجھے تمہارے خیال کی ضرورت نہیں آئی می سمجھ

میں اپنا خیال خود رکھ سکتی ہوں وہ نخوت سے بول کر آگے چلی گی

اس کے جانے کے بعد صبا نے منہ بنا کر سوچا فضول میں اس بے کار لڑکی پر وقت  
ضائع کیا ہے



اس پر دو حرف بھیج کر وہ منال کا ویٹ کرنے لگی جب کافی دیر تک وہ نہیں آئی تو  
پریشان ہو کر شجاع اور لائی بہ کے پاس گی وہ دونوں اور باقی گروپ کے لوگ مل کر مال  
کو تلاش کرنے لگے جب ان کو تلاش کرتے ہوئے کافی ٹائی م ہو گیا اور نہیں ملی تو شجاع  
نے روحان کو فون کیا مگر وہ بھی فون ہک نہیں کر رہا تھا

دو گھنٹے اس کو تلاش کرنے کے بعد وہ تھکے ہارے ہوٹل واپس آگے

ادھر رنم اپنا پلان پورا ہونے پر بہت خوش تھی کہ اب اس کی منال سے جان چھوٹ  
جائے گی

اسکی خوشی کو گر نہن جب لگا جب روحان وہاں آیا اور سر کے بل منال کو تلاش  
کرنے نکل گیا اور کچھ گھنٹوں کے بعد وہ اس کو زندہ سلامت لے کر لوٹ آیا

رنم کو پورا یقین تھا کہ منال نے اس کو مارتے ہوئے نہیں دیکھا تھا وہ اس وجہ سے مطمئن  
تھی

مگر اپنے پلان کے خراب ہونے کا ذمہ دار وہ شجاع اور روحان کو سمجھتی تھی

اور اب جب شجاع نے منال کو اپنی بہن بنایا تھا اور میجر روحان کی آنکھوں میں منال  
کے لیے پسند دگی تھی تھی اس کا جلن ے مارے برا حال تھا

اب وہ کچھ اور کرنے کا سوچ رہی تھی جس کا نقصان  
منال روحان اور شجاع تینوں کو ہو

اس کے شیطانی دماغ میں بہت کچھ چل رہا تھا



وہ منال کی خوشیاں برباد کرنا چاہتی تھی

ادھر منال رنم کی بھیانک سازش سے بے خبر اپنے شجاع بھائی کی اور اپنی پیاری  
دوستوں کے ساتھ ہسنے میں مصروف تھی بار بار اپنے چہرے پر پڑنے والی روحان کی  
پر شوق نگاہیں اس کو بہت کنفوز کر رہی تھی

-----

وہ لوگ ابھی ناشتہ کر کے فری ہوئے تھے

روحان بظاہر فون میں مصروف تھا پھر اس کا پورا دھیان منال پر تھا شجاع کی کسی بات پر  
ہنس رہی تھی اس کی ہنسی سے روحان کو اندر سکون اترتا ہوا محسوس ہوا  
اسلام و عظیم گڈ گرلز اینڈ مرد حضرات

ڈاکٹر دانش نے آکر انوکھے انداز میں سلام کیا جس پر ان تینوں ہنس کر جواب دیا

اور شجاع لڑا کا عورتوں کی طرح کھڑا ہو کر اس کو گھورنے لگا

یہ کیا بات ہوئی دانش بھائی می ہم مرد اور گڈ گرلز یہ صراصر بے ایمانی ہے

آپ کو اس کا جواب دینا ہوگا آپ نے ایسا کیوں کیا ہمارے ساتھ ہم نے آخر کیا بگاڑا ہے

آپ کا اتنا بڑا ظلم کیوں ہمارے ساتھ بتائیں ذرا

وہ ماتھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے بولا

بس کر دو شجاع بہت ڈرامے باز ہو تم یار مرد ہی بولا ہے نا کوئی ی گالی تو نہیں دی

اور جو گڈ گرلز ہیں ان گڈ گرلز ہی بولوں گا نا

دانش روحان کو ہاتھ ملاتے ہوئے بولا

مرد اور لڑکے میں بہت فرق ہوتا ہے بھائی ی جان اور میں ابھی لڑکا ہوں اور آپ نے

مجھے مرد بنا دیا

یہ نا انصافی ہے میں اس پر احتجاج کرو گا دھر نادوں کا بھوک ہڑتال کروں گا وہ جذباتی

ہو کر بولا

پکا بھوک ہڑتال کرو گے دانش شجاع کو دیکھ کر بولا وہ جانتا تھا کہ شجاع بھوک کا کتنا چا

ہے

نہیں بھوک ہڑتال کینسل دھر نادوں گا اور احتجاج کرو گا

چلو جو دل میں آئے کر لینا ابھی میں جس کام سے آہوں پہلے میں وہ کام کر لوں اگر

تمہاری اجازت ہو تو

اور آپ کس کام سے آئے ہیں

جو میرا کام ہے وہی اپنے مریض کو دیکھنے وہ منال کو دیکھ کر بولا

اچھا اچھا میری بہن کا چیک اپ کرنے آئے ہیں شجاع سر دھنتے ہوئے بولا

تمہاری بہن دانش نے سوالیہ انداز میں پوچھا

ہاں جی منال کو میں نے اپنی بہن بنایا ہے اور اس نے مجھے اپنا بھائی ہی ابھی کچھ دیر پہلے تو

اب ذرا میری بہن کو طریقے سے چیک کرنا میں بہت ٹچی ہوں اپنی بہنوں کے معاملے

میں

او

اچھا تو یہ بات ہے تو بر خود اربا بات یہ ہے کہ میں نے تم سے پہلے منال کو اپنی بہن بنایا تھا  
رات جب میں آیا تھا اس کو دیکھنے کیوں منال ایسا ہی ہے نادانش نے منال سے تصدیق

چاہی

تو منال نے اثبات میں سر ہلا کر اس کی بات کی تصدیق کی

ایک تو آپ ہر جگہ نازل ہو جاتے ہیں کسی فرشتے کی طرح

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کیوں کہ میں بہت اچھا فرشتہ صفت انسان ہوں دانش سادگی سے بولا تو روحان کھانسنے

لگا

جواب میں دانش نے روحان کو زبردست گھوری سے نوازا

اگر اب تم کی بک بک ختم ہوگی ہے تم شجاع جا کر گاڑی میں سامنے رکھو سب کا اور تم دو

نمبر ڈاکٹر چیک اپ کر لو تا کہ پھر سب نکل سکے بہت لمبا سفر ہے

میں تو چلو دو نمبر ڈاکٹر ہوں تم کیا ہو تین نمبر عاشق کب سے بے چاری کو گھور گھور کر  
دیکھ رہے ہو دانش روحان کے بلکہ ساتھ کھڑا ہو کر آہستہ آواز میں بولا

باز آ جا میں کیوں گھورو گا اس کو وہ تو میری زندگی کا بہت ضروری حصہ بن گی ہے  
جبھی تو ان لوگوں کو جلدی لے ک گھر جا رہا ہوں تاکہ منال کی والدہ سے جلد از

جلد اس کا ہاتھ مانگ سکوں  
NEW ERA MAGAZINE  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews  
روحان پوری سچائی سے بولا

ہاتھ مانگنے تو خود جائے کیا دانش اچنبھے سے پوچھنے لگا

کیوں میں خود کیوں جاو گا امی ابولائی بہ بھی ساتھ جائیں گے

اچھا پھر سہی ہے میں سمجھا تیرا داغ آوٹ ہو گیا ہے



میرا تو دماغ تو آؤٹ نہیں ہو اپرا گراب تو نے بکواس کی تو تیری خیر نہیں

چل جلدی اور دیکھ اپنی بہن کو روحان نے دانش کی کمر پر مکامار کر بولا

جس پر دانش اور کو بعد میں نبٹ لوں گا کہ انداز میں دیکھ کر منال کی طرف آیا اور پیٹی  
کھول کر اس کا زخم دیکھنے لگا

اس کا اچھے سے معافی نہ کرنے اور ڈریسنگ کرنے بعد ڈاکٹر دانش نے ان کو سفر

کرنے کی اجازت دے دی

#####

منال یہ کیا ہوا فرزند بی بی نے منال کو دیکھ کر بولا  
 جو ابھی ابھی گھر میں داخل ہوئی تھی اور ہینڈ کیڑی ایک طرف کر کے وہ دوڑتی  
 ہوئی اپنی ماں کے گلے لگی کر کسی بچی کی طرح رونے لگی

اس کو ایسا کرتا دیکھ لائی بہ اور روحان ایک دوسرے کو دیکھ کر کندھے اچکا کر ہنسنے لگے

NEW ERA MAGAZINE.com  
 Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کیا ہوا چوٹ کیسی آئی رو کیوں رہی اور اتنی جلدی کیسے آگی سب خیریت تو تھی کچھ  
 بتاؤ مجھے کیوں پریشان کر رہی ہو وہ منال کی کمر سہلاتے اس کے ماتھے پر پیار کرتے

ہوئے بولی

کچھ نہیں ماں جانی بس دل آپ کے لیے ادا اس تھا ملتے ہوئے رونا آ گیا اور یہ تو بس  
 معمولی سیچوٹ ہے آپ پریشان ہو منال اپنی ماں کے ہاتھ تھام کر مسکراتے ہوئے بولی

اور جلدی کیوں آئی می اب آپ اس بات سے پریشان ہیں جب جامی تھی تب بھی آپ  
بھی پریشان تھی

آپ کا کچھ نہیں ہو سکتا ماں جانی



روحان نے گلہ کنھکار اپنے وہاں ہونے کا احساس دلایا تو وہ سر پر ہاتھ مارتے ہوئے ان کی  
طرف پلٹی

ماں جانی یہ میری بہت اچھی دوست ہے لائی بہ اور اس کے بھائی می میجر روحان وہ ان  
کو تعارف کراتے ہوئے بولی تب ہی شجاع صبا کے ساتھ کوئی می بات کرتا ہوا اندر آیا

اور یہ شجاع بھائی می ہیں میرے بھائی می وہ مان سے بوڑی اس کی آنکھوں میں عجیب سی  
چمک تھی

فرزانہ بی بی اس کو نہ سمجھی سے دیکھنے لگی تو شجاع ان کے پاس گیا

وہ بات ایسی ہے کہ یہ موٹی لائی بہ اور روحان بھائی می ہیں نا میں غلطی سے ان کے گھر  
پیدا ہو گیا تھا اصل میں تو میں منال کا بھائی می ہوں اب مجھے میری اصل بہن مل گی ہے  
تو اب سب گڈ ہے وہ بولا تو فرزانہ بی بی منال کو دیکھنے لگی

ماں جانی شجاع بھائی می نے مجھے اپنی بہن بنایا ہے وہ بولی تو اس کے لہجے میں جھلکتا مان اور  
شجاع کہ نظروں میں منال کا احترام ان کو اندر تک سرشار کر گیا اگر ایسی بات ہے میری  
بیٹی کو جس نے بہن بنایا ہو وہ میرا بیٹا ہو انہوں نے بہت خلوص سے بولتے ہوئے  
شجاع کے سر پر ہاتھ رکھ دیا جس پر شجاع جھک کر ان کا ادب بجالایا

اب کیا یہی کھڑے ماں بیٹا بھائی ی بہن کی کہانی چلتی رہے گی مجھے بہت بھوک لگی ہے  
مجھے کچھ کھانے کو دے آنٹی صبا اپنا پیٹ پکڑ کر بول تو ہنسنے لگے

آ جاؤ بچوں اندر فرزانہ بی بی ان کو اندر لے گی تو شجاع نے انر جاتے روحان کو روکا

دیکھ بھائی ی اب میں منال کا بھائی ی ہوں اور میں آپ کو اس بات کی اجازت نہیں  
دوں گا کہ تم میری بہن کو تاڑو تو آج تو اپنے گھر جا کر اپنے والدین سے بات کریں اور  
اصول کے مطابق میری بہن کا رشتہ لے کر آؤ

شجاع سجنیدہ ہو کر بولا

روحان اس کو بغور دیکھتا رہا رکھ پل بعد بولا جو حکم سالاے صاحب

وہ دونوں ایک دوسرے کو دیکھ کر ہنسنے اور گھر کے اندر چلے گئے

#####

فرزانہ یہ لڑکے کون ہیں

صالحہ بیگم لاوئی ج میں آوازیں سن کر آئی ی تھی روحان اور شجاع کو دیکھ کر بولی

بھا بھی یہ میجر روحان ہے منال کی دوست لائی بہ کے بھائی ی اور یہ

اور میں شجاع ہوں منال کا بھائی ی وہ منال کو دیکھ کر بولا تو منال نے مسکرا کر سر ہلایا

صالحہ بیگم منال کی چوٹ نظر انداز کرے اس کے مسکراتے چہرے کو دیکھ کر جل گی اور

طنز یہ ہنستے ہوئے بولی

تم نے بتایا نہیں تھا فرزانہ کہ تمہارا کوئی ی بیٹا بھی تھا جو گم ہو گیا تھا اب تمہاری بیٹی کو

مل گیا ہے ویسے ریحان کے بارے میں تو میں جانتی ہوں اس کی پہلی شادی تم سے تھی

اور اس کی تم سے بس منال ہی اولاد تھی تو کیا لڑکا تمہاری

بس تائی ی اب ایک اور لفظ نہیں منال چیخ صالحہ بیگم کی بات کاٹ کر بولی

اتنی ہی برداشت ہے میری اب ایک اور لفظ آپ نے بولا تو میں بھول جاو گی آپ بڑی  
ہیں مجھے سے اور تایا ابو کی بیوی ہیں کوئی ی لحاظ نہیں کروں گی میں

بس کرو لڑکی پہلے جیسے تم بڑا لحاظ کرتی ہو ہم سب کا بڑی شرم ہے تم میں پتا نہیں کون  
ہے کس کو اٹھالائی ہو بھائی بنا کر ناجانے کیا کیا چکر ہے تمہارا کیا گل کھلا کر آئی



بس کریں گیں آپ محترمہ

جو آپ کے منہ میں آرہا ہے بولتی جا رہی ہیں کسی کی بھی عزت کی پرواہ کیے بغیر یہ  
جانے بغیر کسی پر الزام لگانا کتنا بڑا گناہ ہے اور رہی بات شجاع کی تو وہ میرا بھائی ہی ہے  
میجر روحان کا اور ہم دونوں اس شہر کے مایہ ناز بزنس مین کے بیٹے ہیں

سب رشتے خون کے نہیں ہوتے کچھ زبان کے ہوتے ہیں اور کچھ دل کے وہ منال کو  
دیکھ کر بولا

مگر آپ جیسی خاتون یہ بات سمجھ نہیں سکتی تو میں وضاحت دینا ضروری نہیں سمجھتا

تمہیں بڑی ہمدردی ہو رہی ہے اس لڑکی سے خیر تو ہے توہ چبا چبا کر بولی

بھا بھی کیس باتیں کر رہی ہیں میری منال بہت معصوم ہے یہ لوگ تو اس کو گھر  
چھوڑنے آئے تھے تو میں نے ان سب کو چائے کے لیے روک لیا اور ایسی ویسی کوئی ی  
بات نہیں ہے آپ غلط سمجھ رہی ہیں شجاع بہت سلجھا ہوا بچہ لگتا ہے اس نے تو میری  
منال کو بہن بنایا ہے فرزانہ بی بی اپنی بیٹی کی صفائی میں بولی

بس بس رہنے دو بہت دیکھے ہیں ایسے بھائی ی وہ نخوت سے ہاتھ نچا کر بولی اور اپنے



## کمرے میں چلی گی

دیکھا می آپ نے اس وجہ سے آپ کو میں بولتی تھی یہ لوگ اس قابل نہیں ان کو اتنی عزت دے جائے آپ ہی ہیں جو ان سے ڈرتی ہیں یہ لوگ اس قابل ہیں کو ان کو ان کے مقام پر رکھا جائے زیادہ اہمیت نہیں دی جائے ان کو اب رو کیوں رہی ہیں آپ کو اعتبار ہے نا مجھے پر مجھے اور کچھ نہیں چاہیے منال فرزانہ بی بی ک آنسو صاف کر کے ان کے گلے میں بازو ڈال کر بولی



تم پر اعتبار ہے پر میری بچی یہ دنیا اور تمہاری تائی ی بہت ہی ظالم ہیں اب پورے

خاندان میں نجانے کیا کیا باتیں پھیلائی یں گی وہ رندھی آواز میں بولی

اگر آپ برا نہ مانے تو میں ایک بات کرنا چاہتا ہوں آنٹی روحان بولا تو وہ اس کو دیکھنے لگی

آنٹی میں منال کو اپنا ناچاہتا ہوں پہلے تو میں سوچ رہا تھا کہ کچھ دن تک اپنے والدین کو

لاوں گا پر اب شام تک ہم آپ کے گھر آئی یں گے آپ منال کے تایا ابو سے بات

کر لیں اور خود بھی سوچ لیں اور میرے بارے میں جو پتا کرنا ہے جس سے آپ کو تسلی

ہوا چھ سے کر لیں زیادہ کچھ تو نہیں بس یہ وعدہ کرتا ہوں منال کو بہت خوش رکھوں گا

ان شاء اللہ

وہ فرزانہ بی بی کو صوفے پر بیٹھا کر ان کے پاؤں کے پاس بیٹھ کر بولا

تو فرزانہ بی بی نے اس کے سر پر ہاتھ رکھ دیا

جس کو اس نے بڑی عقیدت سے چوم کر آنکھوں سے لگایا اور بولا اب آپ کو فکر نہیں

کرنی میں آپ کا بیٹا ہوں اور طرح کے حالات میں آپ کے ساتھ کھڑا ہوں

اچھا بھائی می اگر آپ آنٹی کے بیٹے ہیں تو منال کے بھائی می ہوئے ناشجاع شرارت سے

بولتا کہ ماحول کی کشیدگی کم ہو

اس کے ایسا بولنے پر روحان نے جن نظروں سے شجاع کو دیکھا وہ وہ اپنا منہ نیچے کر

کے ہنسنے لگا

اس کو ہنستادیکھ صبا اور لائی بہ جو ابھی تک روحان کی باتوں سے شاک میں بیٹھی تھی ہنسنے

لگی

اچھا تم لوگ بیٹھو میں تم لوگوں کے لیے چائے لاتی ہوں فرزانہ بی بی اٹھتے ہوئے بولی

نہیں آئی اب چائے نہیں رات کو سب ساتھ میں کھانا کھا کر مٹھائی کی کھائی میں گے

ان شاء اللہ

اب گھر جا کر ہم اپنے ماں باپ کو بھی بتائی میں کہ مجھے بہن ان کو بہولائی بہ موٹی کو

بھابھی اور میرے شہزادے بھائی کی کو ان کی شریک حیات مل گی ہے شجاع چہکتے

ہوئے بولا

چلیں بھائی کی وہ ہاتھ پھیلا کر بولا تو روحان نے اکا ہاتھ پکڑ کر اس کو اپنی طرف کھینچ کر

بولا پہلی بار تو نے عقل کی بات کی ہے دل کر رہا تیرا منہ چوم لوں وہ کھڑا ہوا

اب اجازت آئی شام کو ملاقات ہوگی پھر شجاع فرزانہ بی بی کے سامنے سر تیج کرتے

ہوئے بولا

ادھر لائی بہ بہت خوشی سے منال کو گلے لگا کر بوٹی میں بہت خوش ہوں اب میری

اچھی دوست میری بھابھی بن جائے گی

تو منال نے شرم کر اس کو ہلکا سے تھپڑ لگایا

ان کے جانے کے بعد صبادونوں ہاتھ کمر پر رکھ کر منال کو طرف موڑی

نو نو بول میری بات سنو صبا منال اپنے روم کی طرف بھاگی تو صبا اس کے پیچھے بھاگی  
ادھر باہر جاتے ہوئے شجاع اور لائی بہ شام کی تیاری کے لیے بات کرتے جا رہے تھے  
اور روحان فرزانہ بی بی کے ساتھ چلتا ہوا آ رہا تھا جب وہ دانیال سے ٹکرایا اور ایکسوز  
کر کے باہر چلا گیا

جب دانیال اس کو بندے کو اپنے گھر دیکھ کر گہری سوچ میں پڑ گیا  
جس کو اس نے کچھ دن پہلے صبح کے وقت دیکھا تھا وہ منظر اس کی آنکھوں کے سامنے  
آیا تھا جسے کسی نے اس کی آنکھوں میں مرچیں بھر دی ہوں وہ سختی سے اپنی مٹھیاں  
بیچھ کر کھڑا لمبے لمبے سانس لے کر خود کو ریلکس کرنے لگا

ہم سہی ہے کب آنا ہے پھر ان لوگوں نے فرقان صدیقی نے فرزانہ بی بی کی  
بات سب کر بولا

شام کو آنے کا کہا بھائی می صاحب فرزانہ بی بی نے فون کر فرقان صدیقی کو گھر جلدی

آنے کا کہتا کہ وہ منال کے شام میں روحان کے آنے والے رشتے کا ذکر کر سکیں

ٹھیک ہیں بھابھی آپ کھانے کا اچھا انتظام کر لیں کمی بیشی نہیں ہونی چاہیے کچھ چایے  
 ہو تو مجھے یاد انیال کو بتادیں باقی مل لیتے ہیں کیسے لوگ ہیں ملنے پر پتا چل جائے گا کہ وہ  
 لوگ ہماری منال کے لیے مناسب ہیں کہ نہیں سیٹیاں تو ویسے بھی پرانی ہی امانت  
 ہوتی ہیں پتا ہی نہیں چلا کہ منال اتنی بڑی ہوگی کہ اس کو دیکھنے کے لیے لوگ آرہے  
 ہیں اچھا اللہ سب بہتر کرے گا ان شاء اللہ

لیکن فرقان صاحب ہم ان کو جانتے ہی نہیں تو کیسے منال کا رشتہ کر دیں صالحہ بیگم کو  
 جب سے پتا چلا تھا منال کے روحان کے رشتے کا ان کو ایک پل سکون نہیں آ رہا تھا ایسا  
 شاندار بندہ تو وہ اپنی بیٹی رنم کے لیے سوچتی تھی اور اب کہاں ویسا رشتہ منال کے لیے  
 آ رہا تھا جوان کی برداشت سے باہر تھا

دیکھو صالحہ بیگم وہ لوگ ابھی صرف رشتہ لے کر آرہے ہیں کوئی می منال کو ساتھ لے  
 کر نہیں جا رہے ملنے سے پتا چل جائے گا کیا کرنا ہے فکر نہ کرو رنم اور منال میرے  
 لے ایک جیسی ہیں

بھابھی آپ جا کر شام کی تیاری کر ان شاء اللہ سب اچھا ہو گا وہ صدق دل سے بول  
 فرزانہ بی بی آمین بول کر اٹھ کر روم سے باہر چلی گی جب کہ صالحہ بیگم ان کو جاتا دیکھ  
 کر سوچنے لگی کہ ایسا کیا کریں کہ وہ لوگ منال کی بجائے ان کی رنم کو پسند کر لیں

NEW ERA MAGAZINE  
 Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

#####

فیروز احمد صوفی پر بیٹھے اپنے بیٹے کی بات سن کر اور اپنی بیوی حاجرہ خاتون کی طرف  
 متوجہ ہوئے اور بولے

جی بیگم اب کیا خیال ہے آپ کا

میں کیا بول سکتی ہوں جسے آپ کی اور روحان کی مرضی مجھے تو کوئی اعتراض نہیں  
 شام میں چل کر دیکھ لیتے ہیں وہ کون ہے کیسی ہے جس نے میرے تین بچوں کو اپنا  
 گرویدہ بنا لیا ہے وہ مسکرا کر بولی وہ کب سے لائی بہ اور شجاع سے منال کی تعریف سن  
 رہی تھی اور روحان کی آنکھوں کی چمک اور مسکراہٹ ان کو بہت کچھ سوچنے پر مجبور  
 کر رہی تھی

ابو آپ یقین مانے وہ اس موٹی لائی بہ سے زیادہ اچھی بہن ثابت ہوگی اور جب بھابھی  
 بن گی تو کمال ہو جانا ہے شجاع نے کوئی دسویں بار بولا تھا

شجاع کو لگتا ہے اپنی یہ نئی بہن بہت پسند آگئی ہے اور ویسے بھی زندگی بچوں  
 نے ساتھ گزارنی ہے اگر یہ خوش ہیں تو ہمیں کوئی اعتراض نہیں ویسے بھی میرے

روحان جس کو پسند کیا ہو گا اپنا لیے اس میں ضرور ایسی کوئی بات ہوگی جو سب سے  
جدا ہوگی کیوں روحان

فیروز احمد نے روحان کو دیکھ کر سوال کیا

ابو جد اتو سب سے ہیں کیا بات ہیں ان کی پتا ہے آپ کو وہ بھائی کی کو کیا کہتی ہیں کب  
سے سب کی خاموشی سے باتیں سنتی لائی بہ نے کچھ بولنا چاہا تھا

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

لائی بہ تم جاو تیار ہونے تم نے بہت دیر لگانی ہے اور ہم سب کو دیر ہو جائے گی میرا  
نہیں خیال پہلی ملاقات میں ہی ہمارا اثر غلط پڑے کہ ہم وقت کے پابند نہیں

شجاع نے اس کو ساتھ ہی آنکھوں سے جانے کا اشارہ بھی کیا



روحان اور شجاع نے اس کو جاتا دیکھ کر سکون کا سانس لیا کیا پتا تھا لائی بہ منال کا کون  
 کون سا کارنامہ بتانے بیٹھی جاتی اور اس سے روحان کے والدین کے دل میں کوئی ی  
 بات آجاتی

منال تو تھی ہی جھلی لڑکی پر صد شکر کہ شجاع نے بروقت لائی بہ کو وہاں سے بھیج دیا تھا

چلیں بیگم آپ بھی کوئی تیاری کر لیں آخر کو بڑے بیٹے کا رشتہ لے کر جانا ہے آپ  
 نے

جی چلیں کرتے ہیں سب تیاری میں تو خود بہت بے چین ہوں اپنی ہونے والی بہو کو  
 دیکھنے کے لیے وہ کھڑے ہو کر بولی

روحان ہم مارکیٹ چلتے ہیں کچھ گفٹس لینے منال اور اس کی والدہ کے لیے تم ہمارے

ساتھ چلو گے حاجرہ خاتون اپنی چادر ٹھیک کرتے ہوئے بولی

نہیں امی آپ اور ابو جائی میں گھر پر ہی ہوں آپ لوگ لے آئی ہیں جو کچھ لانا ہے  
پھر شام میں چلتے ہیں ساتھ منال کے گھر جب تک میں کچھ آرام کر لوں گا روحان وہی  
صوفے پر تر چھا ہو کر لیٹے ہوئے بولا

چلو سہی ہے جیسا تم کو مناسب لگے پھر میں اور تمہارے ابو جا رہے ہیں وہ بول کر باہر  
چلی گی

تب ہی کچھ فاصلے پر بیٹھا شجاع ایک جست لگا کر روحان کے پاس آیا

ویسے بھائی آج آپ کا وہاں جانا اتنی ضروری تو کوئی نکاح تھوڑی ہے جو آپ کی  
شرکت لازمی ہو

بکو اس بند کر اور تھنکس لائی بہ کی بات سنبھالنے کے لیے وہ نہ جانے کیا بولنے والی تھی  
 جانتا ہے منال تو جھلی لڑکی ہے جو کچھ منہ میں ہوتا ہے بول دیتی ہیں روحان منہ پر کشن  
 رکھتے ہوئے بولا

تھنکس کی ضرورت نہیں بہن بنایا ہے تو نبھاوگا اور یہ بار بار آپ اس کو جھلی لڑکی کیوں  
 بولتے ہیں اتنی اچھی اور پیاری ہیں میری بہن اب اگر آپ نے میری بہن کو کچھ بولا تو  
 مجھے سے برا کوئی ہی نہیں ہوگا

کیونکہ وہ ہے جھلی لڑکی روحان آنکھیں بند کر کے منال کو سوچتے ہوئے بولا  
 کوئی ہی حال نہیں آپ کا ویسے بلکہ سہی کہتی ہے میری بہن آپ کے بارے میں  
 سڑیل

شجاع اس کے کان کے پاس بول تیزی سے بھاگ کر وہاں سے چلا گیا  
 اس کے جانے کے بعد روحان کے ہونٹوں پر مسکراہٹ دوڑگی

#####

وہ لوگ پھلوں گفٹس اور مٹھائی می کے ساتھ فرقان صدیقی کے گھر پہنچے تو فیروز احمد  
نے روحان کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر روکا

میاں بر خودار کیا تم سچ میں اس گھر کی بیٹی سے شادی کرنا چاہتے ہو

جی ابو کیوں خیر ہے کوئی می مسئی لہ کوئی می پریشانی ہے کیا روحان نے ان سے پوچھا

نہیں کوئی می مسئی لہ نہیں بس اب یہاں تو پکا ہو جائے گا رشتہ آج ہاں نہیں تمھاری  
شادی کی ڈیٹ لے کر آؤں گا ان شاء اللہ بولو کب کی ڈیٹ ہو جلدی یادیر کی

ابو آپ اتنے یقین سے کیسے کہہ سکتے ہیں کہ یہ لوگ آج ہی شادی کی ڈیٹ دے دیں  
گے پہلی ملاقات میں

بس تم دیکھتے جاو ویسے تمھاری پسند کی داد دینی پڑے گی فیروز احمد، نستے ہوئے بولے اور  
گھر کے اندر چلے گے

جب روحان ان کے پیچھے حیران پریشان سا ان کی بات سمجھنے کی کوشش میں اندر آیا  
لائیٹ گرین شرٹ اور بلیک پینٹ میں وہ بہت ہینڈ سملگ رہا تھا وہ اپنے ہی خیال  
میں تھا جب سامنے سے آتی منال کو نہیں دیکھ سکا

وہ بڑے مزے سے میگنٹ چاکلیٹ آئی س کریم کھاتی آرہی تھی آنکھیں بند کر کے  
شاید وہ ذائقہ اچھے سے محسوس کرنا چاہتی تھی کہ سامنے آتے بندے کو دیکھ کر وہ  
نہایت خوش ہو کر جذباتی ہو کر بھاگی تھی کہ نیچے پڑا پھتر نہیں دیکھ سکی اور گرتی گرتی  
بچی اس کو کسی نے بچایا مگر وہ حسب عادت آنکھیں بند کر کے چیخ رہی تھی

منال کیا ہو گیا تمہیں کیا کوئی می قسم کھائی می ہے میری شرٹس برباد کرنے کی روحان  
کی آواز پر اس نے پہلے ایک آنکھ کھولی  
اور قریب کھڑے شخص کو دیکھ کر جھٹ سے دوسری آنکھ کھول کر ایک بار پھر سے  
چیننے لگی

منال

NEW ERA MAGAZINE.com  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

روحان کے پکارنے پر وہ ایک پل کے لیے اس کی طرف پلٹی اور اس کی شرٹ پر بنا نقشہ  
دیکھ کر چیننے سے پہلے اپنے منہ ہاتھ رکھ دیا اور بڑی بڑی آنکھوں سے کبھی روحان اور  
کبھی دوسرے شخص کو دیکھتی وہ ابھی شاید بے یقینی میں تھی

تب فیروز احمد نے اس کو پکارا منا کیسے ہو میے بٹے یہ میں ہی ہوں تمہارا خواب نہیں وہ  
بولے تو منال جیسے ہوش کی دنیا میں لوٹی

فیروزان انکل وہ اٹک اٹک کر بولتی ہوئی ی یقین اور بے یقینی کی کیفیت میں چلتی  
 ہوئی ی فیروز احمد تک آئی ی اور ان کا ہاتھ پکڑ کر جیسے خواب نہ ٹوٹ جائے والی کیفیت  
 میں کھڑی ان کو دیکھنے لگی

وہ اس کو دیکھ کر مسکرائے اور خود دو قدم آگے ہو کر اس کے سر ہاتھ رکھا



جس پر جسے وہ نیند سے جاگی اور ان سے لپٹ کر رونے لگی

روحان کبھی اپنے ابو کو دیکھتا اور کبھی روتی ہوئے مسکراتی منال کو جو بار بار ایک ہی  
 گردان میں لگی ہوئی ی تھی آپ کہاں تھے انکل ہم نے آپ کو کتنا تلاش کیا

مجھے کتنی ضرورت تھی انکل آپ کی آپ جانتے ہیں بابا کے بعد میں کتنی اکیلی ہوگی تھی

اس کے شکوے شاید بھی جاری رہتے جب شجاع ان دونوں دیکھنے باہر آیا کہ وہ دونوں  
ابھی تک اندر کیوں نہیں آئے

پہلے تو وہ منال اور اپنے اوکسی پچھڑی سہیلوں کی طرح دیکھ کر حیران ہوا مگر اصل تو اس  
کا دماغ بھک سے جب اڑ جب اس نے اپنے بھائی کی حالت دیکھی

یہ کیا ہوا ہے بھائی کی گھرس تو سہی چلے تھے یہاں آتے آتے کون سی جنگ لڑی ہے  
کیسے ہوا یہ کس نے کیا اب کیا کرو گے وہ روانی میں بولنے لگا

یہ سب تمھاری اس بہن کا کارنامہ ہے اللہ واسطے کا بیر ہے مجھے لگتا ہے اس کو میسی نیو  
شرٹس سے روحان منال کو افسوس سے دیکھتے ہوئے بولا

میں نے جان بوجھ کر نہیں کیا وہ تو میرا پاؤں وہ نیچے دیکھتے ہوئے بولی ہاں اس بد تمیز



پھتر سے اٹک گیا تھا تو یہ سب ہو گیا وہ بھولے پن سے بولی

محترمہ اگر آپ پہلے ہی اس بد تمیز پھتر کو دیکھ لیتی تو یہ سب نہ ہوتا شاید روحان جل کر

بولا

اچھا بس ایک ہی خراب ہوئی ہی ہے ناکون سا قیامت آگئی ہے جو یوں میری بہن کو بول  
رہے ہیں کچھ نہیں ہوتا زیادہ میرے سامنے میری بہن کو کچھ کہنے کی ضرورت نہیں  
شجاع نے بھائی ہی ہونے کا حق ادا کرتے ہوئے بولا

اور منال کا ہاتھ پکڑ کر اندر لے گیا آجائیں اندر صاف ہو جائے گی آپ جناب کی نیو

شرٹ وہ بولا

تو روحان اس کو دیکھنے لگا کیسے اس نے رنگ بدلا تھا

چلیں اب آپ بھی اندر چلی گی ہے وہ آپ کی پچھڑی ہوئی ی پر نس

ہاں بھی چلو تم نے بھی چھوٹی سی بات پر بے چاری معصوم بچی کو اتنا ڈانٹ دیا شرم کرو  
کچھ وہ بولتے ہوئے اندر گے



NEW ERA MAGAZINE.com  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تو روحان ان کی باتوں پر غور کرنے لگا

بے چاری معصوم بچی کو ڈانٹا میں نے اس نے تو کچھ نہیں اور شرم بھی میں کروں حد  
ہو گی ہے ابھی گھر نہیں آئی میرے باپ اور بھائی کی کو میرے خلاف کر دیا ہے بے  
چاری معصوم بچی نے ویسے احتشام سہی کہتا ہے دو چار شٹس ساتھ لے کر چلا کروں  
لگتا ہے اب اس پر عمل کرنا پڑے گا کیوں مس پھلجڑی نے تو کوئی بینہ کوئی کار نامہ کرنا  
اور پھر کہنا ہے میں نے جان کر نہیں کیا وہ منال کی نقل اتارتے ہوئے بولا اور اگلے پل

ہی اس کا چہرہ روحان کی آنکھوں کے سامنے آیا تو وہ بے ساختہ مسکرا کر رہ گیا

جھلی لڑکی

بول کر سر جھٹک کر وہ گھر کے اندر چلا گیا

وہاں کا منظر دیکھ کر وہ ٹھٹک کر روکا تھا

وہ تینوں گھر کے اندر آئے جہاں کا منظر دیکھ کر روحان اور شجاع حیرت سے  
 ایک دوسرے کو دیکھنے لگے تب ہی منال نے ایک لائیٹ پنک سے کلر کی شرٹ لا  
 کر روحان کے سامنے کی بولی

یہ لیس میجر صاحب یہ پہن لیں نیو ہے بلکل وہ جتاتی ہوئی ی نظروں سے دیکھ کر بولی

شرٹ کا کلر دیکھ کر شجاع نے با مشکل اپنی ہنسی روکی

روحان نے ٹھنڈی سانس بھری اور شرٹ لے کر اس کو سوالیہ انداز میں دیکھنے لگا

جس پر منال نے تیوری چڑھائی اور تڑخ کر بولی اب کیا کر دیا میں نے

واش روم کاراستہ دکھانا پسند کرے گی بابا کی پرنس اور بھیا کی چستی بہن وہ شجاع کی  
 طرف دیکھ کر بولا

جی آئی میں میرے ساتھ میجر صاحب وہ میجر صاحب پر زور دے کر بولی

ان دونوں کے جانے کے بعد شجاع واپس سے اپنے والد اور منال کے تایا کی طرف

متوجہ ہو گیا

جو بڑی ہی گرم جوش سے ایک دوسرے کو مل رہے تھے اور نا جانے کون کون سے  
 قصے یاد کر رہے تھے ان دونوں کو اپنے ارد گرد کھڑے لوگوں کا بھی احساس نہیں تھا  
 کبھی وہ دونوں لڑنے لگتے اور کبھی جذبات میں آکر ایک دوسرے کے گلے لگ جاتے  
 اور کبھی وہ دونوں ایک دوسرے کو مار کٹائی مکر نے لگ جاتے جیسے وہ کوئی ی  
 چھوٹے بچے ہو

فیروز احمد صاحب اب بس کر دیں کچھ ہمارا بھی تعارف کرادیں ہم بھی آپ کے  
 ساتھ آئے ہیں کب سے خاموش کھڑی حاجرہ خاتون کو صبر اب جواب دے گیا تھا

ہاں بھی بیگم یہ صاحب ہیں فرقان صدیقی میرے جگری یار ریحان صدیقی کے  
 بھائی ی ہے پہلے تو میرا دوست ریحان بنا تھا مگر جب فرقان سے ملا تو میں پورے یقین  
 سے بول سکتا ہوں میرا کوئی ی بھائی ی ہوتا تو فرقان جیسا ہی ہوتا وہ بولے

رہنے دیں بھائی اور جگری یار نجانے کب سے نہیں ملا کتنے سال بیت گئے اور اب  
 نجانے کہاں سے نازل ہو گیا ہے اور ڈرامہ کر رہا ہے فرقان صدیقی مصنوعی ناراضگی  
 سے بولے

جاننا ہوں میرا رابطہ بالکل ختم ہو گیا تھا تم لوگوں سے تم لوگوں نے بھی گھر بدل لیا تھا  
 میں تمہارے پرانے گھر گیا تھا ایک دو بار پر میرا تم سے رابطہ نہیں ہو سکا وہ اپنی کوتاہی  
 مان کر بولے

اچھا چھوڑ بس کر یہ باتیں ہوتی رہے گی بھابھی بیٹھ آپ اور تم بھی بیٹا وہ لائی بہ اور حاجرہ  
 خاتون سے بولے

یہ میری بیٹی ہے لائی بہ اور یہ میرا بیٹا شجاع ہے فیروز احمد نے فرقان صدیقی کو تعارف  
 کرایا تو لائی بہ اور شجاع نے ان کو کھڑے ہو کر سلام کیا

سلام کا جواب دے کر انہوں نے لائی بہ کے سر پر ہاتھ رکھا اور شجاع کو گلے لگایا

اچھا تو یہ ہے میرا بیٹا دانیال اور میری بیگم صالحہ اور ان کو تو جانتے ہو فرزانہ بھابھی  
میرے پیارے بھائی کی بیوی اور منال وہ پلٹے کہاں کی مہی گڑیا وہ منال کو  
ڈھونڈتے ہوئے بولے

وہ آرہی بھائی کی صاحب وہ ذرا روحان بیٹے کو واش روم لے کر گی ہے فرزانہ بی بی بولی  
اور جا کر وہ حاجرہ خاتون کو ملی حاجرہ خاتون ان کو بہت پیار سے ملی جب صالحہ بیگم کے  
سینے پر سانپ لوٹ رہے تھے

دانیال نے بڑے خلوص سے فیروز اور شجاع کو ہاتھ ملایا  
اب وہ بس بیٹھے گے تھے فیروز اور فرقان صاحب ایک بار پھر پرانی باتوں میں گم ہو گے  
تھے جب کہ حاجرہ خاتون فرزانہ بی بی سے باتوں میں لگ گئی تھی شجاع اور لائی بہ اپنی  
باتوں میں تھے صالحہ بیگم اور دانیال سب کو جبراً مسکرا مسکرا کر دیکھ رہے تھے جب وہ

سب کی آواز پر پلٹے تھے

#####

روحان منال کے ساتھ چلتا ہوا اس کے روم تک آیا اور چاروں طرف سے روم دیکھنے لگا کیا بات ہے یہ روم ہے بابا کی پر نس کا وہ منال کو دیکھ کر بولا

یہ آپ کب سے مجھے بابا کی پر نس بولے جا رہے ہیں وجہ جان سکتی ہوں میں اس کی منال اس کی طرف دیکھ کر بولی

جی ضرور جان سکتی ہیں پہلے میری بھولی بھالی بہن کو اپنی سہیلی بنایا پھر میرے بھائی کی کو اپنا بھائی بنایا اب میرے ابو بچے تھے وہ تم سے ایسے ملے ہے تھے جیسے ان کو کوئی ی گمشدہ خزانہ مل گیا ہو میری بچی کیسے جا رہے تھے یہاں تک کہ اپنے اس لائق فائق



## بیٹے کو بھی بھول گے

سہی کہا آپ وہ گمشدہ خزانہ ہی میرا مجھے بہت یاد آتے تھے فیروز انکل بلکل میرے بابا  
کی طرح ہیں وہ میرے لیے وہ خواب سی کیفیت میں بولی

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ لِحُجْرَتِیْ لَیْسَ لَیَّ اَبُوکَ اَوْ اَبْنُکَ اَبَاکَ اَوْ اَبْنُکَ اَبَاکَ اَوْ اَبْنُکَ اَبَاکَ  
پھتر بچھا رہی ہو ذرا رحم نہیں آیا یہ بولتے ہوئے تم کو مجھ پر وہ کانوں کو ہاتھ لگا کر بولا اور  
منال کے ماتھے پر اپنی دو انگلیوں سے ٹچ کیا

اس کے اس طرح کرنے سے منال ایک دم سے ہوش کی دنیا میں آئی نہیں میرا وہ  
مطلب نہیں تھا آپ غلط سمجھ رہے ہیں وہ کچھ بولنے لگی تو روحانا اپنے ہونٹوں پر شہادت  
کی انگلی رکھ کر اس کو چپ رہنے کا اشارہ کیا اور اس کو پر تپش نظروں سے دیکھنے لگا

مجھے اس دنیا میں اب بس تمہارا ساتھ چاہیے منال ہمیشہ کے لیے صرف اس دنیا کی  
حد تک نہیں جنت تک کے لیے بس یہی سیکنڈ لاسٹ خواہش ہے میری وہ بھاری  
لہجے میں بولا

اور لاسٹ کون سی ہے منال نے گھبراتے ہوئے سوال کیا

وہ پھر کبھی بتاؤں گا بابا کی پرنس کو ابھی دیر ہو رہی ہے میں شرٹ چینج کر لوں باہر  
چلتے ہیں وہ دھیرے سے اس کی ناک دبا کر بولا اور واش روم میں چلا گیا

منال بیڈ پر بیٹھ کر اس کا ویٹ کرنے لگی

وہ شرٹ تبدیل کر کے آیا تو وہ دونوں باہر لاونج میں آگے جہاں سب بیٹھے تھے

روحان کے سلام کرنے پر سب اس کی طرف دیکھنے لگے

شجاع کی ہنسی اس کی شرٹ کارنگ دیکھ کر کنٹرول نہیں ہو رہی تھی جس کی وجہ سے وہ  
نہ کبھی دائی میں کرتا اور کبھی بائی میں

روحان مسلسل اس کو گھور کر دیکھ رہا تھا جس کو شجاع بڑے مزے سے نظر انداز  
کر رہا تھا

اور فیروز صاحب اس کو فرقان صاحب سے ملوانے لگے لائی بہ اٹھ کر منال کو ملنے لگی  
مگر وہ ابھی بھی نا سمجھی سے کبھی روحان اور کبھی شجاع کو دیکھتی اور بات سمجھنے کی ناکام  
سی کوشش کر رہی تھی

#####

پر تکلف دعوت کے بعد چائے کے کا دور چل رہا تھا جب فیروز احمد نے فرقان صدیقی کو  
اپنے آنے کا مقصد بتایا

تو منال جو سب کو چائے سرو کر رہی تھی شجاع کو چائے پکڑا کر باہر چلی گی



روحان کی نظروں نے دور تک اس کا تعاقب کیا جس پر شجاع نے اس کو کہنی مار کر  
ٹھوکا اور آہستگی سے بولا

بھائی ذرا اپنی نظروں پر قابو رکھو ابھی ہم لڑکی والوں کے گھر بیٹھے ہیں اور ابھی  
کوئی جواب نہیں ملا منفی یا مثبت اور ویسے بھی میں منال کا بھائی ہی ہوں وہ بھی بہت  
غیرت والا ایسے کوئی میری بہن کو دیکھے یہ مجھے پسند نہیں وہ رعب جما کر بولا

تو نا اپنا منہ بند رکھتے تو میں گھر جا کر پوچھوں گا تھالی کے بیگن کبھی میرا بھائی ہی بن جاتا

ہے اور کبھی اپنی بہن کا غیرت مند بھائی جو تو یہاں کر رہا ہے وہ تجھے گھر جا کر جواب دینا ہے یہ یاد رکھنا روحان نے مسکرا کر سامنے دیکھتے ہوئے بولا جہاں اس وقت اس کے والد بیٹھے تھے

ٹھیک ہے فیروز میں کچھ دن میں سوچ کر جواب دوں گا تمہیں فرقان صدیقی بولے

یار اس میں سوچنے کیا بات ہے مجھے تم جانتے ہو اور میرا بیٹا روحان خیر سے آرمی میں میجر ہے اور منال میرے دوست کی بیٹی ہے مجھے نہیں لگتا سوچنے کی کوئی ضرورت ہے

اور ویسے بھی انکل میں نے منال کو بہن بولا ہے آپ بے فکر رہیں میں اپنے بھائی کو ہونے کا ہمیشہ حق ادا کروں گا چاہیے کچھ ہو جائے شجاع نے بولا تو روحان نے اس کو دیکھا

جیسے کنا چاہتا ہوا ب صبح بولا ہے

وہ بات تو ٹھیک ہے پر مجھے بھا بھی سے بھی پوچھنا اور منال کی مرضی بہت اہم ہے

میرے لیے

بھا بھی یہی ہیں حاجرہ خاتون بولی اور فرزانہ بی بی کو دیکھنے لگی جہنوں نے ہاں میں سر ہلایا

اور منال فرقان صدیقی بولے اس کی تم فکر نہیں کرو وہ آج سے میری بیٹی ہے فیروز

احمد بولے

چلو جب تم سب پہلے سے طے کر کے آئے ہو تو میں کیا کر سکتا ہوں بھا بھی راضی ہیں

منال خوش ہے مجھے اور کچھ نہیں چاہیے

اب منہ میٹھا تم کر اوگے کہ یہ کام میں کروں

یہ تو تمہارا حق ہے میرے بھائی وہ فرقان سے گلے مل کر بولے

لائی بہ نے ٹیبل سے مٹھائی اٹھا کر جھٹ سے روحان کو کھلائی تو سب ہنسنے لگے اور  
 ایک دوسرے کو مبارک دے کر منہ میٹھا کرانے لگے

تب ہی روحان وہاں سے خاموشی سے اٹھ کر لان میں آ گیا جہاں منال کرسی پر بیٹھی  
 چاند کو دیکھنے کو محو تھی کہ اس کو روحان کے آنے کی خبر بھی نہیں ہوئی

وہ اس کے سامنے بیٹھ کر اس کو دیکھنے لگا

کافی دیر بعد جب منال کو اپنے چہرے پر کسی کی نظروں کی تپش محسوس ہوئی تو اس نے سامنے روحان کو دیکھا تو ایک دم ہڑبڑا کر اس کو دیکھنے لگی اور اپنی انگلیاں چٹخانے لگی اس کی اس حرکت کو روحان دیکھ کر مسکرا کر رہ گیا

کیا دیکھ رہی اتنے غور سے وہ منال کو نظروں میں قید کرتے ہوئے بولا

کچھ نہیں بس چاند دیکھ رہی تھی وہ سر جھکا کر بولی

چلو لاسٹ بار اکیلی دیکھ لو منال ریحان صدیقی کیونکہ اگلا چاند تم یہاں نہیں میرے گھر  
منال روحان بن کر دیکھو گی ان شاء اللہ

وہ بول کر اٹھا اور اپنے ہاتھ میں موجود گلاب جامن اس کے حیرت سے کھولے منہ میں رکھ دیا جس پر منال کی آنکھیں مزید کھول گئی



بس کردوں اپنی بڑی آنکھوں مزید بڑا کرنا کیا ان آنکھوں میں قید کرنا ہے مجھے

وہ جذبات سے چور لہجے میں بولا

آپ سچ بول رہے ہیں تایا ابومان گے وہ بے یقینی سے اس کو دیکھتے ہوئے اٹک اٹک کر

بولی



جی ہاں جی مان گے اور اب تو مجھے لگتا ہے ابوشادی کی ڈیٹ بھی آج ہی فائی نل کر کے

جائیں گے

جی وہ حیرت اور خوشی سے ملے جلے لہجے میں بولی

جی روحان نے پر یقین لہجے میں بولا تو منال نے شکر سر جھکایا

وہ بے ساختہ ہنسنے لگا

عین ان کے اوپر بالکونی میں کھڑی رنم سے مزید برداشت نہ ہو اور جلتی کڑھتی اپنے  
 روم میں چلی گی اور اس رشتے کو روکنے کے لیے سوچنے لگی

#-----

بھائی ی اگر آپ کی گول میز کا نفرنس ہوگی ہیں۔ تو میں آجاؤں میں نے ڈسٹرب تو

نہیں کیا آپ کو شجاع لان میں آکر بولا

روحان اور منال نے مسکرا کر ایک دوسرے کو دیکھا

آجائیں بھائی می اب اندر سب بلا رہے ہیں آپ کو ابونے فرقان انکل سے بات کر لی  
ہے وہ راضی ہیں اب آپ بتائی میں منگنی کرنی ہے یا نکاح یہ چل کر بتائی میں ابو کو جلدی  
سے

اچھا تم چلو میں آرہا ہوں روحان منال کو دیکھتے ہوئے بولا

NEW ERA MAGAZINE.COM  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

چلیں ٹھیک ہے آپ یہاں کھڑے ہو کر ہوا کھائی میں چلو بہنا تم میرے ساتھ شجاع

نے منال کا ہاتھ پکڑا اور تیزی سے اس کو اندر لے گیا

روحان اس کو دیکھ کر ارے ارے کرتا رہ گیا

یہ شجاع نے پیٹے گا میرے ہاتھوں سے آج اسکو تو گھر جا کر بتاؤں گا اچھے سے

اس نے سر پر ہاتھ پھیرا اور گھر کے اندر چلا گیا

#####

وہ اندر آیا تو منال صوفے پر بیٹھی تھی اور اسکے ایک طرف لائی بہ بیٹھی تھی اور دوسری  
طرف حاجرہ خاتون



بولیں فرزانہ بھابھی مجھے اجازت ہے منال کو یہ انگوٹھی پہننے کی

بھابھی آپ تو پوری تیاری سے آئی ہیں اب انکار کی کوئی گنجائش بنتی بھی نہیں ہے  
اب منال آپ کی بیٹی ہے پوری اجازت ہے آپ کو فرقان صدیقی بولے

بہت شکریہ بھائی صاحب

منال ہماری بیٹی ہے اور اس کو ہم پورا خیال رکھے گے کبھی کوئی شکایت نہیں ہوگی

ان شاء اللہ

یہ بول کر انہوں نے منال کو انگوٹھی پہنادی اور اس کے ماتھے پر پیار کیا خوش رہنے کی  
دعا دے کر فرزانہ بی بی کو اپنی جگہ بٹھا کر خود کھڑی ہوگی

منال کو جب فرزانہ بی بی نے گلے لگایا تو وہ بلک بلک رونے لگی

NEW ERA MAGAZINE.COM  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تو فرزانہ بی بی کی آنکھیں بھی نم ہوگی لائی بہ نے ان کو الگ کیا اور منال کو چپ کرانے  
لگی

حاجرہ خاتون نے فرزانہ بی بی کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر ان کو تسلی دی

تب ہی فرقان صاحب نے منال کے سر ہاتھ رکھا تو منال نے ان کو دیکھا اور کھڑی

ہو کر ان کے گلے لگ کر ایک بار پھر سے رونے لگی

فرقان صاحب اس کے سر پر ہاتھ پھر کر اسکو چپ کر رہے تھے وہ بار بار آنکھیں  
جھپک کر اپنے آنسو چھپانے کی کوشش کر رہے تھے

ان کو ایسے دیکھے فیروز احمد آگے اور منال کو آہستگی سے ان سے الگ کیا اور اسکو  
کندھوں سے پکڑ کر اپنے سامنے کیا اور بولے

جتنا رونا ہے یہاں صدیقی ہاوس میں رولو کیونکہ میرے گھر تم بہو نہیں بیٹی بن کر آؤ گی  
اور مجھے نہیں پسند کی میری اتنی پیاری بیٹی ذرا بھی روئے  
ویسے بھی تم ہنستی ہوئی اچھی لگتی ہو

اور بھائی کی شرٹ برباد کرتے ہوئے بھی شجاع نے ٹکڑا لگایا

تو منال نے روتے روتے مسکرا کر سامنے دیکھا تو روحان بڑی گہری نظروں سے اس کو

دیکھ رہا تھا



تو منال نے بس ایک نظر اس کو دیکھے کر اپنی نظریں جھکا لیں

جب کہ سب شجاع کی بات کا مطلب جاننے کے لیے اس کو دیکھ رہے تھے

کچھ خاص نہیں جب بھی ان دونوں کا سامنا ہو امیری پیاری سی بہن پلس بھا بھی نے  
میرے معصوم سے بھائی کی شرٹ پر کچھ نہ کچھ کارنامہ کیا ہے جیسے آج میرے پیارے

بھا بھی کو پنک شرٹ پہننے کا شرف حاصل ہو ایہ سب منال کی کرامات ہیں

جسبھی شاعر نہ کہا

ابتداءً عشق ہے روتا ہے کیا

آگے آگے دیکھیے ہوتا کیا



شجاع نے شعر لہک لہک کر پڑھا جس پر وہ سب ہنسنے لگے

NEW ERA MAGAZINE.com  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اور روحان نے شجاع کو گھور کر دیکھا جس کی اس نے ذرا فکر نہ کی

جس پر روحان نے دل ہی دل میں شجاع کو کہا گھر چل بیٹا پھر بتاتا ہوں

چلو یہ بتاؤ اب ہم اپنی بیٹی کو لینے کب آئے فیروز احمد نے منال کو اپنے ساتھ لگا کر



فرقان صاحب سے پوچھا

میرا خیال ہے ابھی منگنی ٹھیک ہے اگلے مہینے نکاح کر لیتے ہیں اور رخصتی منال کے  
پہپروں کے بعد کر لیں گے کیوں کیا خیال ہے فرقان صاحب بولے

نہیں انکل نکاح کے ساتھ ہی رخصتی اور پہپریہ شادیکے بعد بھی دے سکتی ہیں کوئی  
روک ٹوک نہیں ہوگی روحان بے صبری سے بولا

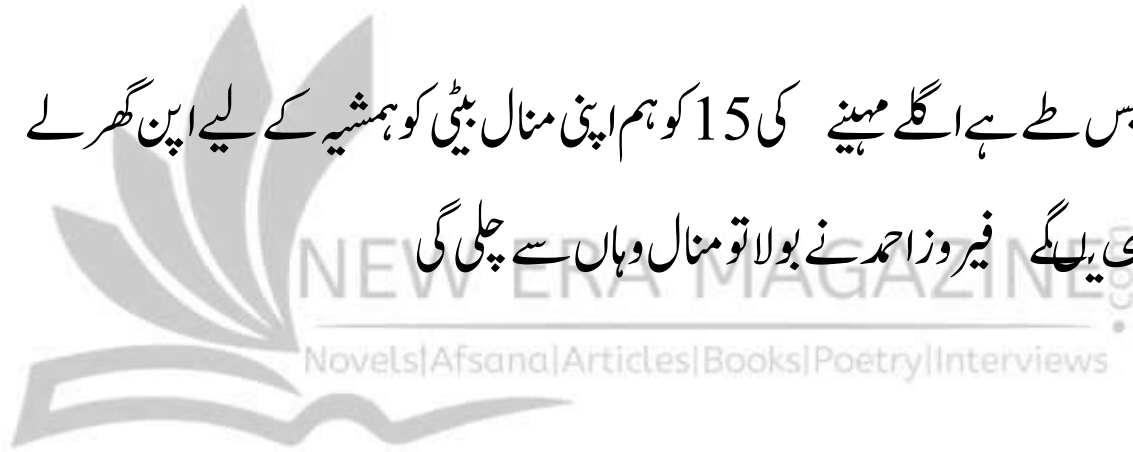
NEW ERA MAGAZINE  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تو سب ہنسنے لگے اس نے فوراً اپنا سر جھکا لیا

کیا ہوا جوان سر کیوں جھکا لیا ہم تو مذاق کر رہے تھے تمہارے ساتھ یہ سب تو میں نے  
تمہارے باپ کے کہنے پر بولا ہے مجھے بہت خوشی ہے کہ میری منال کے زندگی میں

آنے والا شخص ہمت والا ہے اسکو ہر سرد گرم سے بچانے والا ہے اس طرح سرمت  
 جھکاؤ کچھ غلط نہیں بولا تم نے بس اس طرح میری منال کا خیال رکھنا وہ اس کے  
 کندھے پر ہاتھ رکھ کر بولے تو اس نے اثبات میں سر ہلایا اور فرقان صاحب کے گلے  
 لگ گیا اور فیروز صاحب کو دیکھنے لگا جو اس کو دیکھ کر مسکرا رہے تھے

بس طے ہے گلے مہینے کی 15 کو ہم اپنی منال بیٹی کو ہمیشہ کے لیے اپن گھر لے  
 جائی یں گے فیروز احمد نے بولا تو منال وہاں سے چلی گی



ان شاء اللہ اللہ خیر کا وقت لائے فرقان صاحب بولے اور روحان کی پیٹھ پر تھکی دی  
 سب ایک دوسرے کو مبارک دینے لگے روحان کی نظریں منال کو تلاش کر رہی  
 تھی

جب شجاع اس کے پاس آکر بولا بھائی ی تازی تازی بنی سسرال میں کیوں اپنی عزت کا  
 فالودہ کرنا چاہتے ہو اپنی نظروں کو قابو کرو چلی گی ہیں وہ اور اب تم بھی اپنے گھر چلو

شرافت سے وہ اپنے گھر پر زور دے کر بولا

روحان نے اس کو کھا جانے والی نظروں سے دیکھا تو شجاع ڈھٹائی سی سے ہنستے ہوئے

باہر چلا گیا



تو روحان نے اپنا فون نکلا اور میسج ٹائیپ کرنے لگا

NEW ERA MAGAZINE.COM  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

چلیں بیٹا حاجرہ خاتون سب سے مل کر اس کو بولی

جی امی بس ایک منٹ آپ چلیں گاڑی میں بیٹھے میں آتا ہوں ایک ضروری کال کر کے

فون لے کر ایک طرف چلا گیا

کچھ دیر بعد وہ کال کر کے آیا جب تک سب گاڑی میں بیٹھے ہوئے تھے اور اس کا

ویٹ کر رہے تھے اس کے لبوں پر بڑی جاندار سی مسکراہٹ تھی جس کو دیکھ کر لائی بہ

اس کو چھیڑ رہی تھی

اس طرح ہنستے مسکراتے وہ لوگ اپنے گھر آئے گے

#####

وہ ابھی کمرے میں آئی تھی وہ بیڈ پر بیٹھی اپنے ہاتھ موجودا نگھوٹھی کو دیکھ رہی تھی

جب اس کا فون بجا

جس پر میجر صاحب کا لنگ لکھا ہوا تھا

منال نے مسکراتے ہوئے کال پک کی جی بولیں وہ بولی

کہاں چلی گی ہو تم اچانک سے روحان بے چینی سے بولا

سب شادی کی بات کر رہے تھے اچھا نہیں لگتا تو ہی روم میں آگی



کیوں اچھا نہیں لگتا ہم کوئی ی چوری کر رہے ہیں جو کسی سے ڈریں

بات ڈرنے کی نہیں بس اچھا نہیں لگتا کہ شادی کی بات ہو رہی ہوں اور لڑکی

بے شرموں کی طرح وہاں کھڑی رہیے

ادب سمجھا تو آپ شرما کر چلی گی تھی اچھا تو آپ شرماتی بھی ہو کیا بات ہے یہ تو نئی ی

بات پتا چلی ہے مجھے کہ جھلی لڑکی شرماتی بھی ہے

یہ آپ مجھے ہمیشہ جھلی لڑکی کیوں کہتے ہیں آج بتائیں ذرا وہ منہ پھلا کر بولی

اسی وجہ سے بولتا ہوں جھلی لڑکی اب دیکھو کیسے منہ بنا رہی ہو روحان مسکرا بولا

وہ ایک دم سے سیدھی ہو کر بیٹھی جو بات کرتے کرتے لیٹ گئی تھی

کہاں کہاں ہیں آپ کہاں سے دیکھ رہے ہیں مجھے وہ ادھر ادھر نظریں دوڑا کر بولی

میں تمہارے بہت قریب ہوں تمہارے دل میں تمہاری آنکھوں میں وہ مخمور لہجے

میں بولا

منال کا دل جیسے دھڑکنا بھول گیا اس کے ہاتھوں میں پیسنہ آنے لگا اسکے ہاتھ سن  
ہو رہے تھے وہ بالکل خاموشی سے روحان کو سن رہی تھی

کیا ہو انا خاموش کیوں ہوگی بے ہوش تو نہیں ہوگی جھلی لڑکی وہ ہنستے ہوئے بولا

آپ بہت خراب ہیں مجھے کوئی بات نہیں کرنی آپ سے وہ نروٹھے پن سے بولی

کیوں بات نہیں کروگی ایسا کیا کر دیا ہے میں نے بس اپنی محبت کا اظہار ہی کیا اور کچھ غلط  
تو نہیں بولانا

اچھا بابا سوری اگر کچھ برا لگا ہے تو ایک بات سنو میری

جی وہ مختصر سا بولی

یہ تم اتنا روئی کیوں تھی کیا تم راضی نہیں ہو ابھی شادی کے لیے وہ پوچھنے لگا

نہیں ایسی بات نہیں بس بابا بہت یاد آرہے تھے اس وجہ سے رونا آگیا تھا اگر آج بابا

ہوتے تو بہت خوش ہوتے وہ افسردہ سی بولی

ہسہ ٹھیک ہے منال وہ اللہ کی مرضی تھی ان کا تم سے جدا ہونا میری دعا ہے وہ جنت

میں اعلیٰ مقام پائیں آمین



اب سے تم میری ذمہ داری ہو میں پوری کوشش کروں گا کبھی کوئی ی دکھ نہ ملے تم کو  
 ہر خواہش پوری کرنے کی کوشش کروں گا اور وعدہ کرتا ہوں ہمیشہ تمہارے ساتھ  
 رہوں گا جب تک میری زندگی ہے اور بہت پیار کروں گا تم سے بس یہی چاہتا ہوں کہ  
 تم کبھی مت رونا تمہارا رونا برداشت نہیں ہوتا مجھ سے تمہارے آنسو جیسے میرے دل  
 پر گرتے ہیں بہت تکلیف دیتے ہیں مجھے اب کبھی مت رونا بس ہمیشہ ہنستی رہا کروں

جانِ روحان



NEW ERA MAGAZINE.COM

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews| وہ محبت سے بولا

بول کرتی ہو وعدہ

جی اب نہیں روں گی وعدہ منال اپنی آنکھوں سے آنسو صاف کرتے ہوئے بولی

چلو اپنا خیال رکھنا بہت سامیرے لیے

جی آپ بھی منال نے جواب میں کہا اور اللہ حافظ بول کر فون بند کر دیا اور فون کو سینے سے لگا کر بیڈ پر لیٹ گئی

اس کو بار بار روحان کو اپنا خیال رکھنا اور جانِ روحان بولنا یاد آ رہا تھا اس نے شرمنا کر اپنا دوپٹہ اپنے منہ پر رکھ لیا اور گنگناتے لگی

NEW ERA MAGAZINE.COM  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میں چلی میں چلی دیکھو پیار کی گلی

یہ آج کیا تماشا ہوا ہے گھر پر میں کچھ سمجھی نہیں اس سب کا مطلب بھلا بونے اتنی جلدی یہ سب کیوں طئے کر دیا کسی سے کچھ پوچھنا بتانا بھی ضروری نہیں سمجھا وہ لوگ پہلی بار آئے تھے اور ابونے ان کو نہ صرف ہاں کی بلکہ شادی کی ڈیٹ بھی فکس کر دی

ہے رنم غصے میں آگ بگولہ ہو کر بولی

تمہیں اسکی اتنی فکر کیوں ہو رہی ہے اچھا ہے بلا سر سے اترے گی صالحہ بیگم جلے دل

سے بولی



چاہتی تو میں بھی یہی ہوں کہاں وہ شاندار سالٹر کا اور کہاں یہ منہ پھٹ بد تمیز سی نہ  
 بولنے کی تمیز نہ پہننے اور ڈھنے کا سیلقہ اس کے ساتھ تو میری بیٹی چچتی ہے میری تو کوشش  
 تھی کہ یہ رشتہ نہ ہو پر تمہارے ابو نے پہلے کبھی میری سنی ہے جو اب سننے ان کو ہمیشہ  
 سے اپنی وہ منال پیاری ہے اپنی اولاد سے بھی زیادہ وہ حسد کی آگ میں جل رہی تھی  
 امی آپ بے فکر رہیں اگر وہ بندہ میرا نصیب نہیں بن سکا تو ہونے میں اس کو اس منال کا  
 بھی نہیں دوں گی میرے پاس ایسا کچھ ہے جو ساری بازی الٹ دے گا بس آپ کو اس

سب میں میرا ساتھ دینا ہے رنم خود غرضی سے بولی

میں تمہارے ساتھ ہوں یہ بتاؤ کرنا کیا ہے اور کیا ہے تمہارے پاس صالحہ بیگم اس

کے پاس بیٹھ کر بولی

تو سنیں کرنا یہ ہے رنم ان کو اپنا پلان بتانے لگی جس کو سن کر صالحہ بیگم کی آنکھوں میں  
عجیب سی چمک آئی اور پوری بات سن کر وہ کیمکنگی سے ہنسنے لگی

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

#####

ہیلو بلال جو کام بولا تھا تمہیں کیا بنا اس کا

وہ فون پر بات کرتے ہوئے بولا اور ساتھ ہی اپنی شرٹ تبدیل کرنے لگا

جی ہاں باس سارا کام ہو گیا جیسے جیسے بولا تھا آپ نے کل تک میں اور احتشام سارا ڈیٹا اور سب رپورٹس لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہو جائیں گے بلال مسخری سے بولا

بلال کبھی سنجیدہ بھی ہو گے کروہر وقت کا مذاق یہ اتنا ضروری اور سیریس کام تھا اور تم اس طرح کر رہے ہو روحان بولا

بھائی می میرے سارا کام ہو گیا ہے تو بے فکر ہو جائے کوئی شکایت نہیں ہوگی تجھے ان شاء اللہ

بلال پورے واثوق سے بولا

ان شاء اللہ ایسا ہی وہ ورنہ تو سوچ میں کیا کروں گا تیرے ساتھ

اب بس کر دے بھائی د مھکی دینے کی اور یہ بتا میری بھابھی کا کیا حال ہے اور کہاں  
تک پہنچی تیری کہانی کچھ بات بنی یا ابھی تک تیری گاڑی راستہ میں ہے وہ ہنستے ہوئے بولا

بات پکی ہوگی ہے اگلے مہینے کی 15 کو شادی ہے روحان نے گویا بلال کے سر پر بم



وہ جو بڑی تسلی سے لیٹا ہوا تھا ایک دم اٹھ کر بیٹھا جس کی وجہ سے اس کا سر بڑی زور

سے سامنے بیٹھے زاہد سے ٹکرایا جو اٹھنے لگا رہا تھا

او تیری مارے گے وہ دونوں ایک ساتھ بے اختیار بولے

کیا ہو گیا ہے اندھا ہو گیا ہے جو مجھے بے چارہ کا سر پھاڑا رہا ہے کیا فون پر تجھے کہی حملے کی  
 خبر مل گی ہے جو ایسے پال ہو گیا ہے ہوش و حواس گم ہو گے ہیں تیرے میں معصوم ملا  
 تھا تجھے ابھی بتانا ہوں تجھے تو صبر کر زاہد اس کو مارنے کے لیے لپکا اور ایک ہاتھ سے اپنا  
 سر سہلانے لگا

اوائے روک جا منحوس خبر ہی ایسی ہے تو سنے گا تو تجھے بھی ایسے ہی شاک لگے گا  
 خبر ہی ایسی ہے کہی پر حملے سے بڑھ کر سن یہ کیا بول رہا ہے  
 Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews  
 بلال نے زاہد کا ہاتھ پکڑ کر اس کو اپنے ساتھ بٹھایا اور فون اسپیکر پر کر دیا اب بولے  
 شہزادے کیا بولا رہا تھا

میں بول رہا تھا گلے مہینے کی 15 کو میری شادی طے ہو گی ہے جتنا جلدی ہو سارا کام  
 نبٹا کر یہاں پہنچو تم تینوں

کیا کیا کس کی شادی طئے ہوئی ہے اور کس پوری تفصیل بتا احتشام کو اپنی بیوی سے  
بات کرنے میں مگن تھا روحان کی آواز سن کر جلدی سے اپنا فون بند کر کے بلال کے  
پاس آ کر بیٹھتے ہوئے بولا

ایک بار بولا ہوا تم لوگوں کو سمجھ نہیں آ رہا میری شادی اور کس کی روحان چڑ کر بولا

اچھا تیری شادی اور کس سے یہ بتائے گا احتشام تیزی سے بولا

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

منال سے اور کس سے روحان نے تسلی سے جواب دیا

کیا منال سے کب کیوں کیسے ہوایہ کون منتر پڑھا ہے تو جو وہ مان گی اور اس کے گھر

والے بھی بلال کی حیرت کم ہونے کو نہیں آرہی تھی

کوئی منتر نہیں پڑھا بس ہوایہ کہ وہ ان کو ساری بات بتانے لگا جیسے جیسے وہ سنتے گے

ان کے چہرے کے تاثرات بدلتے گئے وہ بنا پلک جھپکے اس کی بات سن رہے تھے



اب تو گیا کام سے میجر روحان وہ مس پٹاخہ ساری زندگی تجھے اپنے اشارے پر نچائے گی

سب سے پہلے ہوش بلال کو آیا تھا اس کی بات سن احتشام کی ہنسی نکل گی

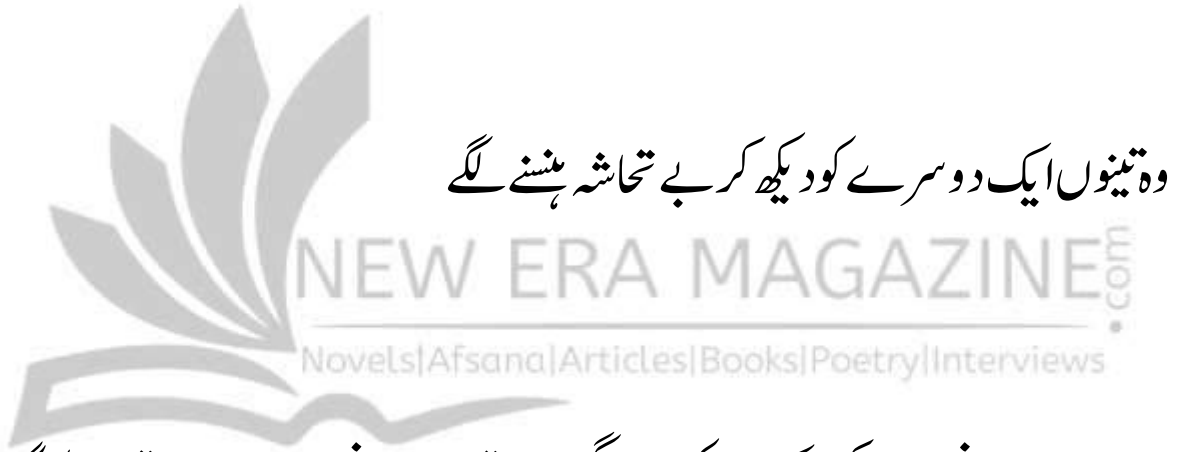
اب ایک بار تم نے اگر منال کو کچھ الٹا بولا تو میں منہ توڑ دوں گا تم سب کا روحان مس  
پٹاخہ سن کر بولا اور جلتی پر تیلی کا کام احتشام کی ہنسی نے کیا

اچھا ہماری توبہ ہم کچھ بھی نہیں بولتے وہ اب ہمارے پیارے دوست کی شریک حیات  
بننے والی ہے تو ہمارے لیے بہت قابل عزت ہے ہم ان کی جی جان سے عزت کرتے  
ہیں بھابھی ہے وہ ہماری پر ایک بات ہے

ہے وہ مس پٹاخہ وہ تینوں بیک وقت بولے اور فون کاٹ دیا جیسے ڈر تھا کہ روحان فون

سے نکل کر مارے گا

اب آئے گا مزہ اب آیا میجر روحان مس پٹاخہ کے قبضے میں جس کو کوئی می سیدھانہ  
کرے اس کو عشق کر دیتا ہے یہ بول کر وہ ہاتھ پر ہاتھ مار کر



وہ تینوں ایک دوسرے کو دیکھ کر بے تحاشہ ہنسنے لگے  
ادھر روحان فون بند کر کے اس کو ایسے گھور رہا تھا جیسے وہ فون سے ہی ان تینوں کا گلا  
گھونٹ دے گا

باز نہیں آئے کوئی می نہیں آنا تم لوگوں نے میرے پاس ہے پھر بتاؤں اتم سب کو

ویسے بولے تو سہی رہے تھے ہے تو مس پٹاخہ روحان اس کی پہلی اور دوسری ملاقات  
یاد کرتے ہوئے سوچنے لگا منال کا شرمایا روپ اس کی نظروں کے سامنے لہرایا تھا وہ بیڈ

پرچت لیٹ گیا

جھلی لڑکی بول کر اس نے آنکھیں بند کر لیں ا کے لبوں پر مسکراہٹ تھی جو منال کو یاد  
کر کے اس کے لبوں کا احاطہ کر لیتی تھی



بھامیں اندر آ جاؤں شجاع نے دروازہ ناک کر پوچھا

اور ہلکا سا دروازہ کھول کر اندر دیکھتے ہوئے بولا

آ جاؤ

وہ سیدھا ہو کر بیٹھتے ہوئے بولا اور دل میں سوچنے لگا کہ بیٹا تو آ گیا ہے خود اب بتاتا ہو تجھے  
تو

اوجھے لگتا ہے میں نے آپ کو ڈسٹرب کر دیا ہے میں چلا جاتا ہوں پھر آ جاو گا وہ روحان  
کے ہاتھ میں فون دیکھ کر بولا



اچھا ٹھیک ہے میں نے کب کہا آپ منال سے بات کر رہے تھے شجاع دانت نکال  
کر بولا

ایک بات تو میرے بھائی کی آج بڑی ہنسنی آرہی ہے تجھے خیر تو ہے  
وہاں منال کے گھر بھی ہنسی روکنے کا نام نہیں لے رہی تھی

ایسا بھی کیا لطیفہ پڑھا تھا میرے منہ پر جو تجھے سے ہنسنی روک نہیں رہی تھی

بھائی ی لطیفہ آپ کے منہ پر نہیں تھا وہ شرٹ تھی پنک کلر کی جو آپ ہمیشہ میرا مذاق  
اڑاتے تھے آج خود پہننی پڑگی اور آپس کی بات ہے مجھے تو وہ شرٹ لگتی بھی لیڈیز ہے  
ہسٹم وہ رازدانہ انداز میں بولا



روحان نے اس کی گردن میں اپنا بازو ڈال کر اس کو اپنے قریب کیا

لیڈیز شرٹ تجھے بڑا پتا ہے ابھی بتاتا ہوں تجھے تو

ہائے میرے اللہ بچا مجھے میرے بھائی ی کے تشدد سے یہ تو پورا دوانہ ہو گیا ہے کبھی  
چھوٹے بھائی ی کی گردن موڑتا ہے کبھی پنک شرٹ پہنتا ہے ہائے یہ عشق کیا کیا دن

دکھائے گا میں بتاؤں گا امی ابو کو مجھے معصوم پر کتنا ظلم ہوتا ہے شجاع دہائی ی دے کر بولا

ابے چپ کر کیا لڑکیوں کی طرح چیخ رہا ہے مرد بن ایسے جیسے ظلم کے پہلاڑ توڑ دیے

ہوں اتنا تو معصوم



جاد فح ہو جا یہاں سے روحان شجاع کی گردن چھوڑتے ہوئے بولا

جار ہا ہوں پتا ہے مجھے اب کہاں سے برداشت ہونا ہے میرا وجود آپ کو اس کمرے میں

اب تو آپ یہاں کسی اور کو دیکھنا چاہتے ہیں جس کی کبھ چوڑی کھنکے کبھی پائی ل کی آواز

آئے اور ریڈ دوپٹہ ہوا میں لہرائے اور پنک شٹ آپ کو گفٹ دی جائے آخری بات

بول کروہ تیزی سے باہر بھاگ گیا

روحان نے کشن واپس اپنی گود میں رکھ لیا جو اس نے شجاع کو مارنے کے لیے اٹھایا تھا

وہ ایک بار پر اپنے فون میں لگ گیا پر اب کی بار وہ کسی کو فون نہیں کر رہا تھا بلکہ وہ اپنے فون میں منال کے نمبر کے آگے منال ہٹا کر جانِ روحان لکھا رہا تھا ادھر منال نے بھی میجر صاحب سے

My life line

میں بدل دیا تھا



اسی گھر کے دوسرے کمرے میں ان دونوں کی خوشی ملیا میٹ کرنے کی تیاری بھی ہو رہی تھی

#####

یہ جناب جو جو آپ نے بولا تھا وہ سب مکمل ورک کیا ہے اور یہ ان سب کی رپورٹ ہے اب اس کے آگے کا تمہارا ہے کہ اس کا کیا کرنا ہے بلال نے ایک فائل روحان کے سامنے رکھ کر بولا اور خود چیٹی ر پر نیم دراز ہو گیا





میں سفر سے آیا ہوں اتنا لمبا سفر کر کے وہ لمبا کو کافی کھینچ کر بولا

اور کتنا لمبا سفر مجھے بھی تو پتا چلے ذرا روحان نے بھی بلال کی طرح لمبا خوب کھینچ کر

بولا

جسے مجھے پتا نہیں تو نے جناب عزت ماب بلال صاحب نے ایسے ہی منہ بند کرے سفر  
کیا ہو گیا ارے تو تو ساتھ بیٹھے بندے کو کھا جائے اور ڈکار نہ دے زیادہ تماشانہ کر  
میرے ساتھ چپ چاپ چائے پی کر نکل میرے ساتھ آگے کا کام دیکھتے ہیں

روحان فائیل کو الماری میں رکھتے ہوئے بولا

چل چائے منگوا لیں ساتھ میں بسکٹ نمکوشامی پکوڑے لازمی ہونے چاہے خالی چائے  
اچھی نہیں لگتی مجھے بلال نے روحان کو دیکھ کر مصعومیت سے کہا تو روحان نے مسکرا کر

اپنا سر نیچے کر لیا اور آہستہ آواز میں بولا بھکڑ اور چائے کو بول کر وہ بلال کے سامنے بیٹھ گیا اور اس کو آگے کے بارے میں بات کرنے لگا

#####

وہ دونوں اس وقت ایک کافی شاپ میں بیٹھے تھے جب وہ ان کی ٹیبل پر آئی اور بیٹھنے کا پوچھے بنا ہی وہ روحان کے سامنے والی کرسی پر براجمان ہوگی

جب کہ بلال کبھی روحان اور کبھی اس کو حیرت طے دیکھتا اور بات کو سمجھنے کی ناکام کوشش کرتا

کیا لیں گی آپ مس رنم صدیقی روحان نے اپنے جان لیوا انداز میں پوچھا

رنم جو اس کو دیکھنے میں محو تھی اس کی آواز سے ہوش کی دنیا میں واپس آئی

جی جو آپکی مرضی وہ بامشکل بول پائی تھی کل جب اس کو روحان کا فون آیا تھا کہ اس سے ملنا چاہتا ہے تب سے وہ ہوا میں اڑ رہی تھی اور آج وہ روحان کی بتائی ہوئی تھی جگہ پر اس سے ملنے آئی تھی

ٹھیک ہے یہاں کا فریش جو س بہت اچھا ہے وہ منگواتے ہیں پھر روحان نے مسکرا کر کہا اور ویٹر کو اشارہ کیا

ایسا کرو میڈیم کے لیے فریش اپیل جو س لے آو روحان نے ویٹر کو بولا جس پر وہ لیس سر بول سر جھکا کر چلا گیا

اچھا اور بتائی یں مس رنم اور کیا کرتی ہو آپ روحان نے نہایت خوش اخلاق میزبان

ہونے کا فریضہ انجام دیتے ہو بولا

جب کہ بلال ہونق کی طرح منہ کھولے روحان کو دیکھا رہا تھا جو پہلی بار کسی انجان لڑکی سے اتنا مسکرا کر بات کر رہا تھا

اگر آج اس کو اس طرح بات کرتے ہوئے کوئی ی اور بھی دیکھ لیتا تو شاید وہ صدمے اور حیرت سے بے ہوش ضرور ہو جاتا

بلال کبھی روحان اور کبھی رنم کو دیکھتا رنم کی تو سمجھ آرہی تھی مگر وہ روحان کی وجہ سے زیادہ حیران تھا اس کو روحان کی دماغی حالت پر شبہ ہو رہا تھا کافی دیر اس نے ان کو بات کرتے ہوئے دیکھا اور کچھ دیر بعد اس کی ہمت جواب دے گی تو اس نے روحان کو اپنی سائی یڈ ہلکا سا کیسینچھا اور رنم کو دیکھ کر مسکرایا اور آہستہ آواز میں روحان کے کان میں

بولا

کیا تو پاگل ہو گیا ہے یہ رنم ہے منال کے تایا کی بیٹی منال نہیں ہے

جانتا ہوں میں تو اپنا منہ بند رکھ اور سکون سے بیٹھ جا اور جو تیرے سامے رکھا ہے وہ کھا  
 خاموشی سے روحان نے بنا بلال کی طرف دیکھ ہوئے بات کی اس کی نظر سامنے سے  
 آتے ایک لڑکے پر تھی جس نے روحان سے نظر ملتے ہی سر سے اشارہ کیا جس پر  
 روحان نے تیزی سے دوبار اپنی پلک جھپک کر اس کے اشارہ کا جواب اور ایک بار پھر وہ  
 رنم سے بات کرنے لگا

بلال روحان کی بات سن کر بد مزہ ہو گیا اور سامنے پڑا اسٹیک کو بے دلی سے کھانے لگا  
 اور روحان کے روپے کو سمجھنے کی کوشش کرنے لگا

جب تک وہ ویٹر فریش جو س سرو کرنے لگا

لیں جو س مس رنم روحان نے گلاس اس کے سامنے کیا جو اس نے بڑی ادا سے اٹھایا اور  
 نزاکت سے اپنے منہ سے لگایا اور ایک گھونٹ بھر کر ابھی وہ ٹیبل پر واپس گلاس رکھ  
 رہی تھی جب ایک لڑکا تیزی سے وہاں سے گزرا اور جو س کا گلاس جھلک گیا اور جو س  
 رنم کے اوپر گیا



کیا مصیبت ہے اندھے ہو نظر نہیں آتا وہ اس لڑکے پر چلانے لگی

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ریلکس ہو جائیں مس رنم آپ اس کو چھوڑی ہیں میں دیکھتا ہوں اس کو آپ جا کر اس  
 کو صاف کر لیں یہ نہ ہو داغ لگ جائے

روحان کھڑے ہو کر بولا اس لڑکا کا گریبان پکڑ کر بولا

جب کہ وہ لڑکا بار بار رنم سے سوری بول رہا تھا کہ اس نے جان کر نہیں کیا

او کے میں جاتی ہوں اس کو صاف کرنے پر آپ اس اندھے بد تمیز انسان کو چھوڑنا نہیں  
 اس کو تو میں آکر بتاتی ہوں میرا اتنا مہنگا سوٹ خراب کر دیا ہے وہ شان بے نیازی سے  
 بولی اور واش روم کی طرف چلی گی

اس کے جانے کے بعد روحان نے تیزی سے رومال نکالا اور اس کو اس گلاس پر رکھا  
 اور اس کا سارا جو س دوسرے گلاس میں ڈال کر اس لڑکے کو دیا اور اس کے کان میں  
 کچھ بول کر اپنے والٹ سے اس کو نیلے ہرے دو تین نوٹ اس کے ہاتھ میں دے کر  
 اس کے کندھے پر ہاتھ مار کر اس کو جانے کا اشارہ کیا

اور خود اپنے بال سیٹ کر کے پھر سے بیٹھ گیا

بلال نا سمجھی سے اس کو دیکھ رہا تھا

اوائے منہ بند کر مکھی چلی جائے گی روحان نے اس کی طرف دیکھا بنا بولا

کچھ دیر بعد رنم آئی اور ادھر ادھر دیکھ کر بولی کہاں گیا وہ بد تمیز لڑکا آپ نے جانے

کیوں دیا اس کو وہ چلا کر بولی

آہستہ بولیں رنم وہ معافی مانگا رہا تھا اب اتنی سے بات کے لیے اس کو کیا کرتے روحان

بد مزہ ہو کر بولا

یہ اتنی سی بات ہے میرا اتنا مہنگا سوٹ بے یہ وہ اپنا سوٹ دیکھ کر بولی



او کے اب چھوڑیں یہ جو س پی لیں اور مجھے اجازت دیں ایک ضروری کام یاد آ گیا ہے  
پھر ملاقات ہوگی آپ سے او کے بائے وہ بنا رنم کی بات سننے وہاں سے اٹھ گیا

رنم اس کو دیکھتی رہی اور وہ بلال وہاں سے اٹھ کر چلے گئے

جب کہ رنم اس کے اس طرح جانے پر کھولتی رہ گئی  
NEW ERA MAGAZINE.com  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews  
مجھے کچھ بتائے گا یہ کیا تھا بلال نے اس کے ساتھ چلتے ہوئے سوال کیا

تیری سمجھ نہیں آئے گا تو بس خاموشی سے رہ میرے پیارے دوست جو میں کرنے  
آیا تھا وہ ہو گیا ہے بس یہی کافی ہے روحان نے اس کی طرف دیکھا بولا

او کے بھئی تو جانے اور تیرے کام ہم کیا کر سکتے ہیں بلال نے ٹھنڈی سانس بھر کر  
 بولا اور گاڑی میں بیٹھ گئے

#####

بد تمیز گھٹیا فضول انسان مجھے جانا ہی نہیں چاہیے تھا اس کے بلانے پر اس سے ملنے پتا  
 نہیں کیا سمجھتا ہے خود کو کہی کسی ریاست کا بادشاہ ہے ذرا سا حسین کیا ہے کچھ سمجھتا ہی  
 نہیں اپنے سامنے کسی کوچیپ انسان



بعد میں ملتے ہیں ابھی ضروری کام ہے وہ منہ کر بولی

مائی فٹ ضروری کام

وہ جلے پیر بلی کی طرح ادھر سے ادھر چکر لگا رہی تھی جب سے وہ کافی شاپ سے آئی

تھی ہر ایک پر غصہ کر رہی تھی

کیا ہو گیا ہے رنم کیا شور مچایا ہوا ہے کب سے بول رہی ہو اور یہ کس کو کوس رہی ہو کون ہے یہ فضول انسان کہاں گی تھی تم کس کو ملنے کچھ بتاؤں گی صالحہ بیگم نے اس کو قدر غصے میں دیکھ کر سوال کیا



میں وہاں گی تو وہ ملا تو بہت اچھے سے تھا پھر وہ بد تمیز لڑکانے کہاں سے آ گیا اور میرے کپڑوں پر جو س گرا دیا میں جو س صاف کرنے گی واپس آئی تو اس روحان کو کہی جانا تھا ہماری بات بھی نہیں ہو سکی اگر بات ہو جاتی تو میں اس کو اس طرح الجھاتی وہ منال کو بھول جاتا رنم اپنی ماں کو بتایا اور آخری بات پر عجیب سے مسکرائی

اچھا تو یہ بات ہے اگر تو تم سے اچھے سے ملا تو ایسے کیوں بول رہی تھی اور مجھے ایک  
بات سمجھ نہیں آئی اس نے منال کا رشتہ بھیج کر تمہیں کیوں ملنے بلایا اگر تم پسند  
تھی تو وہ بات تمہارے لیے کرتا صالحہ بیگم بولی

افف امی پتا نہیں آپ بھی کیا کیا سوچتی ہیں ان لڑکوں کا آپ کو نہیں پتا بس آپ مجھ پر  
چھوڑ دیے میں سب سنبھال لوں گی جیسے وہاں مری میں کیا تھا بس وہاں تھوڑی چوک  
ہوگی اور یہ منال نامی بلا ایک بار پھر ہمارے سر پر مسلط ہوگی اب ایسا کچھ نہیں ہوگا اب  
میں اپنا ہر کارڈ ترتیب سے کھیلوں گی اور جیت میری ہوگی بس آپ دیکھتی جائیں میں  
کیا کرتی ہوں کیسے اس منال کو روحان کی زندگی سے دودھ سے مکھی کی طرح نکال  
دوں گی اور روحان کو اپنا بنا لوں گی بس جیسے جیسے میں بولتی جاؤں آپ ویسا ویسا کرتی  
جائیں

ٹھیک ہے رنم بس جو کرنا ہے جلدی کرو وقت نہیں ہے ہمارے پاس صالحہ بیگم بے  
چینی سے بولی

او کے امی جسٹ چلِ رنم ادا سے بول کر آئی پینے کے سامنے کھڑی ہو کر خود کو  
گھوم گھوم کر دیکھنے لگی

اس بات سے انجان کے اس کے پرس کے ساتھ لگے ننھے سے خفیے کیرے  
سے اس کی ساری بات میجر روحان اور اس کی ٹیم سن اور دیکھ رہی تھی



#####

ویل ڈن احتشام یہ تم نے بہت زبردست کام کیا تھا روحان اپنا لیب ٹاپ بند کیا  
اور احتشام کو داد دیتے ہوئے بولا جس نے رنم کے بیگ میں وہ کیرا لگایا تھا وہ کافی  
شاپ آئی تھی جب وہ وہاں اینٹر ہوئی تھی یہ کافی شاپ جو آرمی ایریا میں تھی  
آرمی ایریا ہونے کی بنا پر ہر ایک فرد کی چیکنگ اور اس کے سامان اور بیگ کی چیکنگ

کے بعد اینٹری ہوتی تھی اس لیے احتشام کے لیے یہ کام کرنا کافی آسان رہا تبھی اس نے اپنی لیڈرز کو لیگ کی مدد سے یہ کارنامہ انجام دیا تھا اور وہ اپنے کالر کو سیٹ کر رہا تھا کہ وہ اپنے پلان میں کامیاب رہا تھا

یہ سب تو ہو گیا اب آگے کیا کرنا ہے اور مجھے ایک بات بتاؤ نے اس رنم کیوں ملنے بلایا تھا اور کیا تجھے رنم پر شک ہے کہ اس نے وہاں مری میں منال بھا بھی پر حملہ کیا تھا بلال نے کینفوز ہو کر روحان سے پوچھا

روحان نے بلال کو دیکھا اور اپنا سر کرسی کی بیک سے ڈکا دیا اور بولا بلال تو ابھی تک نہیں سمجھا اگر میں رنم کو نہ بلاتا تو احتشام یہ کیمر کیسے لگاتا اور رہی بات رنم پر شک کرنے کی تو میرے بھولے دوست مجھے رنم پر شک نہیں پورا یقین ہے کہ اس نے ہی منال پر حملہ کیا تھا یہ آج کا ملنا اس وجہ سے تھا کہ مجھے رنم کے فننگر پر نٹس چاہیے تھے تاکہ وہ اس ڈنڈے والے فننگر پر نٹس سے مچھ کر سکیں

مگر وہ کیسے جب وہاں گے تھے تب تو بارش ہونے والی تھی اگر اس ڈنڈے پر رنم کے  
فنگر پر نٹس تھے بھی تو کیا وہ بارش میں رہ جاتے بلال نے پوچھا

بیٹا تو اکیلا جاتا روحان کے ساتھ تو شاید یہی ہوتا مگر ہم دونوں بھی ساتھ تھے شاید زاہد  
نے اس کی طرف دیکھ کر ہنستے ہوئے بولا وہ احتشام بلال کا منہ دیکھ کر کھسر پھسر

کرنے لگے  
NEW ERA MAGAZINE  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کیا بکواس کر رہے ہو تم دونوں زور سے بولو بلال ان دونوں پر چلایا

رہنے دے تیرے پھر سمجھ نہیں آئی تو جا کچھ کھاپی جو تیرا کام ہے یہ تیرے بس کی  
بات نہیں ہے رہنے دے تو

وہ دونوں ہاتھ پر ہاتھ مار کر بولے اور ہنسنے لگے

تم دونوں کبھی سیدھی طرح بات نہیں کر سکتے بتاؤ مجھے کب کیسے اور کیا ہوا تھا میں بھی  
تو تمہارے ساتھ تھا بلال ان دونوں کو ہنستا دیکھ کر غصہ سے بولا

بلال بلال میری بات سن یا یہ اتنی بڑی بات بھی نہیں جتنی تم سمجھ رہا ہے جب ہم  
وہاں گے تھے تب بارش شروع نہیں ہوئی تھی بعد میں شروع ہوئی تھی اور تب  
تک زاہد کو وہ ڈنڈا ملا تھا اس پر بلڈ لگا ہوا تھا جو اس نے گاڑی میں رکھا دیا تھا جا کر اور جب  
اس پر لگے بلڈ گاڑی این کیا تو وہ منال کا بلڈ تھا وہاں جو فننگر پر ننٹس ملے اب وہ رہتے تھے  
وہاں پر موجود لوگوں پر مجھے شک تھا میں نے اس سب کے فننگر پر ننٹس کسی نہ کسی  
بہانے سے میچ کر لیے تھے کسی کے بھی میچ نہیں ہوئے مجھے تو رنم پر شک بھ نہیں تھا  
کہ کوئی بہن کیسے اپنی بہن کو تکلیف دے سکتی ہے پر مجھے اس لڑکی نے غلط ثابت  
کر دیا روحان آنکھیں بند کر کے اس دن کی اپنی اور منال کی باتیں یاد کر کے بولا جب وہ  
منال کا رشتہ لے کر گئے تھے منال اور روحان جب بات کر رہے تھے تب اس کو



احساس ہوا کوئی می ہے جو ان کی بات سن رہا ہے تب اس نے نامحسوس طریقے سے رنم کو دیکھا تھا اور اپنی عقابنی نظروں سے اس نے رنم کے چہرے کا اتار چڑھاؤ دیکھ لیا تھا تب اس کو رنم پر شک ہوا اور جب اس کو اپنی منال سے پہلی ملاقات یاد آئی جس کو اپنی پکس سے رنم کے جلنے کی بات کر رہی تھی تب اس کے شک کا یقین بدل گیا اور اس لیے اس نے رنم کے فنگر پر نٹس لینے کے لیے یہ سب کیا

اچھا تو یہ بات ہے میں تو اس دن پریشان ہو گیا تھا پہلے تو اس مس پٹاخہ کے لیے دیوانہ ہو رہا تھا اب کہاں یہاں الٹی کھوپڑی کی لڑکی کوئی می اور نہیں ملی تجھے اب اس بے چاری کا کیا ہو گا کیا سوچتی ہو گی وہ پہلے میں اور اب میری یہ کزن

اوپا گل انسان بکو اس بند کر اپنی کھانے کو دواس کو کچھ ورنہ یہ ضائع ہو جائے گا میرے ہاتھوں بولنے سے پہلے سوچتا بھی نہیں دل تو کر رہا ہے منہ توڑ دوں اس اور یہ کیا بولا تو نے میری منال کو

روحان بلال کی بات درمیان سے کاٹ کر بولا

بیٹ بیٹ یہ منال تیری کب سے ہوگی زاہد نے روحان کو سینے پر ہاتھ رکھ کر روکا جو  
بلال کی طرف آ رہا تھا



اب وہ میری منال ہے روحان ایک جذبے سے بولا

NEW ERA MAGAZINE.com  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تو تینوں اس کو دیکھ کر ادا کرنے لگے

جس پر روحان دھیمے سے مسکرا کر واپس اپنی چچی رپڑ پر جا کر بیٹھ گیا اور آنکھیں بند  
کر کے منال کو سوچنے لگا تو چھم سے اس کی بند آنکھوں کے سامنے منال کا مسکراتا چہرہ آ گیا  
جس کی وجہ سے اس کی مسکراہٹ اور بھی گہری ہوگی

جس کو وہ تینوں، نستے ہوئے روحان کو چھیڑنے لگے

بلالوہ کون سا گانا ہے بھلا سا جو اس وقت اس مجنون پر پورا آرہا ہے

احتشام نے بولا تو بلال باقاعدہ ٹیبیل بجا کر گانا گانے لگا



دھیرے دھیرے سے تیرا ہوا رفتہ رفتہ تیرا ہوا

NEW ERA MAGAZINE.com  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

#####

روحان بھائی می یہ لیں رپورٹ جو آپ نے کہا تھا جیسے کہا تھا سب ہو گیا ہے آپ دیکھ لیں اور اگر کوئی می کام ہو تو بتائی میں مجھے اس دن جو لڑکار نم سے ٹکرایا تھا وہ رپورٹس کے ساتھ اس وقت روحان کے پاس آیا تھا اس نے رپورٹس ٹیبیل پر رکھی اور روحان کے اشارے پر اس کے سامنے والی کرسی پر بیٹھ گیا

گڈ حارب بیٹھو تم بہت شکر یہ تمہارا میں ذرا چیک کر لوں یہ رپورٹس پھر بتانا ہوں  
تمہیں آگے کیا کرنا ہے

وہ جیسے جیسے پڑھتا جا رہا تھا اس کے چہرے پر تناؤ بڑھتا جا رہا تھا



کیا ہوا سب خیر تو روحان احتشام نے پوچھا  
خیر ہے سب بس یہ سوچ رہا ہوں کوئی اتنا کیسے گر سکتا ہے کہ اپنے ہی گھر  
کے فرد کو نقصان پہنچائے وہ جو آپ کے ساتھ ہی رہتا ہو ساتھ میں پرورش پائی ہو وہ  
تین انگلیوں سے اپنا ماتھا سہلا کر بولا اور دراز سے سگریٹ نکلا اس کو جلا کر اپنے لبوں  
سے لگایا

یہ دنیا ہے میرے بھائی یہاں بڑا کچھ ہو جاتا ہے

یہاں باپ بیٹے کا دشمن بن جاتا ہے اور بھائی بھائی کی جان سے مار دیتا ہے ماں اپنی  
اولاد کو چھوڑ کر چلی جاتی ہے یہ دونوں تو کزنز ہیں

کیا ہوا کیا بیچ ہو گے رنم کے فنگر پرنٹس احتشام سوال کیا



تو اب کیا کرنا ہے کچھ سوچا ہے

نہیں

یار وہ تو اتنی معصوم سی ہے اپنے حال میں خوش رہنے والی جہاں تک میں اس کو سمجھا  
ہوں اس کی باقی لڑکیوں کی طرح خواہشات نہیں ہے تھوڑی موڈی اور منہ پھٹ  
ضرور ہے پر کسی کا دل نہیں دکھاتی کہ کوئی اس کی جان کے درپے ہو جائے

اس کی مصعومیت ہی اس کی کمزوری ہے شاید ایسے لوگ بہت جلد لوگوں پر اعتبار کر لیتے ہیں اور جو چالاک اور شاطر لوگ ہوتے ہیں وہ ان کا اپنے طریقے سے فائی وہ اٹھاتے ہیں اور رہی بات موڈی اور منہ پھٹ ہونے کی موڈی تو سہی ہے اور پر جو وہ منہ پھٹ ہیں اس کا تجھے ساری زندگی مزہ چکھنا ہو گا سوچ کیا کیا نام نہیں ملنے والے تجھے سڑیل کے علاوہ

اور دل دکھاتی بے شک نہیں پر چور اور ضرور ہے جیسے ہمارے شہزادے سے دوست کا چوری کر لیا ہے اب وہ مجنون بن گیا ہے جس کو اپنی لیلی کے سوا اب کچھ نظر نہیں آتا اور اب جب تو ان کے ساتھ ہو گا ہمیشہ تو کوئی ی ان کی جان کو کیا نقصان پہنچائے گا بلکہ اب تو ہوا کو بھی تجھ سے اجازت لینا ہو گی مجھے لگتا ہے

احتشام ایک آنکھ دبا کر بولا

دل تو میرا یہی کرتا ہے کہ اس کو اس دنیا سے چھپا کر اپنے دل میں رکھ لوں پر یہ ممکن  
نہیں روحان ٹھنڈی سانس بھر کر بولا

بھائی می جو ممکن ہے وہ کر لیتے ہیں پھر اب مجھے بتاؤ اب آگے کیا کرنا ہے میں اور کیا مدد  
کر سکتا ہوں آپ کی حارب ان دونوں کی باتیں سن کر بولا



اآں ہاں اب تم ایسا کرو کہ روحان آگے ہو کر بیٹھ گیا اور نہایت آہستہ آواز میں  
حارب کو سمجھانے لگا

ساری بات سن کر حارب اس سے اجازت لے کر چلا گیا اس وعدے کے ساتھ کہ وہ  
آگے کا بھی سارا پلان باخوبی انجام دے گا

اس کے جانے کے بعد اُحتشام کافی دیر تک روحان کو خاموشی سے دیکھتا رہا اور کافی دیر

بعد بولا

کیا

تجھے لگتا ہے یہ جو تو نے پلان بنایا ہے یہ ورک کریگا مطلب جیسے تو سوچ رہا ہے سب

ویسے ہی ہوگا



مجھے پتا ہے جیسا میں نے سوچا ہے ویسا ہی ہوگا اگر نہ ہو تو میں حالات ہی ایسے پیدا کر  
دوں گا کہ وہ یہ قدم اٹھانے پر مجبور ہو جائے اور پھر میں اپنا کارڈ کھیلوں میں چاہوں تو  
ایسے بھی جا کر اس کے تایا کو سب بتا دوں مگر مجھے لگتا ہے وہ دونوں ماں بیٹی مکر جائیں  
گی اور سارا کھیل خراب ہو جائے گا

اور اس سب میں اگر نرم یا اس کی ماں نے پھر سے منال بھابھی کو کوئی نقصان



پہچنانے کی کوشش کی تو کیا کرے گا تو

ابھی تو اپنے اس منہ سے کہا ہے کہ اب ہوا کو بھی میری اجازت کی ضرورت ہے میری  
منال کو چھونے کے لیے تو وہ ماں بیٹی ان کی کیا مجال میجر روحان اپنی جان روحان کی  
حفاظت کرنا جانتا ہے ویسے بھی ہم اس فوج کا حصہ جو دشمن کو میدان جنگ میں اتار کر  
چائے پلاتے اور پھر پوچھتے ہاں بھی اب کیا حال ہے اور

How is tea ☕👊 NEW ERA MAGAZINE.COM  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ اپنا فون اور سگریٹ کی ڈبی ٹیبل سے اٹھاتے ہوئے بولا اس وقت اس کے لبوں پر  
بڑی جاندار مسکراہٹ تھی

کوئی شک

نہ نو سر احتشام پورے اعتماد سے بولا

اور

وہ دونوں ایک دوسرے کی کمر کے گرد ہاتھ ڈال کر باہر نکل گے

پورا لان زرد گیندے کے پھولوں اور سرخ گلابوں سے سجا ہوا تھا جابجا ننھی ننھی  
 لائی ٹوں کی لڑیاں ماحول کو اور خوشگوار بنا رہی تھی ڈھولک کی تھاپ اور اس کے ساتھ  
 ٹپے مایے گاتی لڑکیوں کی آواز سے کی ایک الگ رونق تھی فیروزولا میں

وہ اپنے کمرے میں آئی نے کے سامنا کھڑا تھا سفید کرتے پاجامے میں وہ مردانہ  
 وجاہت کا منہ بولتا ثبوت لگ رہا تھا وہ اپنے بالوں کو جل لگا کر سیٹ کر رہا تھا تھا جب اس  
 کی فون کی رنگ بجی سکرین پر جانِ روحان کا لنگ دیکھ کر اس کے لبوں پر جاندار  
 مسکراہٹ دوڑ گئی

جی بولیں جانِ روحان کیسی ہو آپ اور مجھے پر کیسے ترس آگیا آپ کو آج کہ خود کال کی  
وہ زندگی سے بھرپور لہجے میں بولا

میں نے بس یہ پوچھنا تھا کہ آپ تیار ہو گے ہیں وہ زرد اور گرین کلر کے فرائک اور  
شرارے میں پھولوں کا زیور پہنے لائی ٹ سے میک اپ میں بہت پیاری لگ رہی تھی

NEW ERA MAGAZINE.COM  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جی زندگی ہو گیا ہو بس تھوڑا اور ویٹ کرو کچھ دیر میں آپ کے سامنے  
موجود ہونا ہے میں نے اور یہ بتاؤ آپ ہوگی ہیں تیار

جی میں ہوگی ہوں تیار بس چوڑیاں پہنوگی اب بس وہ اپنی خالی کلائی یاں دیکھ کر بولی  
آپ یہ بتائیں آپ نے وائی ٹ سوٹ پر بلیک واسکٹ پہنی ہے

نہیں میں نے صرف وائیٹ سوٹ پہنا ہے کیوں بلیک واسکٹ ضروری تھی

جی بہت ضروری تھی کیوں نہیں پہنی اب اس وقت پہن لیں پلیز وہ شہد میں ڈوبے

لہجے میں بولی

ابھی کیسے پہنو جانِ روحان نہیں ہے میرے پاس وہ اپنے بالوں پر برش پھیرتے ہوئے

بولا

ڈریسنگ پر پڑے فون کا اسپیکر آن ہونے کی وجہ سے روم میں آنے والے شجاع

نے منال کی اور اس کو روحان کا جواب بھی سن لیا تھا

ہونے والی بھا بھی آپ فکر نہ کرو میں آپ کے اس سٹریل سے دو لہے کو بلیک واسکوٹ

اور یلو کلر مفکر کے ساتھ لاوں گا یہ ایک اچھے والے بھائی کی کا وعدہ ہے اپنی اچھی والی  
بہن کے ساتھ تو آپ بے فکر ہو جائیں

چلیں ٹھیک ہے شجاع بھائی کی اللہ حافظ وہ بولی اور جلدی سے فون بند کر دیا



جی اللہ حافظ

شجاع نے منال سے بات کرے کے فون بند کر دیا اور اب وہ روحان کے سامنے کھڑا  
اپنی بتیسی کی نمائش کر رہا تھا

کیا ہے کیوں کھڑا ہے یہاں اور فون کیوں بند کیا مجھے بات کرنی تھی منال سے روحان  
اس کو گھورتے ہوئے بولا

میرے مجنون بھائی کی ابھی کچھ دیر کے بعد ہم نے وہی جانا ہے پھر دل کھول کر دل بھر  
 کر جتنی مرضی باتیں کر لینا ابھی تیار تو ڈھنگ سے ہو جاؤ کیوں میرا ناک کٹوانا  
 چاہتے ہو تم بھر جوانی میں

ایک منٹ ایک منٹ یہ تو نے منال کو کیا بولا تھا



یہی کہ میں آپ بے فکر رہوں میں آپ کے دو لہے کو بیلک واسکٹ پہنا کر لاؤں گا

اور کیا بولا تھا وہ بھوئی میں اچکا کر بولا

اور یہ کہ یلو مفلر بھی وہ اپنی بات کر کے ادھر ادھر دیکھنے لگا

اور کیا بولا تھا

اور تو کچھ نہیں بولا میں معصوم سا بچہ

اچھا وہ سڑیل کس نے بولا تھا



NEW ERA MAGAZINE.com

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry

صبر کرا بھی بتا ہوں تجھے

کیا بات وہ بولتی ہیں تو کچھ نہیں بولتے تب تو بولتی بند ہو جاتی ہے

اور بھائی می کے منہ سے نکل گیا تو اس کے پیچھے ہاتھ دھو کر بلکہ نہادھو کر پڑے گے  
کمال ہے یار خون سفید ہو گیا کوئی می عزت ہی نہیں رہی بندے کی وہ دکھی لہجے میں بولا

زیادہ ڈرامے نہ کر جا اور جا کر اپنی بہن پلس بھا بھی کی فرمائی ش پر لا کر دے اب وہ  
بیلک واسکٹ اور یلو مفلر ڈرامے باز کہی کا

کیا بات ہے اگر ہم بولتے تو کبھی نہ پہنتے اور ادھر سے آڈر آیا تو حاضر کرو جوان کے لیے  
کیا بات ہے بڑے تابعدار بڑے فرمانبردار اطاعت گزار قسم کے شوہر بنو گے میرے بھا

ئی

دوسرے لفظوں میں وہ سیٹی بجا کر ایک آنکھ دبا کر بولا

سمجھ تو گے ہو گے نا کیا بولا رہا ہوں میں



چل میرے بھائی کی اپنی بکو اس بند کر اور جاوہ کر جو بولا ہے روحان بیڈ پر بیٹھ کر پاؤں  
میں بیلک پشاوری چیل پہنتے ہوئے بولا

اب بھائی کی بات بکو اس لگتی ہے ہائے ہائے



یہ عشق کیا کیا نہ دکھائے گا

وہ بولتا ہوا باہر چل گیا جب کہ روحان محض سر ہلاتے ہوئے اس کے آنے کا ویٹ  
کرنے لگا

کچھ دیر بعد وہ اس لائی کی ہوئی کی بیلک واسکٹ اور یلو مفکر پہنے منال کے گھر جانے  
کے لیے سب کے ہمراہ نکل گئے تھے

#####

صدیقی ہاوس کی سجاوٹ دیکھنے کے لائق تھی ہر طرف لگی لائیٹ اور گلاب اور  
گیندے پھولوں کی سجاوٹ کمال کی تھی سب سے زیادہ خوبصورت وہ جھولا لگ رہا تھا  
جس پر ان دونوں کو رسم کے لیے بٹھانا تھا

ایک طرف سیفد بڑا سا پردہ لگ ہوا تھا جہاں شاید پروجیکٹر کے ذریعے کچھ دکھانے کے کا  
انتظام کیا گیا تھا جس کے بارے میں کچھ ابھی تک بھی نہیں جانتا تھا

روحان اور ان کی پوری فیملی کا گلاب کی پیتاں نچھاور کر کے زبردست استقبال کیا گیا تھا  
فرقان صاحب نے روحان اور فیروز صاحب کو پھولوں کی مالا پہنا کر اور فرزانہ بی بی نے  
حاجرہ خاتون اور لائی بہ کو گجرے پہنا کر استقبال کیا اور بڑی عزت سے ان کو اسٹیج پر

بٹھایا

روحان بظاہر تو فرقان صاحب سے بات کر رہا تھا مگر وہ چاروں اطراف کا  
باخوبی جائی زہ لے رہا تھا اور اس سفید پردے کی وجہ جاننے کی کوشش کر رہا تھا

تب ہی اس کے فون پر بیل ہوئی اس نے فون کان سے لگایا اور ہسم بولا

اور خاموشی سے دوسرے طرف کی بات سننے لگا دوسری طرف جو بتایا گیا وہ سن کر اس  
کی ماتھے کی رگیں ایک دم تن گی وہ بامشکل اپنا غصہ کنٹرول کرنے لگا

چلو دھیان رکھنا دیکھتے ہیں کیا کرتے ہیں تم بھی اپنا پورا انتظام رکھو کبھی بھی کچھ بھی کرنا  
پڑ سکتا ہے بس یہ دھیان رکھنا میری منال پر آنچ نہیں آنی چاہیے اگر ایسا ویسا کچھ ہوا تو  
میں نے کسی کو نہیں بخشا

او کے یار تو بے فکر رہے اور اچھے سے اپنی مہندی انجوائے کر ایسا ویسا کچھ بھی نہیں میں  
 ہو گا تو سب ہم تینوں پر چھوڑ دے ہم سب سنبھال لیں گے بلال نے اس کو تسلی دی

ٹپھک ہے اب میں فون بند کر رہوں پر تم تینوں میرے ٹچ میں رہنا ایک سیکنڈ کی  
 غفلت نہیں کرنی مجھے ان ماں بیٹی کے ارادوں سے خطرے کی بو آ رہی ہے یہ ان ماں  
 بیٹی کی خاموشی کسی بڑے طوفان کا پیش خیمہ ہے چلو وہ اپنی چال چل لیں پھر میں ان کو  
 جواب دوں گا جو ان شاء اللہ بہت زبردست ہو گا جیسے ہماری روایت ہے دشمن پر کاری  
 وار کرنے کی وہ قائم رہے گی چاہیے وہ دشمن گھر کے اندر کا یا باہر کا ہمیں اس کے  
 دانت کٹھے کرنے آتے ہیں

ان شاء اللہ

وہ تینوں یک زبان بولے اور کال کاٹ دی

#####

زرد اور گرین کلر کے شارٹ فرائز اور شرارے میں پھولوں کا زیور پہنے لائی ٹ سے  
 میک اپ وہ نظر لگ جانے کی حد تک پیاری لگ رہی تھی دیپ ریڈ کلر خوبصورت کام  
 وال دوپٹہ جیسے کے چاروں طرف بڑی خوبصورتی سے گلاب اور موتیا کے پھولوں کی  
 لڑیاں لگائی ہوئی تھی اس کے نیچے وہ سچ سچ کر قدم اٹھا کر وہ اپنی دوست صبا اور  
 لائی بہ کے ہمراہ اسپینج کی طرف آرہی تھی



NEW ERA MAGAZINE.COM

Novels | Afsana | Articles | Books | Poetry | Interviews

روحان جو فون پر مصروف تھا شجاع کے پکارنے اس نے سامنے آتی منال کو دیکھا تو  
 نظروں نے پلٹنے سے انکار کر دیا

وہ بڑی پر شوق نظروں سے منال کو دیکھ رہا تھا جیسے نظروں کے ذریعے ہی اس کو دل  
 میں اتار لے گا

بھائی کی نظروں کو قابو میں رکھو یہ نہ ہو لینے کے دینے نہ پڑ جائیں شجاع

بول

روحان نے ایک پل کے لیے منال سے نظر ہٹا کر شجاع کو دیکھا اور پھر سے منال پر

نظریں جمادی



شجاع نے اس کی ایک نظر کو گھوری جان کر کندھے اچکا کر سیٹی بجانے لگا

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

منال کو وہ دونوں جب اسیٹج کے قریب لائی تو روحان نے منال کو اسیٹج پر چڑھنے

میں مدد کے لیے اپنا ہاتھ آگے کیا جسکو منال نے جھکتے ہوئے تھام لیا تو سب ہو ٹنگ

کرنے لگے تو منال نے اپنا ہاتھ کیھنچا چاہا تھا روحان نے مضبوطی سے اسکا ہاتھ تھام

لیا تھا

کچھ فاصلے پر کھڑی رنم سے یہ سب برداشت کرنا محال ہو گیا تو وہ وہاں سے پاؤں  
چھیختی ہوئی چلی گی

منال کو بڑی احتیاط سے جھولے پر بٹھا کر وہ اس کے پہلو میں بٹھ گیا تھا اور اس کی نظر  
منال کے چہرے سے ہوتی ہوئی اس کے ہاتھوں پر روک گی تھی رزدا اور گرین  
چوڑیاں اس کی کلائیوں میں بہت بھلی لگ رہی تھی جس کو دیکھ کر روحان نے منال  
کے کان میں سرگوشی کرنے لگا  
تم نے گجرے کیوں نہیں پہنے

وہ چوڑیاں ہی اتنی ساری پہنی ہے کیسے پہنتی وہ معصومیت سے آنکھیں پٹیٹا کر بولی

ایسے کرتے ہوئے وہ روحان کو سیدھا اپنے دل میں اترتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی  
اس نے منال کے چہرے سے بامشکل نظریں ہٹائی اور ساتھ بیٹھی لائی بہ کو کان  
میں کچھ بولا تو وہ اوکے بول کر اسٹیج سے نیچے اتر کر چلی گی اور کچھ دیر بعد واپس آئی

اور اپنے ہاتھ میں موجود گلاب اور موتیا کی کلیوں والے گجرے روحان کو دیے جو اس نے بڑے ہی پیار سے منال کے دو ہاتھوں میں پہنادیے

سب نے شور مچایا ہوا تھا پر مجال ہے روحان پر کوئی اثر ہوا ہوا اپنا کام بڑے انہماک سے کرنے کے بعد اس نے ستائی شی نظروں سے منال کو دیکھا

جو اس کے اس طرح سب کے سامنے گجرے پہنانے پر بلش کر رہی تھی منال کے لبوں پر بڑی شرمیلی سی مسکراہٹ تھی اس طرح سے بلش کرنا اس کے حسن میں چار چاند

لگا رہا تھا

NEW ERA MAGAZINE

Novels | Afzanal | Articles | Books | Poetry | Interviews  
کون جانے ان کی اس ہنسی اور خوشی کو کسی کی کالی نظر لگنے والی تھی

#####

کچھ دیر مہندی کی رسم شروع ہوگی سب سے پہلے منال اور روحان کو فرزانہ بی بی نے مہندی لگائی اور خوش اور آباد رہنے کی ڈھیروں دعائیں دے کر وہ اپنی آنکھوں کی نمی منال سے چھپاتی جلدی سے اسٹیج سے نچے اتر گی پھر ہاجرہ خاتون اور فیروز احمد نے مہندی لگائی اور ڈھیروں دعاؤں سے نوازا اس کے بعد جب منال کو فرقان صدیقی



نے مہندی لگائی تو وہ ان سے لپٹ کر زرا و قطار رونے لگی بہت مشکل سے انہوں نے اس کو چپ کر لیا اور اس کے سر پیار کر کے اس کو سدا خوش اور آباد رہنے کی دعا دے کر وہ منال کا ہاتھ روحان کے ہاتھ میں تھام کر اس کو منال کو ہمیشہ خوش رکھنے کا وعدہ لے کر اٹھ کر چلے گئے

ان کے جانے کے بعد منال نے ہاتھ چھڑانا چاہا تو روحان نے اور مضبوطی سے پکڑا اور بولا اب یہ ہاتھ کوئی نہیں چھڑا سکتا

ان کے جانے کے بعد انہوں نے صالحہ بیگم کو جانے کا بولا جس پر وہ ناک بھنویں چڑھا کرگی اور بے دلی سے انہوں نے منال اور روحان کو مہندی لگائی اور بنا کوئی دعا دیے نیچے اترگی ان کے اس طرح جانے پر منال کی آنکھ میں آنسو آیا جس کو روحان نے کسی قیمتی موتی کی طرح اپنی انگلی کی پور پر چن لیا اور بولا سدا خوش رہو سدا سہاگن رہو

تو منال اس کی دعا دینے کے اسٹائل پر بے ساختہ مسکرائی روتی آنکھیں اور مسکاتے  
 لب بڑا ہی دلنشین منظر تھا جس پر روحان اپنے رب کا شکر ادا کیا کہ وہ جگنو آنکھوں والی  
 لڑکی اس کی شریک حیات بن رہی تھی اور اس ہر بری نظر سے بچنے کی دعا کی اور آیت  
 الکرسی پڑھی اور اپنے اور منال پر پھونک ماری تو منال کھلکھلائی اور آمین بول کر  
 دوسری طرف دیکھنے لگی

اس کے اس طرح کرنے پر روحان کے لبوں پر بھی مسکراہٹ دوڑ گئی اور آہستہ آواز  
 میں بول

جھلی لڑکی

منال نے اس کی بڑا بڑا ہٹ پر غور کیا کچھ سمجھ نہ آنے پر اس نے روحان کو سوالیہ انداز  
 سے ابرو اچکا کر پوچھا

جس پر روحان نے ہونٹوں کو دایں بائیں پھیلا کر نفی میں سر ہلایا اور اطمینان سے  
سامنے دیکھنے میں مصروف ہو گیا

-----

لان میں لگی لائی ٹ بند کر دی گی تھی اب بس سفید پردے پر لائی ٹ تھی جہاں وقفے  
وقفے سے منال کے بچپن کی تصویریں آرہی تھی کچھ میں منہ بنایا ہوا تھا کہی مسکرا رہی  
تھی اور کہی اپنے تایا کے ساتھ لاڈ کر رہی تھی بیک گروانڈ پر کسی نے بہت پیار اسونگ  
بھی سیٹ کیا ہوا تھا

بابا کی رانی ہوں آنکھوں کا پانی ہوں

اب تصویریں بدل گی تھی اب کے کالج کی دوستوں کے ساتھ شرارت کرتے ہوئے

کہی گول گپے کھاتے ہوئے سرخ چہرے لیے آنکھوں میں پانی بھرئے ہوئی تھی  
 اور کہی جھولے جھولتے زندگی سے بھرپور مسکان لیے اور کہی موڈ خراب کرے منہ  
 عجیب زاویہ کے ساتھ تھی  
 اس پر بھی گانے کی سلیکیشن کمال تھی



یہ لڑکی پاگل ہے یہ پاگل ہے

وہ سب اس کو انجوائے کر رہے تھے منال مسکرا کر سوچ رہی تھی یہ اتنا پیار سر پر ائی ز  
 کس نے دیا ہوگا

کہ اگلے پل آنے والی تصویریں دیکھ کر سب چہ میگوئی یاں کرنے لگے

وہ اس کی اور روحان کی پہلی ملاقات اور مری میں ایک ساتھ ناشتہ کرنے کی تھی

جس پر بڑا بے ہودہ گانا گایا تھا

بند کرو کیا بکواس ہے

بار بار روحان کی منال کے ساتھ وہ پکیچر آرہی تھی جس میں روحان نے منال کو  
سڑک سے کھینچا تھا اور وہ اس کے سینے سے آگئی تھی

روحان دھاڑتا ہوا اسٹیج سے نیچے اتر اور پرو جیکٹر بند کر دیا

کس کس نے کی یہ فضول حرکت وہ چلایا سامنے آئے وہ خون پی جاوگا میں اس کا

روحان نے منال کو دیکھا جو زرد چہرہ لیے کھڑی تھی کچھ پل پہلے والی مسکان غائب  
تھی وہ دوڑ کر منال کے پاس گیا اور اس کو کندھوں سے پکڑ کر پاس پڑے جھولے پر  
بٹھایا اور شجاع کو پانی لانے کا بول کر وہ منال کے ہاتھ سہلانے لگا

ادھر دیکھو منال کچھ نہیں ہو اتم نے کچھ غلط نہیں کیا

NEW ERA MAGAZINE.COM  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

گھبراؤ نہیں میں ہوں تمہارے ساتھ بے فکر رہو جس نے بھی یہ بے ہود حرکت کی  
ہے اس کو اس کا انجام بھگتنا ہو گا وہ منال کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بولا تھا

منال نے نم آنکھوں سے اس کو دیکھا

اعتبار ہے مجھے پر روحان بولا

منال نے اثبات میں سر ہلایا

او کے اب دیکھو میں کیا کرتا ہوں روحان نے منال کا جو ہاتھ پکڑا ہوا تھا اس پر اپنا دوسرا  
ہاتھ رکھ کر بولا اور اٹھ کر تیزی سے اسٹیج سے نیچے اتر گیا



منال تم ٹھیک ہو فرزانہ بی بی اس کے پاس آئی اور اس کے سر پر پیار کرتے ہوئے

بولی

اماں میں نے کچھ غلط نہیں کیا وہ تو اس دن میجر صاحب نے میری جان بچائی تھی اور

وہ اس دن ہم نے مری میں ساتھ ناشتہ کیا تھا وہ روتے ہوئے بولی

تم رو نہیں میری بیٹی مجھے پتا ہے میری بیٹی کچھ غلط نہیں کر سکتی پورا اعتبار ہے مجھے اپنی  
تربیت پر

مگر اماں تیا جان وہ نیچکی لے کر بولی



مجھے یقین ہے وہ بھی تمہارا یقین کر لگے بیٹا رو نابد کر و میری جان میری شہزادی بیٹی  
فرزانہ بی بی منال کو گلے لگا کر بولی تب تک فیروز احمد اور حاجرہ خاتون بھی وہاں آگے  
تھے

نجانے کہاں سے رنم اور صالحہ بیگم بھی وہاں آگی اور منال پر الزامات لگانے لگی



کچھ دیر تک سارے رشتے دار فرزانہ بی بی کو باتیں سنانے لگے

منال کارور و کا حال برا ہو گیا اس کو کسی طرح سے صبا اور لائی بہ نے پکڑا ہوا تھا اور نہ اب  
تک وہ گررگی ہوتی

شجاع نے چاروں طرف روحان کو دیکھا کہی نظر نے آنے پر وہ باہر اس کو ڈھونڈنے چلا  
NEW ERA MAGAZINE.com  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews  
گیا

فرقان صدیقی کو آتا دیکھ کر صالحہ بیگم اپنا سر پیٹنے لگی اور جھوٹے آنسو بہا کر ان کو بھڑکا  
نے لگی

تب ہی دانیال آندھی کی طرح اسٹیج پر آیا اور منال پر ہاتھ اٹھانے لگا تھا کہ اس کا بازو پکڑا  
اور زور کا دھکا دیا جس سے وہ نیچے گر گیا

روحان ایک دم سے منال کے سامنے دیوار بن کر کھڑا ہو گیا اور سرخ ہوتی غضب  
ناک آنکھوں سے دانیال کو دیکھنے لگا

وہ آگے بڑھا اور دانیال کو گریبان سے پکڑا اور زوردار پتلی اس کے منہ پر مارا

جس پر صالحہ بیگم تڑپ کر روحان اور دانیال کے پاس آئی می جب تک روحان  
نے دانیال کے چہرے پر دو تین اور مکے جڑ دیے تھے

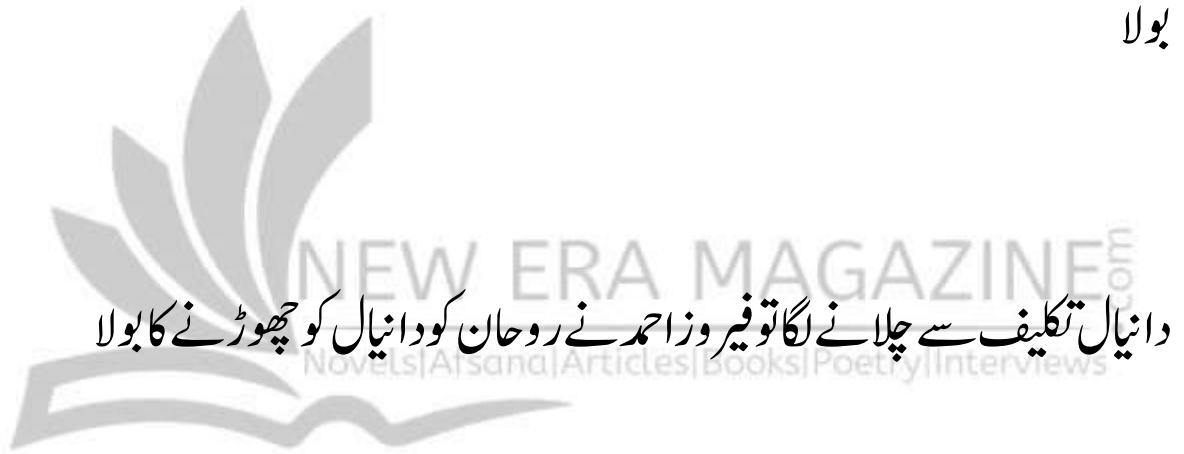
کیا ہو گیا تمہیں کیوں جنگلی ہو گے ہو ایک تو گناہ کرتے ہو اور پکڑے جانے پر میرے  
معصوم بچے کو مارتے ہو

خاموش ہو جائیں آپ کی عمر اور عورت ہونے کی وجہ سے عزت کر رہا ہوں

اور اس بے غیرت کی ہمت کیسے ہوئی میری منال پر ہاتھ اٹھانے کی

یہی ہاتھ کاٹ دوں گا میں اس کا اس کے تن سے جدا کر دوں گا وہ دانیال کا بازو موڑ کر

بولا



دانیال تکلیف سے چلانے لگا تو فیروز احمد نے روحان کو دانیال کو چھوڑنے کا بولا

نہیں ابو اس کا یہ ہاتھ توڑ دوں گا پھر پتا چلے گا میجر روحان کی عزت پر ہاتھ ڈالنے کی کیا

سزا ہوتی ہے وہ دھاڑا

خدا کے لیے روحان چھوڑ دو دانیال کو بیٹا میں تمہاری منت کرتی ہوں فرزانہ بی بی بولی

تو حیران ہو کر ان کو دیکھنے لگا

آپ اس کو چھوڑنے کا بول رہی ہیں آنٹی جس نے منال پر ہاتھ اٹھانے کی کوشش کی

ہے

ہاں بیٹا چھوڑو اس کو یہ بھائی صاحب کا بیٹا ہے اور میں ان کی بہت عزت کرتی ہوں

فرزانہ بی بی سر جھکا کر بولی

آپ کیوں سر جھکا رہی ہیں آپ میری ماں کی جگہ ہیں آپ کا حکم سر آنکھوں پر ہے وہ  
دانیال کو دھکا دے کر بولا اور فرزانہ بی بی کو اپنے ساتھ لگا کر ان کو کرسی تک لایا اور اس

پر بٹھا کر وہ فرقان صدیقی کی طرف منہ کر کے بولا

میں یہ سب اس طرح کرنا نہیں چاہتا تھا مجھے یہ سب کرنے پر مجبور کیا جا رہا ہے اس  
سب کی ذمہ دار صرف صرف آپ کی بیوی اور بیٹی ہیں

پہلے تو سب نے دیکھا کیسے میری اور منال کی معمولی سی پکس کو مصالحو لگا کر پیش کیا گیا

اب آپ سب ذرا آنکھیں اور کان کھول کر دیکھیں اور سنیں وہ ایک ایک لفظ کو چبا چبا  
کر بولا

NEW ERA MAGAZINE.COM  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

زاہد بلال وہ دھاڑا تو اس کے بولنے کے ساتھ ہی اندھیرا ہو گیا اور پرو جیکٹر پر رنم اور  
صالحہ بیگم کی اس دن کی ساری باتیں چلنے لگی جہاں رنم اپنے منہ سے قبول کر رہی تھی  
کہ اس نے مری میں منال پر حملہ کیا تھا اور کیسے اس نے منال اور روحان کو ساتھ ناشتہ  
کرتے دیکھ کر پکس بنائی

اب آگے جا کر منظر بدل گیا جہاں رنم اور دانیال ان پکس کے ساتھ چھیڑ چھاڑ کر کے ان کو اپنی مرضی کا کر رہے تھے دانیال رنم کو بڑے بے شرم طریقے سے بتا رہا تھا کہ کسے اس دن فرقان صاحب کے کہنے پر وہ منال کے پیچھے تو گیا مگر منال کو گاڑی کے سامنے آتا دیکھ کر وہ روک گیا تھا

اور جب روحان نے منال کو بچایا تو اس نے ان کی پکس بنائی تاکہ وہ منال کو پریشان کر کے خود سے شادی کے لیے مناسکے گا

یہ سب دیکھ اور سن کر فرقان صاحب ڈھے گے جب کہ رنم چلانے لگی کہ یہ سب جھوٹ ہے اس کو پھنسا یا جا رہا ہے

روحان کے اشارے پر پھر سے لان جگ مگ کر رہا تھا

اور احتشام ایک فائی ل لے کر آیا جس کو روحان نے فرقان صاحب کے سامنے کر دیا

جس کو وہ نا سمجھی سے دیکھنے لگے

تو روحان نے اس میں سے پیپر نکال کر وہاں کھڑے تمام لوگوں کو دکھائے جس پر صاف صاف لکھا ہوا تھا جس ڈنڈے سے منال کو مارا گیا تھا اس پر رنم کے فنکر پر نٹس

NEW ERA MAGAZINE.COM  
موجود ہیں  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میری بات پر یقین نہیں تو کسی بھی لیب یا ڈاکٹر سے رجوع کر لیں آپ لوگ روحان سینے پر ہاتھ باندھ کر کھڑا ہو گیا اور تسلی سے رنم کو کے چہرے کے بدلتے رنگ دیکھنے لگا جو کبھی اپنی ماں کو دیکھتی جو سارا منصوبہ خراب ہونے پر نظریں نیچے کر کے کھڑی تھی

فرقان صاحب جو اپنا سر پکڑ کر بیٹھے تھے ان کے پاؤں کے نیچے سے تو جیسے کسی نے

زمین نکال دی تھی وہ تو سوچنے سمجھنے کی صلاحیت کھو بھٹیے تھے

وہ ایک دم سے اٹھے اور صالحہ بیگم کا گلہ دبوچ لیا

اور زور زور سے بولنے لگے

تمہیں ذرا شرم نہیں آئی گھر کی بچی کی عزت پر دھبا لگاتے ہوئے اور بد بخت تم وہ  
رنم کی طرف پلٹے بہن ہے وہ تمہاری تم اس کے حسد میں اتنا بڑھ گی کہ اس معصوم کی  
جان کی دشمن بن گی کچھ تو خدا کا خوف کرتی تم ماں بیٹی کو یتیم بچی کے ساتھ ایسا کرتے  
ہوئے ذرا دل نہیں کانپا تمہارا صالحہ بیگم تمہاری بھی بیٹی ہے کیسے ہو تم ایسا فرقان  
صاحب بولتے بولتے ہانپ گے

دل تو کر رہا ہے تمہیں گھر سے نکال دوں اور تین لفظ بول دوں



نہیں بھائی می صاحب خدا کے لیے ایسا ظلم نہ کریں

فرزانہ بی بی ان کے پاس آ کر بولی

دیکھو تم بد بخت عورت کیسے تم نے بھابھی کی بیٹی کو بدنام کیا اور وہ ابھی بھی تمہاری ہی  
سائیڈ لے رہی ہیں

روحان ان سب کو نظر انداز کر کے منال کے پاس آیا جو ابھی تک رو رہی تھی

روحان اس کے پاس نیچے بیٹھ گیا اور اس کا ہاتھ تھام کر اور اپنے انگھوٹھے  
سے نرمی سے اس کے آنسو صاف کیے اور بولا

جب تک میری سانس ہے کوئی تمہارا بال بھی بریکا کر سکتا کوئی ہی ہمت نہیں کر سکتا  
تمہاری طرف آنکھ اٹھا کر دیکھنے کی میں وہ آنکھ نکال دو گا تمہاری قسم تمہاری حفاظت  
کرنا میری ذمہ داری ہے میرا فرض ہے اور یہ حق ہے مجھے کہ ہر طرح تمہارا خیال رکھو  
ں وہ فرط جذبات سے بولا

اب رونا بند کرو مجھے تم ہنستی ہوئی اچھی لگتی ہو جان روحان یہ نمی تمہاری آنکھوں  
میں مجھے نہیں پسند میری جگنو آنکھوں والی مسکراتی رہو سدا  
وہ بولا تو منال ایک پل میں مسکرانے لگی

روحان نے اس کو مسکاتا دیکھا کر ٹھنڈا سانس خارج کیا  
اور گھٹنوں کے بل بیٹھ کر اپنا ماتھا منال کے ماتھے سے جوڑ دیا

بھائی میرے کچھ دھیان کرو یہ لان ہے روم نہیں ہے آپ کا کچھ شرم لحاظ کریں  
شجاع روحان کے پاس آ کر بولا تو اس کو دیکھ کر بولا جانتا ہوں میں

زیادہ لیکچر دینے کی ضرورت نہیں۔

روحان نیچے سے کھڑے ہوتے ہوئے بولا منال کا ہاتھ

ابھی اس نے مضبوطی سے پکڑا ہوا تھا

روحان نے نرمی سے منال کا ہاتھ تھپتپا کر چھوڑا

اور مستحکم چال چلتا ہوا وہ فرقان صدیقی کے

پاس آیا اور اپنے والد کو دیکھ کر بولا

NEW ERA MAGAZINE

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry

اب بتائیں کیا کرنا ہے

کچھ نہیں تم نے جو کرنا تھا کر لیا ہے اب خاموشی

سے گھر چلو

کیا مطلب کچھ نہیں کوئی ای اٹھے اور میری عزت

پر وار کرے اور میں خاموشی سے دیکھتا ہوں یہ

ناممکن ہے میں جان لے لیتا گرماں جی درمیان میں

نا آتی وہ دانیال دل تو کر رہا تھا جو ہا تھا اس نے  
 میری منال پر اٹھایا تھا وہ تن سے جدا کر دیتا  
 اور اگر یہ لڑکی نہ ہوتی تو پھر بتاتا میں اس کو  
 وہ رنم کو غصے سے گھور کر دیکھتے ہوئے بولا  
 بس کر دو روحان اب تمہیں چاہیے تھا تم ہم سے



یا فرقان بھائی سے بات کرتے  
 تمہیں اس طرح بھا بھی اور رنم کی ویڈیوز وغیرہ

نہیں بنانی چاہیے تھی یہ غیر اخلاقی حرکت ہے

حاجرہ خاتون نے روحان کو سمجھانا چاہا

اچھا جو ان سب نے کیا وہ تو اخلاق سے بھرپور طتھا جیسا

مجھے جو سہی لگا وہی کیا میرا ایسا ارادہ نہیں تھا

اس سب کے لیے مجھے مجبور کرنے والی بھی یہ

ماں بیٹی ہیں نہ یہ دونوں میری منال کی عزت  
 اچھالتی نہ اس طرح ان کا مکروہ چہرہ سب کے  
 سامنے لاتا

میرا ارادہ تو فرقان انکل سے بات کرنے کا تھا  
 مگر مجھے اس سب کے لیے مجبور کر دیا گیا

میں پھر بھی معذرت چاہتا ہوں فرقان انکل آپ سے  
 روحان نے فرقان صدیقی کو کہا

معاف تو تم مجھے کر دو بیٹا میری بیوی اور بیٹی

کی وجہ سے تمہاری اور تمہارے گھر والوں کی

جوہتک ہوئی ہے میں اس پر بہت شرمندہ ہوں

ہو سکے تو معاف کر دینا مجھے وہ روحان کے سامنے

ہاتھ جوڑ کر بولے



روحان نے ان کے ہاتھ پکڑے اور بولا

یہ کیا بول رہے ہیں انکل میں ایسا کبھی نہیں چاہتا

کہ آپ ایسا کچھ کریں منال آپ کی بہت عزت کرتے

ہے اس لیے میرے لیے آپ بہت قابل احترام ہیں

آپ اس طرح مجھے شرمندہ نہ کرے اور سنبھالے

خود کو اور منال کو اب جا کر آپ آرام کریں کل شادی

کی تیاری کے لیے فریش ہو آپ وہ مسکرا کر بولا

تو فرقان صاحب نے اس کو سراٹھا کر دیکھا

روحان ان کی سوال کرتی نظروں کا مفہوم سمجھ کر بولا

انکل وہ عزت ہے اب میری مر تو سکتا ہو اس کو

نہیں چھوڑ سکتا بس کل تک وہ آپ کے پاس میری

امانت ہے کل میں پوری شان و شوکت کے ساتھ اپنے



NEW ERA MAGAZINE  
Novels | Afsan | Ghalz | Khatir | Dastan | Ghazal | Poetry



آئی یزاور ریڈ لپ اسٹک اُس کے حسن کو چار چاند  
 لگا رہے تھے ماتھے کی بندیا اس چہرے پر کی چاند  
 کی مانند لگ رہی تھی ناک کی چوڑی نتھ اس کے  
 کٹا و دار ہونٹوں کے پاس نہایت خوبصورت لگ رہی  
 تھی۔ ماتھے کا جھومر سائیڈ میسی بالوں کے  
 ساتھ ایک الگ ہی طرز کا لک دے رہی تھی  
 بلاشبہ آج وہ بہت حسین لگ رہی تھی اس کا یہ  
 روپ ہوش اڑانے کے لیے کافی تھا آج وہ کسی کو  
 ہمی دیوانہ کر سکتی تھی۔

ماشاء اللہ

بہت پیاری لگ رہی ہو آپ بیوٹیشن نے اس کی کھولے  
 دل سے تعریف کی جس پر منال نے شرم کر سر نیچے



کر لیا

بس اب آپ کو گجرے اور چوڑیاں پہنانی ہیں اور

دوپٹہ سیٹ کرنا ہے

آپ اس کا دوپٹہ سیٹ کر دیں جلدی سے میں اس

کو چوڑیاں اور گجرے پہنا دیتی ہوں

صبا نے منال کے گال سے گال ملا کر اس کو بوسہ

دیتے ہو کہا  
NEW ERA MAGAZINE  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Inter

پہلے بہت دیر ہوگی ہے یہ نہ ہو اس کا دلہا ہال

جانے کی بجائے یہاں آجائے وہ ہنس کر بولی

تو منال اس کو آنکھیں دکھانے لگی

بد تمیز

کون روحان بھائی



صبا نے منال کو گلے لگایا اور پھر اس کو چوڑیاں پہنانے لگی

بیوٹیشن جو ان کی دوستی اور پیار دیکھ رہی تھی

ان کے ساتھ رہنے اور منال خوش رہنے کی دعا دے کر

وہ منال کا دوپٹہ سیٹ کرنے لگی تھی

بیوٹیشن نے منال کے سر پر دوپٹہ اوڑھایا تھا

جب منال کے روکنے اور اس کی بات سننے کے بعد

صبا اور بیوٹیشن کا منہ کھولا رہ گیا تھا

اور منال مزے سے بیٹھی تھی کہ وہ اس کی بات

پوری کرے وہ شیشے میں اپنا عکس دیکھ

مسکرائی اور آہستہ سے بولی

میجر صاحب کی انوکھی دلہن 😊

#####

وہ دھیرے دھیرے چلتی ہوئی آرہی تھی اس کو ایک

جانب سے صبانے پکڑا ہوا تھا اور اس کا زمین کو

چھوتا لہنگا قدرے اوپر کیا تھا تاکہ منال کو چلنے

میں آسانی ہو اور ایسی طرح سے دوسری جانب سے

لائی بہ اس کو تھامے ہوئی تھی۔

وہ جیسے ہی ہال میں داخل ہوئی ساری لائٹس بند

کردی اور اب ایک اسپاٹ لائٹ تھی جو اس پر پڑ

رہی تھی۔ وہ کسی شہزادی کی طرح سہج سہج کر

قدم اٹھاتی اسپٹیج کی طرف بڑھ رہی تھی۔ ادھر

روحان جو اس کو اس طرح آتا دیکھ رہا تھا۔

مانو منال کے ہر قدم کے ساتھ اس کے دل کی

دھڑکن بڑھ رہی تھی۔ وہ خود بھی کاپر گولڈن کلر



NEW ERA MAGAZINE  
Novels | Afsanay | Gess | Urdu

کی شیر وانی میں کسی بھی شہزادے کو چاروں خانے

چیت کر رہا تھا۔

منال اب بلکل اسٹیج کے قریب آگی تھی۔ روحان

گھوم کر اسٹیج کی دوسری جانب گیا اور اپنا ہاتھ

بڑھا کر منال کو اوپر اسٹیج پر چڑھنے میں مدد کی

منال کے چہرے پر لمبا سا گھونٹ دیکھ کر

NEW ERA MAGAZINE

Novels | Afsana | Urdu Poetry | Urdu Ghalaz

روحان کے دل میں ڈھیروں اطمینان اتر ا تھا۔

کل رات جب وہ لوگ مہندی کی رسم کے بعد گھر

آگے تھے۔ تب روحان نے منال کو فون کر کے کہا تھا

کیا منال ایسا نہیں ہو سکتا کہ تمہیں دلہن بنا ہوا

سب سے پہلے میں دیکھو دیکھا جائے تو یہ میرا حق

بھی ہے

اچھا ایسا ہے میں سب سے پہلے آپ کو اپنی پکس

سینڈ کر دوں گی منال سوچ کر بولی

پکس نہیں وہ ترنت بولا

اور کیسے پھر ایک منٹ آپ پار لرانے کا تو نہیں

سوچ رہے وہ اندازہ لگاتے ہوئے بولی

نہیں بھئی می کل میری بھی شادی ہے مجھے بھی

تیار ہونا ہے یہ ممکن نہیں ہے ورنہ میں یہ کر لیتا

جی جی آپ یہ کرتے اور سب آپ کو یہ کرنے دیتے جیسے وہ اٹھلا کر بولی

نیوایشو میں ڈرتا نہیں کسی سے

اب بتاؤں کیا تم میری یہ خواہش پوری کر سکو گے

لیس اور نو میں جواب چاہیے مجھے اور پکس کا تو

مت بولنا وہ ہم ساتھ میں بنالیں گے ڈونٹ وری

اچھا میں کچھ کرتی ہوں وہ سوچ کر بولی  
 کیا کرتی ہو بتاؤ ذرا مجھے بھی تو پتا چلے میری  
 یہ جھلی لڑکی کیا کرنے کا سوچ رہی ہے  
 وہ گمبھیر آواز میں بولا

بتا نہیں سکتی یہ آپ کل دیکھنا وہ مسکرا کر بولی

چلو کل تک کا ویٹ کرتا ہوں میں پھر اور ہاں میری

زندگی میں آنے کے لیے شکریہ

جی شکری اور یہ آپ مجھے جھلی لڑکی بولنا بند

کریں وہ نروٹھے پن سے بولی

او کے جی جو حکم جان روحان

اپنا خیال رکھنا میرے لیے

اللہ حافظ

جی آپ بھی اللہ حافظ

اودو لہے میاں کہاں کھوگے تم شجاع نے روحان کے سامنے چٹکی بجائی تو

روحان چونک کر منال کو دیکھنے لگا

وہ منال کا یہ روپ دیکھ کر اپنی اور اس کی رات

والی باتوں میں اس قدر گم ہو گیا تھا کہ اس کو

شجاع اور ڈاکٹر دانش کے آنے کا بھی پتا نہیں چلا

روحان اس کو ایک بار پھر غور سے دیکھنے لگا

منال اپنے چہرے پر لمبا سا گھونٹ کیے کھڑی تھی

روحان کے چہرے پر موجود مسکراہٹ اور اطمینان

دیکھ کر منال کو خود بھی انجانی سے خوشی ہوئی تھی

چلیں اب بس کر دیں ایک دوسرے کو دیکھنا ساری

اب آپ دونوں نے ایک دوسرے کو دیکھنا ہے





چلیں وہاں چل کر بیٹھیں شجاع نے نرمی سے مال

کا ہاتھ روحان کے مضبوط ہاتھ سے نکالا جو وہ

ابھی تک پکڑے کھڑا تھا اور نہ اس کا ہاتھ چھوڑنے

کا کوئی دور دور تک ارادہ تھا

بھائی جی ابھی آپ کا نکاح ہونا باقی ہے اس لیے آپ

اسٹیج کے اس طرف اور میری بہن پلس بھا بھی

اس طرف بیٹھو گے شجاع نے اسٹیج کے درمیان

پھولوں اور نیٹ سے بنے پردے کی آڑ کی جانب

اشارہ کیا تو روحان شجاع کو گھورتا ہوا دوسری

جانب چلا گیا

شجاع نے منال کا ہاتھ تھام کر اس کو دوسری

جانب بیٹھا دیاروحان کی نظریں بار بار دوسری ج



NEW ERA MAGAZINE  
Novels | Afsana | Ghalib | Urdu | English

جانب اٹھتی تھی جس پر ڈاکٹر دانش اس کی خوب

کھنچائی کر رہا تھا مگر وہاں پرواہ کس کو تھی۔

کچھ دیر بعد بلال زاہد اور الہی بخش بھی آگے تھے

جب کہ احتشام ان کے بعد اپنی بیوی کے ساتھ آیا

اس کی بیوی رومانہ جلدی ہی منال اور صبا کے

ساتھ فرینک ہوگی تھی

ان کی طرف سے آہستی آواز میں باتوں اور ہنسی کی

آوازیں سن کر پہلے تو وہ ایک دوسرے دیکھتے رہے

اور کچھ پل کے بعد وہ سب گلہ پھاڑ کر ہنسنے لگے تھے

اور اونچی آواز میں بولے کہ ان لڑکیوں کا کچھ نہیں ہو سکتا

وہ سب اپنی اپنی باتوں میں مگن بیٹھے تھے۔

جب فیروز احمد اور فرقان صدیقی نکاح خواہاں کے ساتھ آئے



منال ریحان صدیقی بنت ریحان صدیقی آپ کا نکاح روحان فیروز احمد ولد فیروز احمد با  
 عوض پانچ لاکھ معجل حق مہر طئے کیا گیا ہے کیا آپ نے قبول کیا  
 منال کا دل ایک پل کے دھڑکنا بھول گیا۔

آنکھوں میں پل بھر میں نمی اتر آئی تھی۔

مگر جب اس کے سر پر فرقان صدیقی نے ہاتھ رکھا

تو اس نے نظر اٹھا کر دیکھا اور آہستہ آواز میں بولی



مزید دو بار کے اقرار کے بعد اس نے کانپتے ہاتھوں سے سائی ن کر دی ئی

اور اپنا آپ اس کے نام کر دیا اس کی حفاظت کے لیے

اپنی جان کی پرواہ بھی نہیں کرتا تھا

منال سے سائی ن کرانے کے بعد اب وہ لوگ روحان سے

ایجاب و اقرار کے بعد سائی ن کرانے کے بعد اب ان

دونوں کی خوشگوار ازواجی زندگی اور ہمیشہ ساتھ  
 رہنے کی دعا مانگ کر اور روحان کو گلے مل کر  
 مبارک دے کر فیروز احمد نکاح خوان کے ہمراہ چلے  
 گے جب فرقان صدیقی منال کے سر پر پیار کر کے اس  
 کو خوش رہنے کی دعا دے کر پھر روحان کے پاس آئے



روحان میری منال کا بہت خیال رکھنا بہت معصوم  
 اور سیدھی اور بھولی ہے کبھی کوئی غلطی ہو جائے  
 اس سے تو معاف کر دینا وہ روحان کے ہاتھ تھام کر بولے  
 آپ بے فکر رہیں انکل کبھی شکایت نہیں ملے گی آپ کو  
 میں منال کا پورا خیال رکھوں گا یہ اب میری ذمہ داری ہے۔

روحان ان کے ہاتھ تھپتھا کر بولا "

ٹھیک ہے بیٹھو تم میں ذرا مہمانوں کو دیکھو وہ بول کر اسٹیج سے نیچے اترے گے۔

روحان نے ایک نظر منال کو دیکھا اور جا کر اپنی نشست پر بیٹھ گیا۔

کچھ دیر کے بعد صبا اور شجاع نے مل کر درمیان

سے نیٹ کے پردے کی آڑ ہٹادی اور منال کو روحان

کے برابر میں بیٹھا دیا۔

منال کو ساتھ بیٹھایا اور سب ان کی پکس بنانے لگے

تب ہی روحان نے منال کی جانب جھک کر آہستہ آواز میں بولا

NEW ERA MAGAZINE  
Novels|Afsana|Articles|Poetry|Ghazals|Fiction|Drama|Screenplay|E-books|Podcasts|Video|Audio|E-newsletters|E-books|Podcasts|Video|Audio|E-newsletters|

نکاح مبارک ہو منال روحان احمد

خیر مبارک

آپ کو بھی نکاح مبارک ہو منال دہھیمہ سا بولی "

خیر مبارک جانِ روحان

اوسیدھا ہو کر بیٹھ جا میجر روحان دانش ان دونوں کی

پکس بناتے ہوئے بولا

بھا بھی آپ بھی پلیزی یہ دوپٹہ اوپر کر لیں تاکہ پکس

سہی آجائیں دانش نے منال کو بولا

نہیں دانش بھائی ی آپ اس طرح بنالیں پکس یہ دوپٹہ اوپر نہیں ہوگا

منال مضبوط لہجے میں بولی

تو روحان نے منال کو مسکرا کر دیکھا اور دانش کو

پکس بنانے کا اشارہ کیا

NEW ERA MAGAZINE  
Novels|Afsana|Articles

دانش سر ہلا کر ان کی پکس بنانے لگا

#####

چلیں روحان بھائی ی یہ لیں یہ دودھ پی لیں

اسپتال ہے آپ کے لیے صبانے خوبصورت سے سبجے

ہوئے گلاس میں دودھ روحان کو دیتے ہوئے کہا

اور نکالیں پورے پچاس ہزار وہ جھوم کر بولی

دودھ کے گلاس کو منہ لگاتا روحان ایک دم سے

صبا کو دیکھنے لگا جب کہ شجاع اور دانش کی

آنکھیں پوری طرح کھول گئی تھی۔

خیر ہے لڑکی کیا یہ دودھ تم امریکہ سے لائی ہو

جو اتنے پیسے مانگ رہی ہو دانش نے استفسار کیا

نہیں نہیں دانش بھائی یہ وہ دودھ ہے جو فرہاد

نے شیریں کے لیے نہر کھودی تھی نہ شجاع دور کی

کوڑی لایا جس پر سب ہنسنے لگے۔۔

ویری فنی ہا ہا مجھے تو بہت ہنسی آرہی صبا تک کر بولی

یہ دودھ جہاں مرضی سے آیا ہو امریکہ یا فرہاد کی

نہر اس سے آپ دونوں کو فرق نہیں پڑنا چاہیے۔

کیونکہ میں نے یہ پیسے آپ دونوں سے نہیں مانگے



NEW ERA MAGAZINE  
Novels | Affairs | Gossip | Poetry | Drama | Essays

یہ پیسے میں نے اپنے ابھی ابھی بنے بہنوئی سے مانگے ہیں

ارے میڈیم یہی تو سمجھا رہے ہیں کہ تمہارے ابھی

ابھی بہنوئی بنے ہیں ہمارے تو بچپن سے بھائی ہی ہیں

ہم ان پر اتنا بڑا ظلم نہیں رہنے دے گے شجاع معصوم

سامنہ بنا کر بولا

اور نہیں تو کیا پچاس ہزار میں تو اپنی بھینس

NEW ERA MAGAZINE

Novels | Afsana | Article | Poetry | Drama | Short Story | Interview | Book Review | Column | Photo | Cartoon | Advertisement

آجاتی ہے دانش شجاع کو آنکھ مار کر بولا

دیکھیں روحان ان دونوں کو چپ کرائی یہ آپ کی اور میری بات ہے

اچھا بھئی می چپ کرو تم دونوں اور تم بھئی می کوئی می

جائی زر تم کی ڈیمانڈ کرو بہن روحان نے شجاع اور

دانش کو چپ رہنے کا بولا تو ان دونوں نے منہ پر

انگلی رکھ کر اچھے بچے ہونے کا پورا ثبوت دیا



منہ سے تو خاموش تھے پران کی آنکھوں میں

شرارت بھر پور چمک رہی تھی۔

کیا روحان بھائی ی اب آپ اتنے سے پیسے بھی نہیں

دے سکتے میری پیاری دوست کی محبت میں

صبا ایمو شنلی بیلک میل کرتے ہوئے بولی

ایسا ہے پیاری بہن آپ کی اس دوست کے جان

بھی دے سکتا ہوں تو یہ پچاس ہزار کیا چیز ہے

اداواو

سارے روحان کی بات ہو ٹنگ کرنے لگے

منال نے شرما کر مزید سر نیچے کر لیا

بس بس بھائی ی یہ ڈائی یلاگ آپ منال کے سامنے بولنا

مجھے تو آپ میری مطلوبہ رقم دے اور دعائی یں لیں

صبا ہنستے ہوئے بولی

کچھ کمی بیشی نہیں ہو سکتی کیا روحان بولا

ہر گز نہیں آپ کوئی سی سبزی لینے آئے ہیں جو کمی

بیشی کر دوں

کیا بات ہے اتنی خوبصورت سبزی والی ہو تو میں

پورا سال تین تائی م سبزی لا کر پکا پکا کر کھانے کو

تیار ہوں اپنی کیا پورے محلے کی فری میں سبزی

لا کر دینے کو تیار ہوں شجاع کی زبان میں کجھلی

ہوئی تو وہ بولا مگر بات مکمل ہونے اور صبا کے

گھورنے پر وہ جھٹ سے خاموش ہو گیا۔

تمہیں تم تو بتاتی ہو صبر کرو ذرا پہلے ذرا یہ

معاملہ نبٹالوں تمہاری تو خیر نہیں دیکھنا کیا



حشر کرتی ہوں میں تمہارا صبا شجاع کو دیکھ کر

بولی

چلو بھئی بہت یو گیا بچی کو دے پیسے روحان یہ

حق ہے اس کا حاجرہ خاتون صبا کی سائی یڈ لے کر بولی

امی آپ کی اولاد ہم دونوں بھائی می ہیں آپ کیا بیٹے

کی شادی کی خوشی میں اپنی اولاد کو بھول گئی ہیں

NEW ERA MAGAZINE

Novels|Afsana|Articles|Books| شجاع دہائی می دے کر بولا "

تم اپنا منہ بند رکھو صبا اس کو آنکھیں دکھا کر بولی "

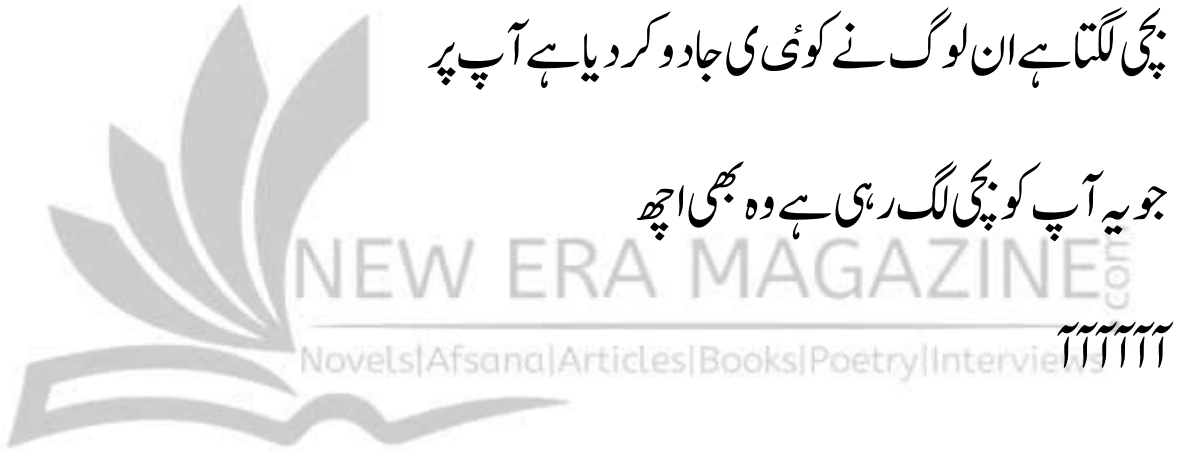
وہ ٹھیک ہے امی جان پر رقم کچھ زیادہ نہیں

روحان نے اپنا والٹ نکالا اور حاجرہ خاتون کو دیکھا

ایسا ہے تم ہاں دے دو یہ اچھی بچی ہے مجھے

امید ہے مان جائے گی کیوں بیٹا وہ صبا کو دیکھ کر بولی

اس نے کچھ سوچتے ہوئے ہاں میں سر ہلایا  
 دیکھا میں نے کہا تھا نے یہ بچی میری بات مان لے  
 گی حاجرہ خاتون نے پیسے صبا کو دیتے ہو پیار سے کہا  
 امی جان بس کر دیں بچی اور یہ اور وہ بھی اچھی  
 بچی لگتا ہے ان لوگ نے کوئی جادو کر دیا ہے آپ پر



جو یہ آپ کو بچی لگ رہی ہے وہ بھی اچھی

وہ ابھی بھی کچھ بولتا مگر صبا نے اپنی ہیل اس کے پاؤں پر مارا

پینسل ہیل ہونے کی وجہ سے شجاع کو ہال میں

تارے نظر آنے لگے اور وہ چیخنے لگا

اہن آرام آئے

صبا بول کر اس کے سامنے نوٹ لہرا کر اس سے

مسکرا کر چلی گی

جبکہ شجاع اس کی حرکت پر دانت پیس کر رہ گیا

باقی سب اس کی حالت پر ہنسنے لگے۔

چلو بھی بہت ہلہ گلہ ہو گیا ہے مجھے لگتا ہے

اب فرزانہ بھا بھی اور فرقان سے اجازت لینی چاہیے

بہت دیر ہو گی ہے اب رخصتی کراتے ہیں جاوے م

NEW ERA MAGAZINE

Novels | Afsana | A...  
شجاع اپنے ابو اور انکل کو بلا کر لاوا اور تم جاو

لائی بہ فرزانہ بھا بھی کو دیکھ کر آوا جگرہ خاتون

کے بولنے پر لائی بہ تو جھٹ سے چلی گی

مگر شجاع ٹیڑھے منہ بنانا ہوا گیا

گھونٹ کی اوٹ میں بیٹھی منال کا دل ڈوب کر

ابھرا تھا جیسے اس کے جسم کی روح کو ایک دم

سے نکالا گیا ہو بہت مشکل ہوتا ہے اپنا گھر اپنا کمرہ

چھوڑنا

کچھ دیر میں سب کے آنے کے بعد منال کو بڑے

سے فرقان صاحب ملے اور اس کے سر پر ہاتھ رکھ

کر خوش رہنے کی دعا دی وہ ان کے گلے سے لگ کر

بے تحاشہ رورہی تھی آج اس کو اپنے بابا بہت یاد

آ رہے تھے منال تم اتنا مت رو میری بیٹی بھلے تم

اس گھر سے رخصت ہو کر جا رہی ہو پر یہ گھر ہمیشہ

تمہارا ہے جب مرضی آنا اس گھر کے دروازے ہمیشہ

تمہارے لیے کھولے ہیں اور میں ہمیشہ اپنی بیٹی کا منتظر رہوں گا

میری پیاری بیٹی سدا خوش آباد رہو فرقان

صدیقی منال کے سر پر بوسہ دے کر بولے

اب وہ اپنی ماں کو مل کر ان کے گلے لگ کر رو رہی

تھی کہ حاجرہ خاتون نے آکر منال کو پیار سے

فرزانہ بی بی سے الگ کیا

آپ فکر نہیں فرزانہ بھابھی اب منال میری بیٹی ہے

میں اس کو پورا خیال کروں گی

جی بھابھی مجھے پورا یقین ہے آپ پر فرزانہ بی بی

اپنی آنکھیں صاف کر کے بولی اور حاجرہ خاتون کے گلے ملی

شجاع نے اپنے بھائی ی نے کاشوت دیتے ہوئے قرآن

پاک کاسائے میں منال پر کیا

صبا اس کو پیار سے ملی اور اس کو پکڑ کر باہر جانے میں مدد کرنے لگی

روحان نے روتی ہوئی فرزانہ بی بی کے سامنے سر

جھکایا جس پر فرزانہ بی بی ہاتھ پھر کر اس کو دعا سے نوازا تھا

اب وہ فرقان صدیقی کو مل کر منال کی دائی میں

طرف آکر اس کا ہاتھ تھام کر چلنے لگا

اس طرح دعاؤں کے حصار میں منال اپنے نئے گھر

کی جانب رخصت ہوگی

پورا راستہ روحان نے منال کا ہاتھ تھام کر رکھا

تاکہ منال کو احساس رہے کہ وہ اس کے ساتھ ہے ہر

NEW ERA MAGAZINE.COM

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

قدم پر

جبکہ گھونگھٹ کی اوٹ میں منال اپنی خوش

قسمتی پر اپنے رب کی ڈھیروں شکر گزار تھی کہ

اس کو اتنا چاہنے خیال کرنے اور عزت کرنے والا

شریک حیات نصیب ہوا تھا

آج منال بہت خوش اور مطمئن تھی۔



#####

گلابوں سے سچی گاڑی فیروز ویلا کے سامنے رکی  
تو ڈھول کی تھاپ پر شاندار آتش بازی سے ان کا

شاندار استقبال کیا گیا

روحان گاڑی کے روکنے کے بعد نیچے اتر اور گھوم

کر منال کی طرف والی سائیڈ آیا اور اس کی طرف

کا دروازہ کھولا اور اپنا ہاتھ اس کے سامنے پھیلا

جس کو منال نے پورے حق سے تھام لیا اور

روحان کا ہاتھ تھام کر گاڑی سے باہر آگئی

اس کے باہر آتے ہی لائی بہ اور ان کے مہمان لڑکیوں نے

ان پر پھولوں کی پیتیاں نچھاور کی

جبکہ شجاع اور دانش نے پارٹی پوپر اور اسنو



فال کر کے اپنا شوق پورا کیا تھا شاید

روحان کا بازو تھام کر منال شاندار سے استقبال

کے بعد اپنے نئی گھر میں روحان کے ہمراہ میں

داخل ہوئی

جہاں اس کو حاجرہ خاتون نے صدقہ دیا اور پیار سے گلے لگا کر اس کو ویلکم کیا

فیروز احمد نے ان دونوں کو سدا خوش رہنے کی دعادی

حاجرہ خاتون نے منال کو لاونج میں صوفہ پر بیٹھا دیا

جہاں اب باقی کی رسمیں ادا کرنی تھی۔

کھیر چٹائی اور گفٹس دینے کے بعد حاجرہ

خاتون نے لائی بہ اور باقی لڑکیوں کو بول کر منال

کو اس کے روم میں بھیج دیا تھا۔

#####

پورا روم موتیا اور گلاب کے پھولوں کی خوشبو  
 سے مہک رہا تھا۔ روم میں جا بجا گلاب کے بکے پڑے تھے۔  
 بیڈ کے تینوں اطراف موتیا اور گلاب کی لڑیوں  
 سے سجا ہوا تھا۔

بیڈ کے کروان والی طرف سرخ سفید گلابی اوزدر گلاب کے پھولوں سے نہایت خوب  
 صورتی سے سجا گیا تھا  
 سائیڈ ٹیبل پر نفاست سے سرخ گلاب کی پتیاں بچھا کر ان پر بڑی پیاری کینڈلز  
 جلائی ہوئی تھی۔

جو ماحول کو اور سحر انگیز کر رہی تھی۔

لائے بہ نے منال کو بیڈ کے درمیان میں بٹھا کر اس

کا لہنگا اچھے سے پھیلا کر سیٹ کر دیا تھا۔

آپ کو کچھ چاہیے بھابھی لائے بہ شرارت سے بولی

نہیں منال نے آہستہ سے کہا

ٹھیک ہے آپ ریٹ کریں میں بھیا کو بیچھتی ہوں

وہ بول کر ساری لڑکیوں کو لے ہنستی ہوئی باہر چلی گی۔

روحان باہر احتشام اور بلال اور باقی سب کو رخصت کر کے سرشار سا گنگتا ہوا مستحکم

چال چلتا ہوا اپنے کمرے کی طرف آرہا تھا

وہ اپنے کمرے کا کھول کر اندر جانے لگا تھا۔

جب دروازہ کھولا لائی بہ کافی ساری لڑکیوں کے ساتھ باہر آئی۔

اور وہ سب دروازے کے سامنے کھڑی ہو گی۔

لائی بہ مسکرا کر اپنے بھائی کو دیکھنے لگی۔

کیا مسئی لہ ہے تم لوگوں کا جاویہاں سے روحان نے ان سب کو وہاں سے ہٹا کر اند

ر جانا چاہا تو وہ ساری ایک ساتھ چلانے لگی۔

یہ فاول ہے بھائی ی پہلے مجھے میرا حق دیں اور پھر جائیں

لائی بہ اپنی ہتھیلی پھیلا کر بولی۔

اب تمہیں کیا چاہیے اور کونسا حق روحان لائی بہ کو تنگ کرتے

ہوئے بولا

تم کونسا ایسا کارنامہ انجام دیا ہے جس پر کوئی ہی انعام دیا جائے تم کو بولو

کیا بات ہے ابھی سے آنکھیں پھیر لی ہیں آپ نے

میں کچھ نہیں جانتی مجھے میرا ننگ چاہیے وہ بھی پورے تیس ہزار

لائی بہ منہ پھلا کر بولی

اچھا تو یوں بولنا تھا نا

میں سمجھا تم نے شادی میں کام کیا ہے ماسی کی طرح تو اس لیے بول رہی ہو۔

روحان نے لائی بہ کو بولا تو اس کو حیرت سے دیکھنے لگی۔

بھائی میں بہن ہوں آپ کی اور آپ اس طرح کر رہے ہیں میرے ساتھ جائیں

میں نہیں بولتی آپ سے وہ منہ پھیر کر بولی

اچھا پر تو تمہیں یہ ننگ بھی نہیں چاہیے ہوگا

روحان اپنی ہنسی کنٹرول کرتے ہوئے بولا۔

کیوں جی کیوں نہیں چاہیے لادیں ناراضگی اپنی جگہ ننگ اپنی جگہ وہ جھٹ سے پنتیرا

بدل کر بولی

روحان نے ہنس کر اس کے سر پر پیار سے چیت لفائی اور ایک لفافہ اس کے ہاتھ میں

تھام کر بولا

اب خوش اب جاسکتا ہوں میں اپنے کمرے میں

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جی جائیں اب آپ جاسکتے بھابھی ویٹ کر رہی ہیں آپ کو وہ شرارت سے بول کر

سب کو وہاں سے لے چلی گی۔

وہ ان سب کو جاتا دیکھ کر ہنسا اور دروازہ کی ناب پر ہلکا سا دباو دے کر گھوم

کر دروازہ کھول کچ روم میں داخل ہوا اور ایک لمبی سانس لے کر جیسے

خوشبو کو اپنے اندر اتار رہا تھا

#####

لائی بہ کے جانے کے بعد وہ خود کو پرسکون کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔

منال کو اپنا دل معمول سے زیادہ تیزی سے دھڑکتا ہوا محسوس ہو رہا تھا۔

اس کی ہتھیلی بھی پیسینے سے بھیگ گئی تھی۔

وہ بار بار اپنے ہاتھوں کو مسل رہی تھی۔

باہر سے لائی بہ اور روحان کی نوک جھوک کی آوازیں

آ رہی تھی۔

اس نے اپنے خشک ہوتے لبوں پر زبان پھیری تھی

اور تھوڑا سا سر اٹھا کر سامنے دیکھا تو سامنے کی

دیوار پر بڑی سی روحان کی تصویر لگی دیکھ کر اس جھٹ سے سر جھکا دیا۔

اس پل روحان دروازہ کھول کر اندر آیا تھا۔

روحان سرشار سا چلتا ہوا بیڈ تک آیا اور گلہ کنھکار کر منال کو پکارا

جانِ روحان

منال نے مزید سر جھکا دیا تھا۔

روحان نے اس کی یہ حرکت دیکھی تو اس کے لبوں پر مسکراہٹ دوڑ گئی۔

روحان اس کے پاس بیڈ پر کہنی کے بل ترچھا ہو کر لیٹ گیا۔

کیا ہو گیا جانِ روحان کیوں اتنا کینفوز ہو رہی ہو

اچھا بات سنو

وہ سیدھا ہو کر بیٹھا اور منال کا ہاتھ پکڑ کر بولا

سب سے پہلے میری زندگی میں آنے کا شکریہ

پھر میری یہ خواہش پوری کرنے کا شکریہ

مجھے بالکل اندازہ نہیں تھا تم ایسا کچھ کرو گی

سچ پوچھو تو یہ میرے بدماغ میں بھی نہیں تھا۔

بس میں یہی سوچ رہا تھا تم کیا کرو گی

بہر حال یہ کر کے تم نے نہ صرف میرا دل خوش کر دیا ہے بلکہ جیت بھی لیا ہے۔



کیا اب مجھے اجازت ہے کہ میں اپنی منال روحان  
 کا وہ روپ دیکھوں جو آج اس نے صرف اور صرف  
 میرے لیے اپنایا ہے جس پر صرف میرا حق ہے  
 روحان نے اپنے گمبھیر لہجے میں کہا  
 روحان نے کہا تو منال نے اثبات میں سر ہلایا

منال کے ہاں کرنے بعد روحان نے بڑے پیار اور احمیتیا سے منال کا دوپٹہ اوپر کر دیا

اس کے چہرے پے نظر پڑتے ہی جیسے وہ اپنے ہوش و حواس کھو بیٹھا تھا۔

کافی دیر وہ اس طرح منال کو یک ٹک دیکھتا رہا

جب کہ منال اس کی نظروں کی تپش سے خود میں سمٹی جا رہی تھی۔۔

منال کا بھرپور طرح سے جائی زہ لینے کے بعد وہ اٹھا

سایہ ڈوراز سے ایک مخملی ڈبی نکالی اور منال کا ہاتھ پکڑ کر اس کی ہتھیلی پر رکھ دی



اور اس کی بندیا کو چھونے لگا

جس پر منال نے اپنی آنکھیں بند کر لی

جان روحان اپنا گفٹ تو دیکھو مان لیا تم بہت پیاری لگ رہی ہو

پر یقین مانو میرا گفٹ بھی بہت خوبصورت ہے

وہ اس کے کان کے پاس سرگوشی کرے بولا تھا

اپنے چہرے کے پاس اس کے گرم سانس محسوس کر کے منال کا دل جسے ڈوبا تھا



روحان کی بات سن کر منال دھیرے سے اپنی آنکھیں کھول دی تھی۔

منال نے ڈبی کھول کر دیکھا تو اس میں نہایت خوبصورت سی چین تھی

اور اس چین میں M اور R کا بڑا خوبصورت سا پینڈینٹ تھا۔

وہ دیکھ کر منال کی آنکھوں کی چمک بڑھ گئی تھی

کیسا ہے روحان بولا تو اس کے لہجہ مخمور ہو رہا تھا

بہت بہت پیارا ہے منال مسکرا کر بولی

my i



روحان بولا

NEW ERA MAGAZINE

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Ghazals|Fiction|Drama|Screenplay|Documentary|TV|Radio|Podcast|E-books|E-audiobooks|E-magazines|E-journals|E-newsletters

تو منال نے شرمناک رہاں کر دی

روحان نے بڑے استحقاق سے اس کو وہ چین پہنادی

اور اس کے ماتھے پر اپنے سلگتے لب رکھ دیے

#####

صبح بڑی خوشگوار تھی صبح سات بجے کا



تیز گرین کلر کی لونگ فرائک میں لائی ٹ میک اپ میں وہ بہت نکھری نکھری لگ رہی تھی۔

اس کو آتا دیکھ کر شجاع نے کھڑے ہو باقاعدہ شاہانہ انداز میں اس کا ویکلم کیا وہ جو نروس ہو رہی تھی شجاع کے اس طرح کرنے سے وہ مسکرانے لگی۔

اب وہ حاجرہ خاتون اور فیروز احمد کو سلام کر کے روحان کے برابر والی کرسی پر بیٹھنے لگی تھی

جب شجاع اس کو ہاتھ سے پکڑ کر اپنی برابر

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

والی کرسی پر بیٹھنے کا اشارہ کر کے اس کو ناشتے

کے لیے چیزیں اس کے سامنے رکھنے لگا۔

یہ کیا ہے شجاع تم نے منال کو ادھر کیوں نہیں بیٹھنے دیا

حاجرہ خاتون بولی "

وہ امی جان میں چاہتا ہوں میری بہن اس گھر میں پہلا ناشتہ اپنے بھائی کی کے ساتھ  
کرے

اور اس طرح لوگوں کو بھی پتا چلے گا کہ اس گھر میں منال کا بھائی کی بھی رہتا ہے۔



وہ منال کو آلیٹ کی پلیٹ پکڑتے ہوئے بولا

جس مان سے وہ بول رہا تھا منال کی آنکھوں

میں پل کے لیے نمی آئی تھی جس کو وہ بار بار

پلکیں جھپکا کر دور کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔

نہ نہ میری بہن رونا نہیں تم نے اب "

بلکہ اب تو ہم دونوں بھائی بی بہن مل کر اس سڑیل کو سیدھا کر دیں گے وہ شوخی سے

بولا



تو منال ایک دم کھلکھلا کر ہنسنے لگی۔

جب کہ شجاع کی بات سن کر روحان محض اس کو گھور کر رہ گیا۔

لائی بہ بھی منہ نیچے کیے دبی دبی ہنسی ہنس رہی تھی۔



جبکہ فیروز احمد اور حاجرہ خاتون ولیمہ کی ڈسکشن میں مصروف تھے۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ



صبا نے زوردار طریقے سے سلام کیا اور بھاگتی ہوئی ی آئی ی اور منال کو گلے لگایا۔

فرقان صاحب صبا کے ساتھ ناشتہ لائے تھے۔

منال فرقان صاحب کو مل صبا سے اپنی والدہ کیا پوچھنے لگی۔

یار ہم نے آنٹی کو بولا تھا مگر وہ بولی اچھا نہیں لگتا

یوں میں اور فرقان انکل آگے اور تم فکر نہں میں کرو

آئی بلکل ٹھیک ہیں تم بتاؤ کیا گفٹ دیا تھا تم کو روحان بھائی نے رونمائی کا

صبا نان اسٹاپ بول رہی تھی۔



یہ دیا ہے انہوں نے منال نے چین دکھائی

واہ جی یہ تو بڑی پیاری ہے اور تم پر اور بھی پیاری لگ رہی ہے صبا نے تعریف کرتے

ہوئے کہا

میری بہن ہے ہی پیاری تو کیوں پیاری نہ لگتی یہ چین میری بہن پر

اب سب لڑکیاں میری بہن کی طرح تھوڑی ہیں ک ان پر کچھ اچھا ہی نہ لگے۔

شجاع صبا کو چڑاتے ہوئے بولا



مجھے پر کیا اچھا لگتا ہے اور کیا نہیں تمہیں فکر کرنے کی ضرورت نہیں

آئی سی سمجھ اپنے کام سے کام رکھو

او ایک منٹ میں تو تمہارا نام بھی نہیں لیا تم ایسے ہی خوش فہمی کا شکار ہو رہی ہو۔

نہیں بلکہ غلط فہمی کہنا زیادہ بہتر ہو گا میرے خیال میں

شجاع پر سوچ انداز میں شہادت کی انگلی ناک پر رکھتے ہوئے بولا

بھاڑ میں جاؤ تم اور تمہارا خیال بد تمیز جاہل



NEW ERA MAGAZINE.com

چلو منال ہم کہی اور جا کر بات کرتے ہیں۔

صبا منال کو گھیسٹ کر وہاں سے لے گی اور

بے چاری ان دونوں کی باتوں کو سمجھنے کی

کوشش کرنے لگی۔

ہاں بھئی کی کیا سین ہے کیوں کل سے اس بے چاری کے پیچھے ہاتھ  
دھو کر پڑ گیا ہے ۔



روحان نے آکر شجاع کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر ساؤل کیا۔

ایسی بھی بے چاری نہیں ہے۔

اور دوسرا میں سوچا رہا تھا۔ بھابھی کو اپنی

دوست بہت یاد آتی ہوگی کیوں نہ اس کو پر منٹ

اس گھر میں لے آتے ہیں۔ آپ نے بھی اسکو بہن بنایا

ہوا ہے۔ سب کو دل لگ جائے گا کیوں کیا کہتے ہیں



آپ کیا ارادہ ہے پھر آپ کا شجاع بول کر روحان کو دیکھنے لگا۔

NEW ERA MAGAZINE.COM  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جو اس کو بڑی گہری نظروں سے دیکھ رہا تھا۔

کیا بات ہے ہمارے کندھے پر بندوق چلائی جا رہی ہے۔

اگر ایسی کوئی بات ہے تو مرد بن اور اپنا راستہ خود بنا میرے بھائی

اور ہاں منال کی فکر نہ کر

وہ بور نہیں ہوگی میں ہوں اس کے ساتھ تو



اچھا اب یہ آپ بتادیں کہ کیا کروں میں شجاع ہارمان کر بولا

اب آیا نالائی ن پرامی اور ابو سے بات کر اور کیا سیدھی سی بات ہے۔

میں کروں گا بات شجاع مرے مرے لہجے میں بولا

نہیں تیرے فرشتے کرے گے روحان جل کر بولا

آپ کچھ مدد کر دو بھائی نہیں ہوں میرے وہ منت کرتے ہوئے

بولا



NEW ERA MAGAZINE.com  
Novels|Afsana|Articles|books|Poetry|Interviews

اچھا اچھا مرد بن یہ لڑکیوں کی طرح نہ کرتا ہوں

میں کچھ صبر کر روحان اس کو بول کر باہر چلا گیا

جبکہ تو حان کی بات سن شجاع پر جیسے شادی



مرگ طاری ہو گیا وہ گانا گاتے ہوئے لڈی ڈالنے لگا۔

اگر اس وقت کوئی شیخ کو دیکھ لیتا تو اس

کو اس کی دماغی حالت پر ضرور شبہ ہوتا



مگر وہ سب سے بے پرواہ اپنے کام میں مصروف تھا۔

پریتو میرے نال وایاہ کر لے بے نال صلا کر لے

ائے لے

#####

منال اور صبا ناشتے کے بعد منال کے روم میں بیٹھی باتیں کر رہی تھی۔ جب وہاں شجاع اور لائی بہ آگے۔

اور سنائی یں بھائی ی پلس بہن اب کیا کرنا ہے شجاع صوفے پر بیٹھ کر بولا۔



کیا مطلب شجاع بھائی ی منال نا سمجھی سے بولی

ارے بھولی بانو یہ کہ آپ نے اپنی امی کو ملنے جانا ہے کہ نہیں

اگر جانا ہے تو دو منٹ ہیں آپ کے پاس جلدی کریں بھائی ی آپ کا ویٹ کر رہے ہیں۔

جلدی سے جائیں تاکہ آپ بھیا کے ساتھ چلی جائیں اور اپنی اماں کو مل کر پھر وہاں سے پار لے چلی جائیں تاکہ شام کو ویسے میں آپ کی وجہ سے دیر نہ ہو

شجاع کانوں میں ہینڈ فری لگاتے ہوئے بولا

میری وجہ سے دیر کیوں ہوگی بھلا منال اس کی بات سن کر کھڑی ہوئی می جانے کے لیے مگر اس کی آخری بات پر روک کر اس کو دیکھ کر بولی۔

اب پار لے میں نے تو نہیں جانا میر سویت بھولی بہنا ظاہر سی بات اب جب آپ لڑکیوں نے اپنے وزن کے برابر میک اپ کرنا ہے تو وہ پانچ منٹ میں تو نہیں ہونا

بس  
اب سب ہماری طرح تو نہیں منہ دھولیں اور

وہ گانا سنتے ہوئے سردھنتے ہوئے بولا

اس کی بات پر منال اور لائی بہ ہنسنے لگی۔



جبکہ صبانے ہنہ کر کے منہ پھیر لیا اور وہ منال کا ہاتھ پکڑ کر روم سے باہر چلی گی۔

شجاع ان کے جانے بعد سونگ سننے لگا اور ساتھ گنگنانے لگا جبکہ لائی بہ اس کو عجیب سی نظروں سے دیکھ کر باہر چلی گی

ہر کسی کو نہیں ملتا یہاں پیار زندگی

#####\$\$####

جب وہ روحان اور صبا کے ساتھ اپنے تایا کے گھر آئی تو  
صالحہ بیگم پریشانی کے عالم میں لان میں ادھر سے ادھر چکر لگا رہی تھی۔

منال ان کو پریشان دیکھ کر ان کی طرف جانے لگی

تو صبا نے اس کو روک کر آنکھیں دیکھا کر بولی۔

کیا ہے کہاں جا رہی ہو تم ایسے سے اندر چلو اور اپنی امی کو ملوان کے ساتھ بیٹھو

کھ دیر اور پھر

ہم لینچ کر کے پارلر چلتے ہیں۔

۔ وہ اپنا پورا پلان بتاتے ہوئے بولی۔

بات سنو میسٹی جان ضرور پریشان ہیں ورنہ وہ ایسے نہیں کرتی دیکھو تو ان کی

طرف

منال ان کو بے چینی سے ٹہلتے ہوئے دیکھ کر بولی

تو کیا ہوا جو سب کو پریشان کرتا ہے وہ ایک دن خود بھی پریشان ہوتا ہے یہ اللہ کا نظام ہے آپ کیسی کو دکھ دو گے تو واپس ضرور آتے ہیں وہ دکھ آپ کے پاس آپ کسی کو اذیت دے کر بچ نہیں سکتے۔



صباحذباتی ہو کر بولی

مگر صبا وہ ہلکے سے بولی

کیوں کہ روحان ان کی باتوں کی آواز پر رک گیا تھا اور وہ ان کو دیکھ رہا تھا روحان کے روک کر دیکھنے سے

ان دونوں کو بھی روکنا پڑا

جاؤ اور جا کر مل لو ان سے روحان نے مسکرا کر منال کو دیکھا اور  
صالحہ بیگم کی طرف دیکھ کر بولا۔

جب کہ صبا کو روحان کی دماغی حالت پر شبہ ہو اور اس کو جانچتی نگاہوں سے دیکھنے لگی

--



جو لوگ دل کے صاف ہوتے ہیں وہ کسی کو پریشانی میں نہیں دیکھ سکتے

پر بھلے ان لوگوں نے ان کے ساتھ کتنا ہی برانا کیا ہو ان کی اچھائی اور نرم دلی ان کو  
اس بات کی اجازت نہیں دیتی کہہ اپنے پیاروں یا وہ جو ان کے پیاروں کے قریب ہو  
ان کو تکلیف میں ہو۔

اور مجھے بہت خوشی ہے کہ میری منال کا شمار ان لوگوں میں ہوتا ہے۔

جو بہت نرم دل اور صاف دل کے ہوتے ہیں روحان صالحہ بیگم کے پاس جاتی منال کو

نگاہوں میں سماتے ہوئے بڑے پیار سے بولا رہا تھا۔



NEW ERA MAGAZINE.com  
Novels | Arsana | Articles | Books | Poetry | Interviews  
محبت احترام بھروسہ مان اور عقیدت کیا کیا نا تھا اس کے لہجے میں

اس کی بات سمجھ کر صبا سر ہلا کر اند چلی گی

جب منال صالحہ بیگم کے پاس گی تو واس کو دیکھ کر روتے ہوئے

اس کے گلے لگ گی



منال کا سانس روک گیا کہ ایسا کیا ہوا ہے

#####

منال

منال وہ روتے ہوئے بولی



کیا ہوائی جان مجھے بتائی ایسا کیا ہوا کیا ہو گیا آپ اس طرح کیوں رو رہی ہیں

وہ ان کے آنسو صاف کرتے ہوئے بولی

نال میری بچی کا کچھ پتا نہیں چل رہا رات تمہارے تایا تو تمہاری شادی میں تھے۔

میری رنم پتا نہیں کہاں چلی گی رات سے بہت پریشان ہو میں بہت بار فون کیا اس کو  
کچھ پتا نہیں چل رہا

تم مجھے معاف کر دو مجھے میری بیٹی چاہیے تم تم ایسا کرو اپنے تایا کو بولو اس کو ڈھونڈ  
لائی یں کہی سے وہ اس دن سے ہم سے بات نہیں کر رہے دانیال صبح سے گیا ہو اس کا  
بھی کچھ پتا نہیں

NEW ERA MAGAZINE.com  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews  
رات کو بھی وہ اس کو ہر جگہ ڈھونڈتا رہا مگر کچھ پتا نہیں چلا

میں مانتی ہوں ہم نے ساری زندگی تمہارے اور تمہاری ماں کے ساتھ زیادتی کی

مگر تمہاری مہندی اور میری میسج رنم نے حد کر دی

ہم نے تمہاری عزت اور جان کی پرواہ نہیں کی

مجھے ماف کر دو میں نے اپنے بڑے ہونے کا کبھی ثبوت نہیں دیا

وہ روتے ہوئے منال کے سامنے ہاتھ جوڑ کر بولی

تائی جان ایسے مت کریں آپ بڑی ہیں مجھے میں اس طرح گناہ گار ہو رہی ہوں پلنز  
یہ ہاتھ مت جوڑیں یہ ہاتھ تو دعا دینے کے لیے ہیں اور میں معاف کرتی ہوں آپ کو اور  
میرا خدا بھی معاف کرے آپ کو

آپ روئیں نہیں آئیں اندر چلیں میں تایا جان اور روحان کو بولتی ہوں آپ بے فکر  
رہے رنم مل جائے گی ان شاء اللہ

وہ ان کے آنسو صاف کر کے ان کو اپنے ساتھ لگا کر بولی  
کمر کے گرد اپنا ہاتھ ڈال کر ان کو اند جانے میں مدد کرنے لگی۔

وہ ان کو لے اندر آئی جہاں فرقان صدیقی روحان اور صبا فرزانہ بی بی کے ساتھ  
باتوں میں مصروف تھے



فرقان صاحب نے صالحہ بیگم کو دیکھ کر منہ پھیر لیا

فرزانہ بی بی ان کی حالت دیکھ کر ان کی طرف آئی اور ان کو سہارا دے کر بیٹھا کر ان  
کے پانی لینے لگی۔

منال فرقان صدیقی کے پاس جا کر ان کو سب بتانے لگی

اب ان کے ساتھ ساتھ روحان بھی سہمی معنوں میں پریشان ہو گیا تھا۔

#####

وہ رات بھی جانے کہاں کہاں مارا مارا پھرتا رہا اس نے رنم کی ساری دوستوں سے پتا کیا تھا اور ابھی وہ صبح سے دیوانوں کی طرح اپنی بہن کو تلاش کر رہا تھا۔

جس کا کچھ پتا نہیں چل رہا تھا۔ اس کو زمین کھاگی یا آسمان نکل گیا۔

پولیس نے بھی 24 گھنٹے کے بعد کاروائی کا بولا تھا

وہ ہار کر گھر آ گیا تھا۔

اس کو اتنا دیکھ صالحہ بیگم تڑپ کر اس کے پاس گی اور اس کا گریبان پکڑا اس سے رنم کا پوچھنے لگی۔



کہاں ہے میری بیٹی بولو

لائے کیوں نہیں اس کو اپنے ساتھ کیسے بھائی ہو تم ذرا ہی فکر نہیں تمہیں وہ رات سے نہیں مل رہی اور تم یوں بے غیرتوں کی طرح منہ اٹھا کر گھر آگے ہو

وہ ہڈیا تپتی ہو کر چلائی

بس کر دیں امی یہاں ہمارے اپنے گناہ اپنے ہمارے برے اعمال ہیں جو  
ہمارے سامنے آرہے ہیں۔

ساری زندگی آپ چاچی اور منال سے نفرت کرتی رہی

ج میا نے منال کو اپنا بنانا چاہا تو آپ نے مجھے غلط راستہ پر ڈال دیا اور میں بنا آپ کا اور رنم  
کا مکروہ پلان جانے بغیر اس کا حصہ بن گیا

مجھے اتنا نہیں پتا تھا کہ آپ کیا کرنے والی ہیں قسم سے اگر پتا ہوتا آپ اس کو بدنام کریں  
گی تو کبھی ساتھ نادیتا

مگر میرے اندر منال کو پانے کی چاہ اتنی تھی کہ مجھے سہی اور غلط کا کھ پتا نہیں چلا دانیال

شکستہ لہجے میں بولا اور نیچے بیٹھتا گیا۔

برباد کر دیا می آپ نے خود اپنی اولاد کو پوری طرح برباد وہ بول کر بچوں کی طرح رونے  
لا۔



دانیال بباپ کا لمس پا کر اور شدت سے رونے لگا

روحان نے فونز نکالا اور نمبر ڈائی ل کرنے کر کے وہ کسی کو رنم کی تلاش کے بارے میں  
بات کرنے لگا۔



فرزانہ بی بی دانیال کو روتا دیکھ رنم کی واپسی کے لیے دعا کرنے لگی

تب صالحہ بیگم ان کے پاس گی اور وہ فرزانہ ب کے پاؤں پکڑ کر معافی مانگنے لگی۔

مفکافات کا عمل شاید شروع ہو گیا تھا۔ وہ صالحہ بیگم جو کسی کو کچھ نہیں سمجھتی تھی آج وہ بے بسی کی انتہا پر تھی۔

دانیال باپ کے گلے لگا رہا تھا۔ فرزانہ بی بی نے صالحہ بیگم کو پاس پڑے صوفے پر بیٹھا اور ان کے ہاتھ سہلا رہی تھی۔ روحان کسی سے فون پر بات کر رہا تھا۔ جب دانیال کا فون بجا تھا۔

جی انسپکٹر صاحب

دانیال نے کال پک کی اور بولا تھا سب اس کی طرف متوجہ ہو گے تھے

جی سر ہم ابھ ابھی آتے ہیں دانیال اٹکتے ہوئے بولا

کیا ہوا ہے دانی



دعا کریں امی وہ رنم نہ ہو دانیال بولا تو اس کی آواز کسی کھائی سے آتی ہوئی محسوس ہوئی تھی۔

کیا مطلب فرقان صاحب نے اس کو سوالیہ دیکھ کر پوچھا

ابو وہ لوگ ڈیڈ باڈی کی شناخت کے لیے بلا رہے ہیں

دانیال نے سر جھکا کر بولا تھا

اس کی بات سن کر صالحہ بیگم چلا چلا کر رونے لگی فرزانہ بی بی ان کو سنبھال کی کوشش  
کرنے لگی



جبکہ منال منہ پر ہاتھ رکھ کر دو قدم پیچھے ہوتے ہوئے دیوار سے جا لگی تھی

فرقان صاحب وہی نیچے بیٹھ گئے اور اپنا سر دونوں ہاتھوں سے پکڑ لیا

روحان نے منال کو دیکھا جو خطرناک حد تک زرد ہو گئی تھی

روحان اس کے پاس گیا اور نرمی سے اس کا ہاتھ پکڑ کر اس کو اپنے ساتھ لگایا

منال اس کو عجیب نظروں سے دیکھ کر اس کی شرٹ کو مضبوطی سے پکڑ کر رونے لگی

وہ اس کے سینے سے لگی بے تحاشہ رو رہی تھی  
 روحان نے اس کے سر پر ہاتھ پھیر کر منال کو تسلی دینے چاہی

مگر اس سے پہلے ہی منال کی گرفت سے اس کی شرٹ سے آزاد ہوئی اور وہ روحان  
 کے بازوؤں میں جھول گئی



صبا منال کے ہاتھ سہلا کر اس کو ہوش میں لانے لگی

روحان ڈاکٹر کو فون کرنے کے بعد اب منال کے چہرے پر پانی کے چھنٹے مار رہا تھا۔



کچھ دیر منال کو ہوش آ گیا تھا

NEW ERA MAGAZINE.com  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اس کے ہوش میں آنے کے بعد روحان فرقان صدیقی اور دانیال کے

ساتھ پولیس اسٹیشن چل گیا۔

#####

وہ تینوں اس وقت ایک سرکاری ہسپتال کے روم میں کھڑے  
تھے

جہاں ان کے انسپکٹر تو صیف بھی تھے انہوں نے ان کو سامنے پڑی ڈیڈ باڈی کی طرف  
اشارہ کیا

دانیال نے فرقان صاحب کو دیکھا جو اس وقت بہت بوڑھے اور کمزور لگ رہے تھے۔

روحان نے آگے ہو کر ڈیڈ باڈی پر چادر ہٹائی اور ڈیڈ باڈی کا چہرہ دیکھا اور نفی میں سر  
ہلا کر دانیال کے کندھے پر ہاتھ رکھا

دانیال نے روحان کے ہاتھ کا دباؤ محسوس کر کے بہت ہمت کر کے ڈیڈ باڈی کو دیکھا اور

انسپکٹر کو نفی میں جواب دے کر باہر چلا گیا

باہر جا کر دانیال اس طرح لمبے لمبے سانس لے رہا تھا جیسے وہ نجانے کب سے بھاگتا آ رہا  
ہو اور اس نے سانس روکا ہوا تھا اگر ابھی بھی سانس نہ لیتا تو وہ مر جاتا

اندر روحان نے فرقان صاحب کو سنبھلا اور انسپکٹر تو صیفکو رنم کی تلاش جاری رکھنے کی  
درخواست کر کے باہر آ گیا

ان دونوں کو باہر آتا دیکھ کر دانیال اپنا منہ صاف کر کے اپنے باپ کے پاس آیا (آخر وہ  
مرد تھا اور اپنے آنسو کسی پر ظاہر کر کے خود کو کمزور ثابت بھی نہیں کرنا تھا یہ بھی عجیب  
اصول ہے کہ مرد رو نہیں سکتا کیوں کیا اس کو درد نہیں ہوتا وہ عورت کی طرح مٹی کا بنا  
ہوا نہیں کیا اس کے سینے میں عورت کی طرح دل نہیں کیا اس کو کوئی تکلیف ہوا تو اس



کو عورت کی طرح درد نہیں ہوتا کیا اس کی جذبات نہیں کیا مرد گوشت اور ہڈیوں کی  
 پیداوار نہیں کیا وہ لوہے کا بنا ہوا کیا وہ روبرو ہے کا مرد کو دکھ نہیں ہوتا بس ہی کہ وہ  
 مرد ہے اس کو نہیں رونا چاہیے مجھے اس بات سے اختلاف ہے) اور ان کو ایک طرف  
 سے سہارا دینے لگا

وہ تینوں گھر کی جانب رواں دواں تھے اور تینوں کے دماغ میں الگ الگ بات چل رہی  
 تھی مگر ختم ایک پوائنٹ پر کر ختم ہو رہی تھی



خدا نخواستہ کچھ برانہ ہو گیا ہے اس کے ساتھ

#####

وہ تینوں گھر آگے تھے فرقان صاحب کی طبیعت بہت خراب ہوتی جا رہی تھی۔

دانیال اور روحان ان کو سہارا دے کر گھر کے اندر رہے تھے



کیا روحان بیٹا کچھ پتا چلا رنم کا اور بھائی ی صاحب کی طبیعت خراب لگ رہی ہے فرزانہ بی بی فکر مندی سے بولی تھی

آپ بیٹھیں ماں جی وہ رنم نہیں تھی اور انکل کی طبیعت خراب ہو رہی ہے انکو کھانا کھلا کر میڈیسن دیں یہ ریست کریں

روحان نے فرزانہ بی بی کو سمجھاتے ہوئے اور کہا

اور منال کی تلاش میں نظریں ادھر ادھر دوڑائی

وہ ٹھیک ہے روم میں ہے فرزانہ بی بی نے روحان کو آہستہ سے کہا اور  
 فرقان صاحب کے لیے کھانا لینے چلی گی۔  
 NEW ERA MAGAZINE.COM  
 Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بھائی صاحب کھانا کھالیں تھوڑا سا پھر آپ نے میڈیسن کھانی ہے

فرزانہ بی بی نے کھانا لگا کر فرقان صاحب کو کہا

مجھے زہر دے دو کھانا اور میڈیسن کھا کر کیا کروں گا

جو ہمارے حالات ہے، ہمیں چاہیے ہم سب زہر کھالیں کیا جواب دیے گے ہم لوگوں کو کہ کہاں گی ہماری رنم ابھی بھی کسی کو نہیں پتا مگر کب تک ایسی باتیں جنگل کی آگ کی طرح پھیل جاتی ہیں اور جس کی جیسے مرضی وہ بات کرے گا دو کوڑی کی ہو جائے گی ہماری عزت کسی کو منہ دکھانے کے قابل نہیں رہنے والے ہم

یہ سب اس عورت کی وجہ سے ہے یہ آپ کو اور اس معصوم اور یتیم منال کو بدنام کرنا چاہتی تھی پردیکھیں کیسے اللہ نے اس کی بازی اس گھٹیا عورت پر پلٹ دی

فرقان صاحب اونچا اونچا بولنے لگے اور ساتھ ہی وہ سر پکڑ کر رونے لگے

ان کی آواز سن کر منال بھاگتی ہوئی روم سے باہر آئی

کیا ہو گیا ہے تاجان ایسے کیوں رو رہے ہیں آپ رنم کا کچھ پتا چلا

وہ دانیال اور روحان کو باری باری دیکھ کر بولی

نہیں کچھ پتا نہیں چلا



اور وہ ڈیڈ باڈی منال نے روحان کی طرف منہ کر کے سوال کیا

نہیں تھی وہ رنم پتا کہاں چلی گی میری بچی پتا نہیں زندہ ہے کہ نہیں اگر زندہ ہے تو  
نجانے طلکس حال میں ہے اور نجانے کہاں ہے کچھ پتا نہیں چل رہا اس کو تمھاری آہ

کھائی می منال معاف کر دو میری بیٹی اس بد نصیب کو دعا کرو چاہیے وہ مری ہوئی می  
ہے پر مل جائے وہ فرقان صاحب منال کے سامنے ہاتھ جوڑ کر بولے

یہ کیا کر رہے ہیں تیا جان کیوں گناہ گار کر رہے ہیں مجھے اور میں نے کبھی ایسا نہیں چاہا

اور نہ کوئی بد عادی ہے رنم کو بس ویسے ہی ہماری لڑائی می

منہ ماری ہو جاتی تھی آپ فکر نہ کریں اللہ سے دعا کریں ان شاء اللہ وہ ہمیں زندہ

سلامت مل جائے گی  
NEW ERA MAGAZINE  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

منال ان کے ہاتھ کھول کر اپنے ہاتھوں میں تھام کر بولی

اور میں کون ہوتی ہوں کسی کو معاف کرنے والی اور تیا جان پلیز اس طرح رنم کو

بد نصیب مت بولیں اللہ کرم کرنے والا ہے میں نے اسٹیکو کوئی می بدعا نہیں دی

منال فرقان صاحب کے ہاتھ چوم کر بولی

ابو ٹھیک بول رہے ہیں منال تم معاف کر دو ہم سب کو ہم نے بہت زیادتی  
کی ہے تمہارے اور چاچی کے ساتھ بہت نا انصافی کی یہ سب اس کا ہی نتیجہ ہے کل  
ہم تمہاری عزت اور جان کے دشمن تھے دیکھو آج ہم کسی کو منہ  
دکھانے کے لائق نہیں رہے



اس طرح مت بولو دانیال جو ہوا بھول جاو اور دعا کرو رنم مل جائے

منال نے نظریں نیچی کر کے دانیال کو کہا

روحان نے دانیال کے کندھے پر ہاتھ رکھا تو وہ روحان کے گلے لگ کر رونے لگا

آپ بھی معاف کر دیں روحان بھائی می

نجانے میری بہن کہاں ہے اور کس حال میں ہے

وہ اپنے آنسو چاہنے کے باوجود ضبط نہیں کر سکتا رہا تھا

فکر نہ کرو وہ مل جائے گیا اور ہم نے معاف کیا اللہ بھی آپ کو معاف کرے روحان نے  
دانیال کی کمر پر تھکی دے کر بولا

چلیں تا یا جان کچھ کھائی یں پھر میں آپ کو میڈیسن دیتی ہوں

منال ان کو اپنے ہاتھ سے کھانا کھلانے لگی



چلو تم اور آنٹی بھی کچھ کھاو روحان نے دانیال کو ٹیبل کی طرف بیٹھنے کا اشارہ

کیا

مگر میرا دل نہیں کر رہا نہ بھوک ہے دانیال نے جواب دیا

کیوں نہیں بھوک زبردستی کھاؤ تا کہ جسم میں جان آئے اور بھرپور انجری سے ہم رنم  
کی تلاش میں نکلے روحان دوستانہ لہجے میں بولا

NEW ERA MAGAZINE  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اس کا رویہ دیکھ کر دانیال مزید انکار نہ کر سکا اور چپ چاپ کھانے کی ٹیبل پر جا کر بیٹھ

گیا

فرزانہ بی بی بی صالحہ بیگم کو کھانے کے لیے آئی

فرقان صاحب کو کھانا کھلاتی منال نے آنکھوں ہی آنکھوں میں روحان کو

جیسے شکریہ بولا تھا

جسے روحان نے کھولے دل سے قبول کیا

(جن سے محبت کی جاتی ہے ان کے دکھ میں شامل ہونا ہے سچے محبوب ہونے کی نشانی ہے جب آپ تکلیف میں ہوتے ہیں تب آپ کو جس کی سب سے زیادہ ضرورت ہے وہ آپ کی سچی محبت ہے آپ کی جانب سے اور جو برے وقت میں آپ کے ساتھ ہو آپ کا خیال رکھے آپ کا سہارا بنے آپ کو تسلی دے آپ کا ساتھ دے آپ کے آنسو صاف کرے وہ ہے آپ کا سچا ساتھی اس کو ہے آپ سے سچی محبت اس انسان کا ساتھ کبھی نہیں چھوڑنا چاہیے

جو آپ کو ہر سرد گرم سے بچائے اور اپنی حفاظت میں رکھے وہ جس کو آپ پر پڑنے والی

ہر غلط نگاہ برداشت نہ ہوتی ہو وہ جو آپ کی تکلیف آپ کے دکھ کو اپنا سمجھا ہو وہ جو آپ کی چھوٹی چھوٹی خواہش پوری کرتا ہو وہ جانتا ہو آپ کس بات سے دکھی ہوتے ہیں اور کس بات سے خوش کیا بات آپ کو بری لگتی ہے اور کیا اچھی کس بات سے آپ کا موڈ اچھا ہوتا اور کس بات سے آپ ادا اس ہو جاتے ہیں یہ سب باتیں اس کے لیے میٹر کرتی ہیں جو آپ سے سچی محبت کرتا ہے ایسے انسان کی دل و جان سے قدر کرنی چاہیے کیوں ایسے انسان بہت کم لوگوں کو نصیب ہوتے ہیں اور ایسے انسان سیدھے دل سے ہو کر روح میں اتر جاتے ہیں اور جو روح میں اتر جاتا ہے اس کے بنا زندگی نہیں گزاری جاتی وہ اگر کھو جائے تو زندگی کا کچھ مطلب نہیں ہوتا ہے بے معنی ہو جاتی ہے زندگی اور جب زندگی بے معنی ہو جائے پھر کچھ باقی نہیں رہتا)

روحان اور منال کچھ دیر بعد وہاں سے روانہ ہو گے صبا بھی ان کے ساتھ تھی

روحان نے ان دونوں کو پار لہر ڈراپ کیا اور خود احتشام کی بتائی ہوئی جگہ کی طرف چل پڑا

جو اس کو احتشام نے میسج کر کے بتائی تھی جب اس نے احتشام کو رنم کو تلاش کرنے  
کا بولا تھا اس کے کچھ دیر بعد اس کو احتشام کا میسج آیا تھا

#####

وہ ڈل گولڈن اور گرین کلر کے فراک میں بہت خوبصورت  
لگ رہی تھی۔

NEW ERA MAGAZINE.com  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

مگر پریشانی اس کے چہرے سے صاف جھلک رہی تھی۔

کیا آج بھی آپ نے کل کی طرح دوپٹہ لیں گی

بیوٹیشن نے اس انوکھی دلہن سے سوال کیا

جی ظاہر ہے جسے کے لیے اتنا تیار ہوئی تھی جب تک وہ نہ دیکھ لیں

کسی اور کو یہ روپ دیکھنے کی نہ تو ضرورت ہے نہ اجازت

منال نے بیوٹیشن کو تحمل سے جواب دیا

گڈ بہت اچھی سوچ ہے آپ کی ورنہ آج تک میں نے جتنی بھی دلہن تیار کی ہیں ان سب میں آپ پہلی ہیں جس کی اس طرح کی سوچ ہے جو اتنا گہرا سوچتی ہے اپنے شوہر کے لیے



میں نے جتنی بھی دلہن تیار کی ہیں وہ تو پہلے فوٹو سیشن کراتی ہیں پھر ان کو سارے لوگ دیکھتے ہیں اور آخر میں جا کر ان کا دولہا دیکھتا ہے بیوٹیشن نے اپنا تجربہ بتایا

میرے کیس میں ایسا نہیں مجھے پر جس کا پہلا حق ہے وہ ہیں میجر صاحب اور فوٹو سیشن کا کیا وہ کل میرا بھی ہوا تھا اور رہی بات کہ اس میں میرا چہرہ نہیں نظر آ رہا تھا مجھے اس کی ذرا پروا نہیں

کل جب سب سے پہلے مجھے میجر صاحب نے دیکھا تھا ان کے چہرے پر جو خوشی اور  
اطمینان تھا میرے لیے وہ بہت قیمتی ہے اور پھر انہوں نے میری اپنے ساتھ اور میری  
اکیلی کی اتنی ساری پکس بنا دی تھی اپنے فون میں کہ کوئی کمی نہیں رہی ہم ان میں  
سے کچھ پکس اپنے شادی کے البم میں شامل کر لیں گے



منال نے خوش ہو کر بتایا اور کل کی طرح اپنا بھاری دوپٹہ اپنے چہرے پر ڈال لیا

دوپٹے کے نیچے اس کے پر سکون چہرے پر اس کے میجر صاحب کے پیار اور اعتماد سے  
اس کے چہرے پر ایک الگ ہی رونق تھی جو اس کی آنکھوں سے کسی روشنی کی مانند  
پھوٹ رہی تھی

وہ جانتی تھی کل کی طرح آج بھی اس کا یہ روپ دیکھ کر اس کے میجر صاحب اس سے

کل کی طرح خوش ہونگے اور ان کا مان اس پر اور بڑھ جائے گا

محبوب کی ہر ادا پیاری لگتی ہے

گاڑی کا ہارن سن کر وہ صبا کے ہمراہ سہج سہج کر قدم اٹھاتی باہر آگی تھی جہاں شجاع ان کو

لینے آیا ہوا تھا۔



کیا بات ہے پیاری بہنا آج بھی شوہر پرست بنی ہوئی ہو

میں ہر روز شوہر پرست رہوں گی بھیا

منال نے جواب دیا تو شجاع نے صبا کی طرف دیکھا اور بولا کیا یہ اثر آپ کی خاص

دوست پر بھی ہوگا

منہ دھو کر رکھو تم اپنا صبا اس کو دیکھ کر بولی اور جا کر گاڑی میں بیٹھ گی

شجاع میاں تم تو گے کام سے وہ خود سے بولا اور منال کے لیے گاڑی

کا دروازہ کھولا

وہ گاڑی میں بیٹھ گی تو دروازہ بند کر کے خود آگے بیٹھ گیا اور گاڑی کو ہال کے راستے پر

ڈال دیا

#####

وہ لوگ جب ہال پہنچے سب لوگ پہلے ہی وہاں پہنچ گئے تھے



روحان بلیک ڈنر سوٹ میں شاندار اور اپنی چھا جانے والی شخصیت میں غضب ڈھا  
رہا تھا۔

وہ سب سے جلدی جلدی مل کر منال کی جانب آیا جو صبا کے ساتھ  
اسٹیج پر بیٹھی ہوئی تھی



شجاع اور لائی بہ دونوں وہی کھڑے سیلفیاں لینے میں بڑی تھے  
جب روحان نے آکر منال سے اس کی طعیت کا پوچھا تو وہ دونوں چونک کر منال  
کے پاس آئے

کیا ہوا تھا بھابھی کو لائی بہ نے روحان سے پوچھا

تو روحان نے ان دونوں کو سب بتایا

پھر بھائی کی کچھ پتا چلا رنم کا شجاع نے کب سے منال کے دل میں مچلتا ہوا

سوال کیا

نہیں ابھی کچھ پتا نہیں چلا پولیس تلاش کر رہی ہے ان شاء اللہ جلد ہی کوئی می اچھی خبر  
مل جائے گی

NEW ERA MAGAZINE.COM  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

روحان نے جواب دیا

ان شاء اللہ وہ سب بیک وقت بولے

ولیمے کی تقریب باخیریت و عافیت اپنے انجام کو پہنچی سب مہمان اپنے اپنے گھروں کو  
چلے گئے صبا بھی اپنے گھر والوں کے ساتھ چلی گی تو یہ سب بھی اپنے گھر کی طرف نکل  
گئے

ابھی سب گھر کے گیٹ پر پہنچے تھے روحان کا فون بجا اس نے شجاع کو سب کو گھر کے  
اندر لے جانا کہا اور خود گاڑی لے کر تیزی سے چلا گیا

NEW ERA MAGAZINE  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews  
پوری کالونی میں ایسبولینس کے سارن کا شور تھا۔

فرقان صاحب کو دانیال سہارا دے کر باہر لایا تھا

صالحہ بیگم فرزانہ بی بی کے ساتھ کھڑی ہوئی ی ان کا چہرے زرد ہو رہا تھا جیسے کسی نے

ان کے جسم کا سارا خون نچوڑ لیا ہو

ایسبولینس چیختی چنگارتی ہوئی ی فرقان صاحب کے گھر کے سامنے

آرکی تھی۔

ساتھ ہی ایک جیپ بھی اس کے پیچھے آکر رکی تھی۔

جس سے روحان اور احتشام اترے تھے

فرقان صاحب خالی پتھرائی ہوئی آنکھوں سے فرقان کو دیکھ رہے

تھے۔



روحان نے ان سے نظریں ملانا چاہا مگر وہ نظر جھکا گیا

اور آگے بڑھ کر اس نے ایمبولینس کا دروازہ کھولنے لگا۔

احتشام اور اس کے ساتھ ایک اور دو اور ریسکیو اہلکار نے مل کر اسے سیٹچر باہر نکلا

سفید چادر سے ڈھانپا ہوا وجود دیکھنے کی ہمت کو جمع کرتے فرقان  
صاحب برسوں کے مریض لگ رہے تھے اور اپنے رب سے دعا کر رہے  
تھے کہ وہ ان کی رنم نہ ہو

مگر جب دانیال نے کانپتے ہوئے ہاتھوں سے وہ سفید لھٹے کی چادر ہٹائی تو فرقان  
صاحب سینے پر ہاتھ رکھتے ہوئے نیچے بیٹھتے گئے۔

NEW ERA MAGAZINE  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اندر لان کے پاس کھڑی صالحہ بیگم نے جب فرقان صاحب کو ایسے نیچے بیٹھتے ہوئے  
دیکھا تو وہ دیوانہ وار بھاگتی ہوئی باہر آئی

رنم کے چہرے نگاہ پڑتے ہی وہ زار و قطار روتے ہوئے اپنا سر پیٹنے لگی۔

رنم کے چہرے کے زخم اس کے ساتھ ہونے والے ظلم کا چیخ چیخ کر اعلان کر رہے تھے

روحان نے احتشام کو اشارہ کیا وہ ریسکیواہلکاروں کے ساتھ اسٹیج پر اندر لے جانے لگا



روحان فرقان صاحب سہارا دے کر گھر کے اندر لایا تھا

فرزانہ بی بی صالحہ بیگم کو بامشکل گھر کے اندر لائی تھی۔ خود فرزانہ بی بی بھی رنم کی

ڈیڈ باڈی دیکھ کر اپنے اوپر قابو نہ رکھ سکی تھی۔ وہ بھی بہت رو رہی تھی مگر اس وقت

ان کو اپنے حواس سے بیگانہ ہوتی صالحہ بیگم کو سنبھالنا تھا

دانیال ابھی تک وہی کالونی کی سڑک پر بیٹھا ہوا تھا اس کی آنکھیں جیسے پھتر کی ہو گی تھی  
ایک بھی آنسو نہیں گرا تھا

روحان نے فرقان صاحب کو بیٹھا کر پانی پلایا اور خود باہر جا کر  
انتظامات کے لیے بلال اور زاہد کو فون کرنے لگا۔



کچھ دیر بعد سب لوگ آہستہ آہستہ جمع ہوتے گے  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہر ایک آنکھ نم تھی سوائے دانیال کے جس کو اس کے دوست اور شجاع بہت مشکل سے  
گھر کے اندر لائے تھے

وہ ایک کونے میں بیٹھا ہوا تھا اس کو جیسے کسی کے رونے سے فرق نہیں پڑ رہا تھا۔ اس کی  
آنکھیں بالکل خشک تھی ایک آنسو بھی اس کی آنکھ سے نہیں گرا تھا

#####

جنازہ ہو گیا اور وہ لوگ قبرستان میں تھے جب وہ لوگ رنم کی میت کو قبر میں اتار رہے  
تھے



کسے رہ گی یہ یہاں تنہا یہ ڈرتی ہے ہاں یہ ڈرتی ہے اندھیرے سے اکیلے ہونے سے وہ  
دیکھو وہ لال بیگ ہیں ادھر یہ کیسے رہ گی ادھر وہ ایک طرف اشارہ کر کے بولا



وہ دیوانہ ہو رہا تھا وہ نہیں جانتا تھا کیا بولا رہا ہے

یہ ظلم مت کرو میری بہن کے ساتھ میں معافی مانگتا ہوں آپ سب اس کی طرف سے  
مجھے اسکو گھر لے جانے دو خدا کے لیے



ہاں میں سچ بول رہا ہوں یہ نہیں رہ سکتی یہاں

بس کرو دانیال ہوش کرو روحان اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر بولا

آپ معاف کر دیں اس کو اس کو منال کی بدعالمگ کی ہے تب ہی یہ انجام ہوا ہے اس کا

وہ یہ بول کر بچوں کی طرح بلک بلک کر رونے لگا

قبرستان میں موجود لوگ اس کی حالت دیکھ بہت افسردہ ہو گے

ایک تو جوان بہن کی موت اور اس کے ساتھ ہونے والے حادثہ جو کسی سے چھپا

ہوا نہیں تھا

اس پر دانیال کی یہ حالت ہر آنکھ اشک بار تھی

تدفین کے بعد سب لوٹ گے تھے ماسوائے دانیال اور روحان کے فرقان صاحب کو

بھی شجاع لے گیا تھا

روحان دانیال کی حالت کے پیش نظر اس کے ساتھ تھا

کہی وہ خود کو کوئی نقصان نہ پہنچالے اس کی دماغی حالت خراب سے خراب تر  
 ہوے ی جا رہی تھی کبھی وہ رونے لگ جاتا اور کبھی منال کا نام لے کر معافی مانگتا اور  
 کبھی روحان سے معافی مانگتا اور کبھی ہنسنے لگا جاتا

NEW ERA MAGAZINE  
 Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اور کبھی ایسے باتیں کرتا جیسے رنم اس کے سامنے بیٹھی ہوئی ہو

#####

رغم منال کی شادی کی رات گھر سے باہر گی تھی

اپنی دوستوں کے ساتھ کلب گی تھی وہ سب دوست اپنی باتوں مگن تھی جب کچھ  
لڑکے ان کے پاس آئے اور ان کے ساتھ بد تمیزی کرنے لگے جس میں سے ایک کو رنم  
نے تھپڑ مارا تھا وہ لڑکا کچھ کرتا اس سے پہلے انتظامیہ نے معاملہ سنبھالا تھا

کچھ دیر ان لڑکوں نے اس کے جوس میں ڈرگنز ملا دی اور اس کو ویٹر  
کے ذریعے وہ جوس کا گلاس بیہجا جس کے لیے ان لڑکوں نے ایک  
اچھی خاصی رقم اس ویٹر کی مٹھی میں دی تھی

جب رنم وہاں سے جانے کے لیے باہر گی تو ان لڑکوں نے اس کا تعاقب کرے لگے

جب وہ قدرے ویران جگہ سے گزر رہی تھی ان لڑکوں نے اپنی گاڑی کو اس کی گاڑی

سے ٹیک اور کیا اور اسکو نیم بے ہوشی کی حالت میں اغوا کر کے اپنے ساتھ لے گے

اور اپنے کسی دوست کے قریبی فارم ہاوس لے جا کر اس کے ساتھ بے ہوشی حالت میں اس کی بے حرمتی کر کے اس کو بے دردی سے اس کا گلہ کاٹ کر اس کو کچھ دور سڑک کے کنارے پھینک کر وہاں سے فرار ہو گئے تھے



وہی پاس موجود ایک بوتیک کے سی سی ٹی وی کیمرے کی فوٹیج سے رنم کے اغوا اور ان لڑکوں کی گاڑی کا نمبر پتا چلا

جب انسپکٹر نے ان لڑکوں کو پکڑا اور تفتیش کی تو ساری وجہ سامنے آگئی کہ کیسے انہوں نے رنم سے تھپڑ کا بدلہ لینے کے لے اس کے جو س میں ڈر گز ملا کر اس کو نیم بے ہوشی

کی حالت میں اغوا کیا اور اس کی بے حرمتی کے بعد اس کا گلہ کاٹ کر اس کو سڑک پر پھینک دیا تھا۔

ان سب لڑکوں کو انسپکٹر تو صیف نہ بروقت گرفتار کیا تھا بلکہ ان کو ان کڑی سے کڑی سزا دلانے کے لیے پورا کیس تیار کر لیا تھا



چار سال بعد

روح کہاں ہیں آپ ابھی تک تیار نہیں حد ہے کتنے ست ہیں کون مان سکتا ہے کہ آپ آرمی کے آفیسر ہیں میری کون سنتا ہے اس گھر میں ہر ایک کی اپنی مرضی ہے مجال ہے کوئی کام پر ٹائی م ہوتا ہو اُس گھر میں حد ہے اب دیکھو تو

منال ساڑھی سنبھال کر چلتے ہوئے اپنے کمرے میں آئی جہاں کا منظر دیکھ کر اس کی  
فراٹے سے چلتی ہوئی زبان کو بریک لگی تھی۔

یہ کیا ہے سب وہ کمرے کا حشر دیکھ کر چلائی تھی



پورا کمرہ کچھ دیر پہلے وہ چمکا کر ہر چیز نفاست سے سجا کر گئی تھی

کوئی دیکھ کر نہیں کہہ سکتا تھا یہ کمرہ کبھی صاف اور چمکتا ہوا تھا

جا بجا کھلونے اور کپڑے کسٹن پڑے ہوئے ایسے لگتا جیسے کمرے میں زلزلہ آیا تھا ہر چیز  
اپنی جگہ سے ہجرت کرے زمین بوس ہوگی تھی

تکیے جن کو وہ بڑے اسٹائل سے بیڈ پر سیٹ کر کے گی تھی اب فرش پر اپنی ناقدری کا  
رونارور ہے تھے

روح



کہاں ہیں یہ یا جوج ماجوج کی قوم وہ غصے میں ادھر ادھر دیکھتے ہوئے بولی

بات سنو کتنی بار کہا ان کو یہ یا جوج ماجوج نہ بولا کرو اور کبھی تو میرا نام سیدھا لیا کرو کیا یہ  
روح بولتی ہو

روحان نے اس کے حسین ساروپ دیکھ کر بولا



ویسے بہت پیاری لگ رہی ہوں جانِ روحان

وہ اس کے چہرے پر آتی لٹ کو پیچھے کرتے ہوئے پیار سے بولا

مکھن نہ لگائی یں مجھے ان شیطانوں کا بتائی یں کہاں ہیں وہ اور میری مرضی میں آپ کو  
جو مرضی بلا لیا کروں وہ ناک پر انگلی مسل کر ادا سے بولی

روح کیا ہوتا ہے یار روحان بولا کرو یہ کیا کبھی روح کبھی حان  
کبھی پورا نام نہیں لیتی تم میرا آدھا آدھا نام لیتی ہو آج تک میں  
تمہاری یہ لاجک سمجھ نہیں سکا

روحان منال کی کمر کے دائی یں بائی یں اپنے دونوں ہاتھ رکھ کر بولا

ایک منٹ کیا بولا تھا تم نے ابھی میں مکھن لگا رہا تھا

ذرا احساس نہیں تمہیں میری محبت میری توجہ کا مکھن بول رہی ہو جھلی لڑکی



روحان منال کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولا تھا

NEW ERA MAGAZINE  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اور ہمیشہ کی طرح منال نے اپنی آنکھیں بند کی تھی

جس کا روحان نے فائی دہ اٹھا کر اپنے دونوں بچوں کو بھاگنے کا اشارہ کیا

جی ہاں

منال اور روحان کی اولاد وہ بھی ٹونیز بے بی

بیٹا منان اور بیٹی روحان جو تین سال کے انتہا کے شرارتی اور کیوٹ بچے تھے



یہ آپ نے مجھے پھر جھلی لڑکی کہا وہ منہ بنا کر بولی

NEW ERA MAGAZINE  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اور جو تم مجھے روح اور حان بولتی ہو وہ کیا اس کا کیا ہے

مجھے سے تو آپ کا نام نہیں لیا جاتا وہ شرما کر بولی

اچھا جی اور کیوں نہیں لیا جاتا آج یہ بھی بتادوں جان روحان وہ منال کا چہرہ دونوں

ہاتھوں میں تھام کر بولا تھا۔

کیوں کہ میں آپ سے بہت محبت کرتی اور آپ کا نہت احترام کرتی ہوں تب ہی آپ کا نام نہیں لے سکتی



وہ ہنستے ہوئے بولا

اب بس کر دیں اس کی وہ تو ایسے ہی بول دیا تھا منال شرمندہ سی بولی

ویسے تم پہلی تھی جو اس طرح بول گی تھی مجھے کچھ اور سچ بتاؤں مجھے برا بھی نہیں لگا بلکہ

میں تو بہت ہنسنا تھا تمہاری بات پر

سچ میں وہ سراٹھا کر بولی

جی سچ وہ اس کو اپنی نظروں میں بھرتے ہوئے بولا

اچھا تو پھر وہاں مری میں غصہ کیوں ہوئے تھے وہ پرانی بات یاد کر کے بولی

بس تمہاری ضد پر غصہ آیا تھا اور تمہاری حرکت پر فضول ان لڑکوں سے ابھی تھی تم  
ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا تمہیں اگر میں وہاں نہ آتا تو کیا ہوتا اور کتنا بولا تھا آکر بیٹھو گاڑی  
میں مگر تم ٹھہری جھلی لڑکی

وہ منال کو سمجھاتے ہوئے بولا

میں نہ تو ڈرتی ان کا منال نے جس طرح سے کہاروحان نے بامشکل اپنی ہنسی روکی تھی

بس تمہاری اس حرکت کی وجہ سے آج تک تمہیں جھلی لڑکی بولتا ہوں

اب جلدی سے میرے کپڑے دوور نہ ابھی تمہارا دیور پلس بھائی ی آجائے گا میری  
جان کھانے کہ ساری دیر میری وجہ سے ہو رہی ہے۔

جی جلدی کریں آپ اپنی باتوں میں مجھے بھی بھولا دیا میں کیا کرنے آئی تھی

اور وہ کہاں ان کو تو میں ابھی پوچھتی ہوں وہ دونوں تو گے اپنے سیف ہاوس ان کی فکر

نہ کرو بس مجھے تیار ہونے میں مدد کرو

روحان مسکرا کر بولا

روح آپنا



وہی ہیں وہ وہاں سے غصہ میں جانے لگی

کیا ہوں میں اب

مجھے نہیں پتا وہ پاؤں چٹم کر اس کے کپڑے نکلانے لگی

جھلی لڑکی

وہ بول کر وائش روم چلا گیا

#####



یہ ایک شادی ہال کا منظر ہے جہاں صبا سی گرین کلر کے  
لہنگے میں دلہن بنی بیٹھی تھی اس کے برابر میں لائیبہ جو  
مہرون کلر کے فرائک شرارے میں دلہن بنی غضب ڈھا رہی تھی

آج صبا اور شجاع کے ساتھ ساتھ لائیبہ اور دانیال کی شادی  
تھی -



رغم کی دیتھ کے بعد صالحہ بیگم کا غرور اکڑ سب ختم ہو گیا تھا

اب وہ منال کے ساتھ اچھے سے پیش آتی تھی دانیال بھی اس واقعہ کے بعد بہت تبدیل ہو گیا تھا۔



فرقان صاحب آج بھی رغم کی موت کے اثر سے نہیں نکلے تھے۔  
مگر منال اور اس کے چنوں منوں منان اور روحال کو دیکھ کر وہ ہمیشہ بہت خوش ہو جاتے تھے

فرزانہ بی بی کو آج منال کو خوش دیکھ کر روحان کے لیے ڈھیروں دعائیں دیتی تھی

جس پر منال ان کو کہتی تھی آپ کو بیٹی سے زیادہ اپنا داماد پیارا ہے

ادھر حاجرہ خاتون نے کبھی منال کو بہو نہیں سمجھا تھا ان کی منال کے ساتھ اتنی گہری دوستی اور محبت دیکھ شجاع منال کو چھیڑتا تھا کہ آپ نے مجھے پر اور میرے ماں باپ پر کالا جادو کر دیا ہے اور بھائی ی پر تو کوئی ی پکا عمل کیا ہے۔

فیروز احمد کو تو منال کو دیکھ کر اپنا دوست یاد آتا تھا اور اب جب ان کے پاس روحال اور منان تھے منال ان کو اور بھی پیاری ہو گی تھی

لائی بہ اور منال کو دیکھ کوئی ی یہ بول ہی نہیں سکتا تھا کہ نند بھا بھی ہیں ان کی دوستی آج بھی ویسے قائم تھی۔

اور آج جب وہ دانیال کی دلہن بنی ہوئی ی تھی اب ان تینوں ایک نئی نئے رشتے میں

بندھنے والے تھے

سب دعا گو تھے کہ یہ نئی رشتے پہلے کی طرح پیار محبت اور عزت احساس سے

پروان چڑھے

وہ تینوں بیٹھی کسی بات پر ہنس رہی تھی جب روحان شجاع کو لے اسٹیج پر آیا

NEW ERA MAGAZINE.COM  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کیا بات ہے بہت ہنس رہی ہو تم تینوں دوست کچھ بے چارے دو لہے کا بھی خیال کر لو  
کبھی اس بے چارے نے تمہیں بہن بنایا تھا روحان نے منال کو شجاع سے رشتہ یاد دلایا

ہاں جی یہ دیور بھی اور اب میرا بہنوئی بھی اور آپ اس کو ایسے کیسے لے آئے ہیں

اسٹیج پر میں نے ابھی اس سے نیگ بھی نہیں لیا

منال اپنی کر کے دونوں طرف ہاتھ رکھ کر لڑا کا انداز میں بولی

بس کر دیں بھابھی کبھی بہن اور کبھی بھابھی بن کر صبح سے مجھے پیسے بٹور رہی ہیں اور

اب یہ سالی نانا بابا میں باز آیا



شجاع کانوں کو ہاتھ لگا کر بولا

چھوڑ دو منال جانے دو اس کو دیکھو کوئی می اور ہو گا اس ہال میں جاو اس کو دو لہا بنالو

صبانے کہا تو شجاع اس کو جلا دینے والی نظروں سے دیکھنے لگا

تو بہ ہے تم پر پوری آفت ہو بات بات پر دھمکی دیتی ہو

دے رہا ہو پیسے وہ معصوم سامنہ بنا کر بولا

بولیں کتنے پیسے چاہے میری سالی پلس بھا بھی پلس بہن کو

تم ایسا کرو اپنا والٹ مجھے دے دو منال نے بڑے آرام سے شجاع کے ہاتھ والٹ لیا



دیکھو اب بار بار مانگتی ہوئی می اچھی تو نہیں لگتی نا وہ اٹھلا کر بولی اور اسٹیج سے اتر کر چلی

گی شجاع بے چارہ سامنہ بنا کر روحان کو دیکھنے لگا

جس پر روحان کندھے اچکا کر رہ گیا

کچھ دیر بعد فرقان صاحب صالحہ بیگم اور فرزانہ بی بی اور کچھ قریبی رشتے داروں کے  
ساتھ بارات لے کر آگے

براون کلر کی شیروانی میں دانیال بہت ڈیسنٹ لگا رہا تھا۔

سب کا استقبال کرنے بعد منال نے دانیال کے ساتھ بھی شجاع والا سلوک کیا جس پر وہ  
بھی خاموشی سے عمل کر گیا کیوں آج کل ہر جگہ منال کا سکہ چل رہا تھا۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

دو جوڑیوں کا نکاح ہو گیا کھانے کے دور کے بعد رخصتی کے بعد جب سب اپنے اپنے  
گھروں کو چلے گئے منان اور روحال بھی دادی اور دادا کے ساتھ جا چکے تھے۔

منال اور روحان الگ گاڑی میں گھر جانے لگے تب وہ روحان کے سامنے آ کر کھڑی  
ہوئی اور اپنی ہتھیلی اس کے سامنے پھیلا کر منال روحان کی آنکھوں میں دیکھنے لگی۔

تب روحان نے مسکرا کر سر ہلایا اور اپنا فون والٹ اور گاڑی کی چابی ایک ساتھ سب  
اس کے ہاتھ میں رکھ دی

جس کو منال نے اٹھا کر گاڑی کے اندر سیٹ پر رکھ کر پھر سے اپنا ہاتھ اس کے سامنے کیا  
کچھ دیر بعد سمجھ آنے پر روحان نے اپنا ہاتھ اس کی نرم سی ہتھیلی پر رکھ دیا جس کو منال  
نے مضبوطی سے تھام لیا

اس طرح میرا ہاتھ تھام کر رکھنا روح

کبھی بھی میرا ہاتھ مت چھوڑنا

وہ وعدہ لیتے ہوئے بولی

جانِ روحان یہ ہاتھ صرف میری موت ہی میرے ہاتھ سے جدا کر سکتی ہے

وہ منال کو پیار بھری نظروں سے دیکھ کر بولا

اس کی بات پر منال نے خفگی سے اس کو دیکھا اور اس کے سینے پر اپنا سر رکھ کر بولی

اللہ آپ کا ساتھ قائم رکھے میرے ساتھ ہمارا ساتھ جنت تک کا ہو  
 آمین وہ دونوں بیک وقت بولے تھے اور ایک دوسرے کو دیکھ کر ہنسنے لگے  
 روحان نے منال کے چہرے کو اپنے دونوں ہاتھ میں تھام کر اس کے ماتھے پر بڑے  
 احترام سے اپنے پیار کی مہر ثبت کی تھی





ہماری ویب میں شائع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔

ہمیں اپنی ویب نیو ایر میگزین (New Era Magazine) کیلئے لکھاریوں کی

ضرورت ہے۔ اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری، پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے

ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشا اللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات

کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایر میگزین